روزمرہ اسلام
طبع فی مطبع مفید عام
فی بلدۃ آگرہ سنۃ
الہجریۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ وصلوتہ و
وسلامہ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اولی الفضل والجاہ اما بعد اللہ تعالیٰ
نے انسان کو ایک بڑے کام کے لئے پیدا کیا ہے جسطرح فرمایا وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون مراد عبادت سے اس آیت مین معرفت اور توحید خدا ہے معرفت سے مراد شناخت
کرنا اللہ کے اسماء وصفات وافعال کا ہے اور توحید سے مراد افراد عبادت ہے کہ سوا اللہ
کے کسیکو معبود نجانے اور اوسکی عبادت مین کسی کو شریک نکرے سو یہ دونون امر انسان
سے مطلوب ہین ولہذا فروع ان دونون امر کے قرآن وحدیث مین بیان ہوئے ہین بعض
امور کا حکم دیا ہے اور بعض امور سے منع فرمایا ہے جس چیز کا حکم دیا ہے وہ واجب ہے
اور جس چیز سے منع فرمایا ہی وہ حرام ہے سو جو کوئی اللہ ورسول کی امر ونہی کا معتقد وعامل
ہے وہ نجات پائیگا اور جو کوئی معتقد نہین ہے وہ ہالک ہے اور اگر باوجود اعتقاد کے

عمل نہین کرتا ہے تو فاسق ہے کوئی یہ خیال نکرے کہ مجکو آزادگی حاصل ہے مین مکلف
نہین ہون اور اللہ کو کچھہ غرض میری طاعت وعصیان سے نہین ہے اسلئے کہ اللہ نے
فرمایا ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لاترجعون یعنی کیا تمکو یہ خیال ہے کہ
ہمنے تمہین بیفائدہ بنایا ہے اور تم پہر کر ہمارے پاس نہ آؤ گے اور فرمایا ایحسب الانسان
ان یترک سدی کیا آدمی کو یہ گمان ہے کہ وہ مہمل چہوڑ دیا جائیگا سو جب انسان مکلف
ٹہیرا اور یہ تکلیف بعد بلوغ کے اوسپر واجب ہوتی ہے جسکی حد عمر پانزدہ سالہ ہے اور جب
وہ اس تکلیف کو نہین اوٹہاتا خواہ انکار کی راہ سے یا آرام طلبی سے تو وہ اللہ کا منکر
و نافرمان ٹہیرتا ہے اور یہ تکلیف جو اوسپر واجب ہے دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ ہے جسکا
بجالانا فرض ہے دوسرے وہ جسکا بجانہ لانا واجب ہے پہلی قسم کا نام امر و وعدہ ہے اور
دوسری قسم کا نام نہی و وعید ہے پہر کوئی تکلیف ایسی ہے جو روزانہ فرض ہے اور کوئی
ایسی ہے کہ ہفتہ وار واجب ہے اور کسی تکلیف کی فرضیت سال مین ایک بار ہوتی ہے
اور کسی کی فرضیت تمام عمر مین ایکبار ان اقسام کا بیان رسالہ اتباع الحسنہ فی جملۃ ایام السنہ
مین ہو چکا ہے اگرچہ بطور اجمال سہی رہی وہ تکلیف جو روزانہ ہر مرد عورت پر رعایت
اوسکی بجالانے یا بجانہ لانے مین واجب یا مستحب یا مکروہ یا حرام ہے اور یہ ایسے امور
ہین جنکو انسان رات دن بجالاتا ہے اور اکثر ایام ولیالی مین پیش آیا کرتے ہین ان
امور کا بیان اسجگہ بطور اختصار کیا جاتا ہے انکے معلوم کر لینے سے روزمرہ ہر مرد
عورت کا درست ہو سکتا ہے اسی لئے اس رسالہ کا نام بہی **روزمرۂ اسلام** رکھا ہے
اصل مطلب اس بیان سے ارشاد کرنا امور ضروریہ عمل الیوم واللیلہ کا تہا لکن ذیل مین اس
بیان کی اور بہت سی اشیاء نافعہ کا بہی ذکر آ گیا ہے کہ الشیئ بالشیئ یذکر +

بیان ایمان کا

ہر چند ہر بچہ ایمان ہی پر پیدا ہوتا ہے جسطرح کہ حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ نہیں ہے
کوئی بچہ مگر پیدا ہوتا ہے فطرت پر پہر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی
کر ڈالتے ہیں الحدیث متفق علیہ لکن وجوب تکلیف کا ہر مرد وعورت پر بعد عمر بلوغ
کے ہوتا ہے بلوغ کی علامت یہ ہے کہ احتلام ہو یا انبات عانہ اور باعتبار عمر کے پندرہ (۱۵)
سال ہوتے ہیں بالجملہ جب بچہ نر ہو یا مادہ عاقل بالغ ہو گیا تو اب اوسپر ایمان لانا فرض
ہو گیا اور اسلام کا اختیار کرنا اور احسان میں اہتمام رکہنا واجب ٹہیرا حدیث عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر حضرت سے پوچھا تہا کہ اسلام کیا ہے
فرمایا ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی
الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا یعنی گواہی دینا
مضمون کلمہ طیبہ کی اور قائم رکہنا نماز کا اور ادا کرنا زکوۃ کا اور روزہ رکہنا رمضان کا
اور حج کرنا اللہ کے گہر کا اگر کر سکے جبرئیل نے آپکی تصدیق کی پہر پوچھا ایمان کیا ہی فرمایا
ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ
وشرہ یعنی ایمان یہ ہے کہ اقرار کرے تو دل سے اور زبان سے اللہ کا اور اللہ کے فرشتون
اور کتابون اور رسولون کا اور آخرت کے دن کا اور تقدیر کی بہلائی برائی کا جبرئیل علیہ السلام
نے اسکی تصدیق کی پہر پوچھا احسان کیا ہے فرمایا ان تعبد اللہ کانک تراہ فان
تکن تراہ فانہ یراک یعنی عبادت کرے تو اللہ کی اسطرح کہ گویا تو اوسکو دیکہتا ہے
اور اگر تو اوسکو نہیں دیکہتا ہے تو وہ تجہکو دیکہتا ہے الحدیث رواہ مسلم اس حدیث

مین تعریف اسلام و ایمان و احسان کی جدا جدا فرمائی ہے لیکن باہم ان تینون امر کے
ایسا علاقہ ہے کہ ایک بے دوسرے کے تمام نہین ہوتا شرح اس حدیث کی رسالہ ضوء الشمس
ورسالہ بذل المنفعہ سے معلوم ہو سکتی ہے غرضکہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ٹھیری اور

ایمان کی بنیاد چھہ چیز پر اور احسان کی بنیاد ایک چیز پر یہ سب بارہ چیزین ہوئین جنکے ساتھہ
ہر انسان مکلف ہے انمین سے اگر ایک چیز کو بھی اعتقاداً و عملاً باوجود امکان وقدرت کے
ترک کریگا تو نہ مسلمان ٹھیریگا اور نہ مومن اور نہ محسن پھر ان اصول کے بہت فروع ہین جنکا
بیان رسالہ محاسن الاعمال مین ہو چکا ہے اور ترکیب نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج کی رسائل جداگانہ
مین لکھی گئی ہے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے کہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ
ویدہ والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ رواہ البخاری یعنی مسلمان کی پہچان یہ ہے
کہ اور مسلمان اوسکی زبان و ہاتھہ سے سلامت رہین زبان کے لفظ مین سارے گناہ جو کہ
اس عضو سے ہوتے ہین داخل ہین جیسے غیبت چغلخوری دروغ بندی گالی گفتہ ونحوہا
اسی طرح لفظ دست مین سارے گناہ جو ہاتھہ سے ہوتے ہین داخل ہین جیسے قتل
کرنا یا ہتھیار اوٹھاکر کسی مسلمان کو دھمکانا یا کسیکا مال چھین لینا بطور دزدی یا غصب
یا انکار عاریت وغیرہا کے اس سے معلوم ہوا کہ ہمراہ امر کے نہی پر بھی عامل ہونا چاہیے
تاکہ اسلام کامل نصیب ہو نرے امر یا نری نہی کے بجالانیسے مسلمان نہین سمجھا جاتا۔
ولہذا حدیث عبادہ بن صامت مین آیا ہے کہ حضرت کے آس پاس ایک گروہ بیٹھا تھا فرمایا
تم بیعت کرو مجھسے اسبات پر کہ شریک نکرو تم ساتھہ اللہ کے کسی شئی کو اور چوری نکرو
اور زنا نکرو اور اولاد کو قتل نکرو اور بہتان نہ باندھو دیدہ ودانستہ اور کسی نیک کام مین
نافرمانی نکرو جو کوئی تم مین سے اس بیعت کو پورا کریگا اوسکا اجر اللہ پر ہے اور جب کسی سے

کوئی چیز منجملہ ان چیزون کے ہوگئی اور دنیا مین وہ سزایاب ہوا تو یہ سزا اوسکے لئے کفارہ ہے اور جس سے کوئی گناہ ہوگیا اور اللہ نے اوسکو پوشیدہ رکہا تو اوسکا اختیار اللہ تعالی کو ہے چاہے معاف کرے یا سزا دے ہمنے ان باتون پر بیعت کی متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جسطرح فعل ماموارت کا مطلوب شرع ہے اسی طرح ترک منہیات کا بہی مطلوب شارع ہے بغیر اجتماع ہر دو مطلوب مذکور کے کمال اسلام کا نہین ہوتا کسی نے وہب بن منبہ سے کہا کہ کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہین ہے کہا ہان لکن ہر کنجی کے دندانے ہوتے ہین سو اگر تو ایسی کنجی لائیگا جسکے دندانے ہونگے تو دروازہ جنت کا تیرے لئے کہلیگا ورنہ نہین کہلیگا رواہ البخاری پہر جس شخص کا اسلام بہتر ہوتا ہے تو ہر نیکی اوسکی دسن گنی لکہی جاتی ہے سات سو گنے تک اور ہر بدی اوسکی ایک ہی بدی لکہی جاتی ہے یہانتک کہ وہ اللہ سے جا ملے یہ مضمون حدیث متفق علیہ ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے جب انسان مسلمان ہوا تو اب اوسکو اس بات کی شرم چاہئے کہ میرا اسلام ناقص و قبیح نہو بلکہ مین اپنے اسلام مین کامل و حسن ہون تا کہ اجر موعود کا استحقاق حاصل ہو حسنات کی تعداد استقرار سے کم معلوم ہوتی ہے اور سیئات کی تعداد زیادہ اسلیئے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ دفع ضر مقدم ہے جلب نفع پر پہر بعضی سیئات ایسے ہین کہ وہ حسنات کو تباہ کر دیتے ہین اونسے حذر کرنا اور بہی مقدم تر ہے جیسے تکلم بکلمات کفر یا تلوث بانواع شرک یا تلبس باقسام بدع ضلالت حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا الربا بضع وسبعون بابا والشرک مثل ذلک رواہ البزار عن ابن مسعود ورواتہ رواۃ الصحیح وھو عند ابن ماجۃ باسناد صحیح باختصار والشرک مثل ذلک یعنی شرک کے بہی مثل سودخواری کے ستر دروازے ہین یہ کثرت تو انواع شرک کی ہوئی رہی بدعات سو اوسکے بہتر در ہین جسطرح کہ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے تفترق امتی

علی ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ
قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن
معاویۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ اس سے
ثابت ہوا کہ اسلام آدمی کا جب ہی صحیح ومسلّم ہوتا ہے کہ وہ جمیع انواع شرک وبدعت سے سلامت رہے
اگر کلمہ گو ہے بلکہ نمازی وروزہ دار ومزکّی وحاج بھی ہے مگر اوسمین شرک یا بدعت کا اعتقاد
یا عمل ہے تو پھر وہ مسلمان نہین ہے بلکہ مشرک یا مبتدع ہے شرک کی سزا خلود نار ہے اور
بدعت غیر مکفرہ کی سزا دخول نار اور اگر مکفرہ ہے تو پھر برابر شرک کے ہے اسی طرح ایمان
کے مراتب ہین کہ جب کوئی مرتبہ منجملہ اونکے فوت ہوجاتا ہے تو ایمان سلامت نہین رہتا
ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حدیث انس مین فرمایا ہے لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ
من والدہ وولدہ والناس اجمعین متفق علیہ یعنی ایمان نہین ہوتا یہانتک
کہ حضرت سارے جہان کے لوگون سے زیادہ تر محبوب ہون نتیجہ اس محبت کا یہ ہوتا ہے کہ
مومن حضرت کے قول وفعل کے مقابلہ مین کسی شخص کے قول وفعل کو نہین مانتا گو وہ شخص
کتنا ہی بڑا رتبہ دین یا دنیا مین کیون نرکھتا ہو سو جس شخص مین یہ وصف پایا جائیگا وہ مومن
ہے اور جسمین یہ وصف مفقود ہوگا وہ بموجب اس حدیث کے مومن نہین ہے دوسرا
نشان ایمان کا یہ ہے کہ حدیث عباس بن مطلب مین فرمایا ہے ذاق طعم الایمان
من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا رواہ مسلم یعنی مزا چکھا ایمان
کا اوس شخص نے جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت
کے رسول ہونے پر اسمین توحید الوہیت وربوبیت دونون کا اقرار آگیا اور دین اسلام
کی قبولیت اور حضرت کی رسالت کا اعتراف بھی نکلا تیسرا نشان ایمان کا یہ ہے کہ انس نے

نفعا کہا ہے ثلث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ
احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لا یحبہ الا اللہ ومن یکرہ ان یعود
فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار متفق علیہ
یعنی تین چیزین ہین جس کسی شخص مین ہونگی وہ ایمان کی لذت پاویگا ایک یہ کہ اللہ ورسول سب سے
زیادہ اوسکو محبوب ہون دوسرے یہ کہ جس کسیکو دوست رکھے اللہ ہی کے لئے دوست رکھے
تیسرے یہ کہ کافر ہونیسے ایسا ناخوش ہو جیسے آگ مین گرنیسے ناخوش ہوتا ہے اس حدیث
کی شرح مین ایک رسالہ مستقل لکھا گیا ہے تقویۃ الایقان فی شرح حدیث حلاوۃ الایمان نام
اس جگہہ اتنا سمجھنا کافی ہے کہ جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہے وہ اپنے دوست کی مخالفت
نہین کرتا اگر مخالفت کرتا ہے تو پہر اوسکا دوست نہین سمجھا جاتا ہے بلکہ مخالف ٹھیرتا ہے
پس جب کوئی شخص ایمان لاکر برخلاف ایمان کے کوئی عقیدہ یا عمل یا قول یا حال رکھیگا تو
وہ محبت مین اللہ ورسول کی مدعی کاذب ہوگا نہ محب صادق اسی طرح محبت کے اسباب ساتھہ
خلق کے بہت ہوتے ہین کوئی کسی کو رشتہ داری کے سبب سے چاہتا ہے کوئی کسی کو
شہوت رانی کی وجہ سے کوئی کسیکو احسان کرنے کی راہ سے ونحو ذلک سو یہ سارے اسباب
ہوا ی نفس کی جہت سے ہوتے ہین خالص محبت وہ ہے جو محض اللہ کے لئے ہو اس محبت کا نشان
یہ ہے کہ جو اللہ کا مطیع ہے اوس سے محبت رکھے اور جو اللہ کا مطیع نہین ہے اوسکا دشمن
ہو ولہذا حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ و
منع للہ فقد استکمل الایمان رواہ ابو داؤد یعنی جس نے دوست رکھا کسیکو
اللہ کے لئے اور دشمن رکھا کسیکو اللہ کے لئے اور دیا اللہ کے لئے اور نہ دیا اللہ کے لئے
اوسنے اپنا ایمان کامل کرلیا اور حدیث ابوذر مین حُبّ فی اللہ اور بغض فی اللہ کو افضل ایمان

فرمایا ہے رواہ ابو داؤد چوتھا نشان ایمان کا یہ ہے کہ حدیث ابو ہریرہ مین فقعا آیا ہے
المومن من امنہ الناس علی دمائہم واموالہم رواہ الترمذی والنسائی والبیہقی
یعنی مومن وہ ہے جسکی طرف سے لوگ اپنے خون ومال مین امن سے ہون یعنی وہ نہ کسی کو
ناحق قتل کرے اور نہ کسی کا مال باطل طریقے پر لے یہی حکم آبرو کا بھی ہے اب ہر شخص اپنے
حال مین غور کرکے معلوم کر سکتا ہے کہ اوس سے یہ گناہ ہوتے ہین یا نہین اگر نہین ہوتے
تو وہ ایماندار ہے اور اگر وہ کسی امر کا ان امور مین سے ارتکاب کرتا ہے تو اوسکا ایمان کامل
نہین ہے ولہذا دوسری حدیث مین آیا ہے کہ وقت زنا و بادہ خواری و دزدی کی ایمان
الگ ہو جاتا ہے متفق علیہ بطولہ من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ معلوم
ہوا کہ فعل سیئات حالت ایمان کے منافی ہوتا ہے جسطرح کہ فعل حسنات ایمان کی فرع ہے حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے ایمان کچھہ اوپر ستر شعبے ہے افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور
ادنی اونمین دور کرنا ایذا کی چیز کا ہے راہ سے جیسے سنگ وخار کا جدا کر دینا اور شرمانا ایک
شعبہ ہے ایمان کا متفق علیہ بیہقی نے بیان مین ان شعب ایمان کے کتاب شعب الایمان
لکھی ہے اور ہمنے ان ستر شعبون کو ایک رسالہ مین یکجا ذکر کیا ہے سفیان بن عبد اللہ ثقفی
نے حضرت سے کہا تھا کہ مجھے اسلام مین ایسی بات بتاؤ کہ پھر بعد آپ کے مین کسی سے نہ
پوچھون فرمایا قل امنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم یعنی کہہ کہ ایمان لایا مین اللہ پر
پھر اس کہنے پر مستقیم رہ معلوم ہوا کہ اعتبار ایمان واسلام کے نفع کا استقامت کے ساتھہ
ہے جس شخص نے اسلام وایمان کے مدارج مطابق حدیث وقرآن کے سمجھہ لئے اور وہ مرتے
دم تک اوسپر قائم دائم رہا اور متزلزل نہوا بلکہ عمل کرتا رہا وہ مومن کامل مسلم صادق ہے
جتنے بشارات نعیم مقیم وحسن خاتمہ کے وجود ایمان واسلام پر احادیث سید الانام مین آئی ہین

وہ اون سب کا مصداق صحیح ہے نہ وہ شخص جو فقط زبان سے اقرار ایمان کا کرتا ہے اور فعل
اوسکا مکذب اوسکے قول کا ہے یا دل سے مصدق ہے مگر تارک عمل ہے کہ نہ نماز کا پابند ہے
نہ روزہ و زکوٰۃ و حج کا فاعل کہ ایسا شخص مصداق ان احادیث کا نہین ہوتا ہے مجرد
تصدیق بلا عمل پر جو امیدوار مغفرت و جنت کا ہو کر بیٹھا ہے وہ محض شیطان کے دہوکے
مین ہے ولہذا قرآن شریف مین فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات
ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم ساء ما یحکمون
یعنی کیا ان گناہگارون نے یہ خیال کیا ہے کہ یہ اور نیک کام کرنے والے برابر ہونگے ان
بدکارون کا تو مرنا جینا برابر ہے یہ لوگ برا حکم کرتے ہین کہ عاصی و صالح کو برابر گمان کرتے
ہین اسی جگہہ سے حدیث مین کبائر و نفاق پر وعید شدید آئی ہے ابن مسعود کہتے ہین ایک
شخص نے حضرت سے کہا تہا کون گناہ بہت بڑا ہے فرمایا یہ کہ یہ پکارے تو واسطے اللہ کے
کوئی ہمسر یعنی غیر اللہ کا پکارنا اور اوسکی عبادت کرنا گناہ اکبر ہے حالانکہ اوسنے تجکو پیدا کیا
ہے کہا پہر کونسا گناہ بڑا ہے فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے کہ کہین وہ تیرے
ساتھہ کہائے کہا پہر کونسا گناہ بڑا ہے فرمایا یہ کہ زنا کرے تو ساتھہ زن ہمسایہ کے کذا فی المشکوٰۃ
یہ تین گناہ ہوئے ایک متعلق خالق اور دو متعلق مخلوق اور حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی کبائر یہ ہین
ایک شریک کرنا کسی کا ساتھہ اللہ کے یعنی عبادت مین دوسرے نافرمانی کرنا مان باپ کی تیسرے
قتل کرنا کسی جان کا چوتہے جہوٹی قسم کہانا رواہ البخاری روایت انس مین جہوٹی گواہی
آئی ہے متفق علیہ یہ سب پانچ گناہ کبیرہ ہوئے اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ بچو سبع
موبقات سے یعنی سات چیزون سے جو ہلاک کرنے والی ہین شرک و سحر و اکل ربا و اکل مال یتیم اور
پشت پہیرنا دن لڑائی کے اور تہمت زنا کی لگانا بیاہی ایماندار غافل عورتون کو اور قتل کرنا
نفس

محرّم کا متفق علیہ یہ سب بارہ کبائر ہین جنپر حضرت نے نص کی ہے انکے سوا جتنے گناہ ایسے ہین
کہ اونپر وعدہ نار کا آیا ہے یا اونکے فاعل پر لعنت کی ہے یا اوس سے اللہ کی ناراضگی بیان فرمائی ہے
وہ سب کبائر ہین خواہ دل سے علاقہ رکھتے ہون یا بدن سے دل کے گناہ ۲۶ ہین اور بدن کے
گناہ ۱۰۱ہم- اور کلمات کفر نہ سو جسطرح اعمال صالحہ کرنیسے ایمان بڑہتا ہے اسی طرح گناہ کرنیسے
ایمان گھٹتا ہے یہانتک کہ پہر نوبت ختم ورین وطبع کی آجاتی ہے اللھم احفظنا اس سے
معلوم ہوا کہ ارتکاب معاصی کا مخالف شان ایمان ومنافی حسن اسلام ہے رہا نفاق سو وہ
دو طرح پر ہے ایک وہ نفاق ہے جو ایمان کی ضد ہے کہ باطن مین کافر اور ظاہر مین مسلمان
ہو اسکو بعض اہل علم نے ساتھہ زمانہ حضرتؐ کے خاص کیا ہے اور کہا ہے کہ اب بعد ظہور اسلام
کے ایسے منافق نہین ہین لکن تجربہ اکثر اہل اسلام کا برخلاف اسکے ہے یعنی اب بہی صدہا منافق
اسی قسم کے موجود ہین کہ آپکو مسلمان کہتے ہین لکن درپردہ اسلام کی جڑ کاٹتے ہین اگر کسیکو
اسمین شک ہو تو فرقہ نیچریہ کو دیکہے دوسری قسم نفاق کی نفاق عملی ہے اسکا عموم اس زمانہ
مین یہانتک ہوا کہ سچے مسلمان بہی اوسمین گرفتار ہین الا ماشاء اللہ تعالی حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے آیۃ المنافق ثلث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم
اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان یعنی منافق کی
تین نشانیان ہین اگرچہ وہ روزہ رکہے نماز پڑہے اور دعوی اسلمانی کا کرے جب بات کہے
جہوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت دار ہو تو خیانت کرے ابن عمرو کا لفظ
یہ ہے اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت
فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب
واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ یعنی چار چیزین ہین جس کسی شخص

مین وہ ہونگی وہ منافق خالص ہے اور جس کسی مین ایک خصلت ہوگی اوسمین ایک ہی خصلت
ہے یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دے جب امانت رکھو تو خیانت کرے جب بات کہے تو جھوٹ بولے
جب عہد کرے تو توڑ ڈالے جب جھگڑے تو گالی بکے یہ سب پانچ خصلتین ہوئین منجملہ انکے چار
خصال پر حکم نفاق خالص کا کیا ہے اور تین کی بابت یہ فرمایا کہ وہ باوجود صوم و صلوۃ و دعوی
اسلام کے منافق ہے خالص نفاق کی بعض اہل علم نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ مختص باہل زمانہ
حضرت ہے آپ نے نور وحی سے اسبابت کو جانا ہوگا یا مراد نفاق عرفی ہے کہ ستر مخالف علن ہو
مطلقاً انتہٰی لیکن مین کہتا ہون کہ اجرا اس حدیث کا ظاہر پر اولیٰ تر ہے اس تاویل سے
اسلئے کہ یہ حکم خلوص کا ان خصال پر فرمایا ہے تو جس جگہہ یہ خصال موجود ہونگے وہ محل
اس حکم کا مصداق ٹھیریگا اور یہ حکم صورت اجتماع پر فرمایا ہے نہ حالت انفراد پر اس سے
معلوم ہوا کہ ایک دو یا تین خصلت والا اگرچہ یقیناً منافق ہے لیکن خالص نہین ہے اور اگر جامع ہر
چہار خصال ہے تو منافق خالص ہے نتیجہ اس خلوص کا یہ نکلا کہ اسلام و ایمان سے بے بہرہ محض
ہے اگرچہ وہ اپنے نزدیک مسلمان ہے ہمارے اس زمانہ مین یہ جامعیت اکثر افراد مین موجود ہے
بلکہ ان ہر چہار خصال سے بھی زیادہ تر جامعیت حاصل رکھتے ہین عوام کالانعام کو جانے دو
مدعیان علم و دین کے رسائل مناظرہ کو دیکھو کہ وقت خصومت کے کس قدر فجور یعنی دشنام بازی
ہوتی ہے اور کسقدر کذب صریح زبان قلم و قلم زبان سے کتابت مین آتا ہے اور کوئی افترا
و بہتان باقی نہین رہتا جو خصم محق پر نہین کرتے اور غیبت تو ایک ادنیٰ سی بات ہے حالانکہ
بنص حدیث زنا سے سخت تر و بدتر ہے ان لوگون کو اگر منافق نہ سمجھا جائے تو پھر کون شخص
منافق ٹھیریگا یہی حال خیانت امانت و حدیث کذب و غدر عہد و خلف وعدہ کا ہے اسکا
تجربہ دربار امرا و رؤسا مین ہر دم مشہود ہے بلکہ اسی پر دار و مدار بہبود کا ہے اگر

یہ نہین ہے تو پھر کچھ بھی نہین ہے ۵

جو عشق ہے تو غم بیشمار باقی ہے	جو یہ نہین ہے تو کچھ بھی خلش نہین باقی

بیان ایمان بالقدر کا

اس زمانہ آخر مین یہ ایمان عنقا و کیمیا ہو گیا ہے حالانکہ حدیث علی رضی اللہ عنہ مین فرمایا ہے لایؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ یعنی ایماندار نہین ہوتا کوئی بندہ جبتک کہ ایمان نہ لائے ان چار باتون پر ایک گواہی لفظ و معنیٰ کلمہ طیبہ کی دوسرے اقرار کرنا موت کا تیسرے معترف ہونا اس بات کا کہ مرنے کے بعد پھر اوٹھنا ہو گا چوتھے ایمان لانا تقدیر پر اور حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ دو گروہ ہین میری امت کے اونکو اسلام مین کچھہ نصیب نہین ہے مرجیہ و قدریہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب مرجیہ کا قول یہ ہے کہ سارے افعال اللہ کے تقدیر سے ہین بندون کو کچھہ اختیار اونمین نہین ہے ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر نہین کرتی جسطرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی طاعت نفع نہین دیتی قدریہ قدر کا انکار کرتے ہین حضرت نے ان دونون کو اسلام سے بے نصیب ٹھیرایا اسلئے کہ حق درمیان ان دونون کے ہے نہ موافق انکے قول کے یعنی بندہ نہ مختار مستقل ہے اور نہ مجبور محض بلکہ درمیان ان دونون حالتون کے ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین تم پاس اہل قدر کے نہ بیٹھو اور ابتدا السلام و کلام نکرو رواہ احمد وابی داؤد اور حدیث ابن عمر مین یہ خبر دی ہے کہ مکذبین قدر مین خسف و مسخ ہو گا رواہ ابو داؤد والترمذی

نحوہ دوسر الفظ ابن عمر کا رفعاً یہ ہے کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہین اگر بیمار ہون تو تم اونکی عیادت
نکرو اور اگر مرجائین تو اونکے جنازہ پر حاضر نہو رواہ احمد وابو داؤد اور حدیث عائشہ
مین مکذب قدر پر خدا او انبیاء کے لعنت آئی ہے رواہ البیھقی ورزین یہ سب حدیثین دلیل
ہین کفر پر اہل قدر کے اسوقت مین قدریہ اس امت کے نیچریہ ہین ابوہریرہ کہتے ہین حضرت آئے اور
ہم قدر مین بحث کرتے تھے حضرت کا چہرہ مارے غضب کے سرخ ہو گیا گویا آپکے رخسار
مین انار نچوڑ دیا گیا ہے فرمایا ابھذا امرتم ام بھذا ارسلت الیکم انما ھلک من کان
قبلکم حین تنازعوا فی ھذا الامر الحدیث رواہ الترمذی وغیرہ معلوم ہوا
کہ انکار کرنا قدر سے اگلی امتون کی بیماری ہے یہ مرض ہمارے اس زمانہ مین یہانتک
عام ہو گیا ہے کہ جسکو دیکھو وہ تقدیر کا منکر تدبیر کا مقر ہے حدیث سہل بن سعد مین فرمایا
ان العبد لیعمل عمل اھل النار وانہ من اھل الجنۃ ویعمل عمل اھل الجنۃ
وانہ من اھل النار وانما الاعمال بالخواتیم متفق علیہ معلوم ہوا کہ جنتی دوزخی
ہونا ہر شخص کا پہلے ہی سے لکھہ گیا اور مقدر ہو چکا ہے اور دنیا مین پہچان اوسکی عمل
آخر عمر ہے حدیث علی مین آیا ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہم اپنی کتاب یعنی تقدیر پر توکل
نکرین اور عمل کرنا چھوڑ دین فرمایا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ یعنی سعادتمند کو
سعادت کا کام کرنا اور بدبخت کو شقاوت کا کام کرنا آسان ہو جاتا ہے متفق علیہ
مطلب یہ کہ دنیا کے اعمال موافق تقدیر کے واقع ہوتے رہتے ہین تو پھر ترک عمل سے کیا فائدہ
بلکہ عمل کرنا چاہئے کہ یہ ایک نشان ہے انجام کار کا تدبیر کا موافق تقدیر کے پڑنا یہ بھی ایک
قدر ہے ایمان بالقدر کے یہ معنی ہین کہ ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وان
ما اخطاک لم یکن لیصیبک مع ہذا ادب یہ ہے کہ نسبت شر کی طرف اللہ تعالی کے نکرے

والشر لیس الیک اور یون نہ کہے کہ یہ بلا مجھپر میری تقدیر سے آئی بلکہ یون کہے کہ ہمارے اعمال کی شامت ہے اگرچہ سب کچھہ اللہ ہی کے قدر وارادہ ومشیت سے ہوتا ہے تفصیل مسئلہ قدر کی رسالہ دعوۃ الداع مین لکھی گئی ہے*

بیان احسان کا

اسکا ذکر قرآن مین جابجا آیا ہے واللہ یحب المحسنین مراد احسان سے اخلاص عمل ہی کہ شائبہ ریا وسمعہ سے محفوظ ہو احادیث مین ریا کو شرک اصغر فرمایا ہے اور جتنی مذمت اس اکبر کبائر کی آئی ہے اوتنی اور کی نہین آئی اور کیونکر نہ آئے کہ شرک خواہ اصغر ہو یا اکبر بدترین اعمال ہے اور اسی پر خلود نار کا وعدہ ہے اور جو عمل ریا سے خالی ہوتا ہے اور مطابق سنت مطہرہ کے بجالایا جاتا ہے اوسکا نام اخلاص ہے اور وہی صواب بھی ہوتا ہے حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے من فارق الدنیا علی الاخلاص للہ وحدہ لاشریک لہ واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ فارقھا واللہ عنہ راض رواہ ابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین یعنی جسنے دنیا کو اخلاص توحید پر چھوڑا اور نماز پڑہی زکوٰۃ دی اللہ اوس سے راضی ہوتا ہے یہ غایت درجہ کی کرامت ہے اسلیے کہ اللہ کی رضا سے بڑہکر کوئی شرف ونعمت نہین ہے حدیث ابی فراس مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا ایمان کیا ہے فرمایا اخلاص رواہ البیہقی مرسلا معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے بھیجا تہا تو اونہون نے کہا تھا ای رسول خدا مجھے کچھہ وصیت کرو فرمایا اخلص دینک یکفیک العمل القلیل رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی اپنے دین کو خالص کر تجھکو تھوڑا سا عمل بھی کفایت کریگا

لفظ دین سے معلوم ہوا کہ خصوصیت اخلاص کی ساتھہ کسی عمل خاص کے نہین ہے بلکہ
جتنے امور و اعمال و اقوال و احوال متعلق اسلام و ایمان ہین سب مین یہ اخلاص مطلوب ہے
حدیث ضحاک بن قیس مین فرمایا ہے ان اللہ تبارک وتعالی لا یقبل من الاعمال الا
ما خلص لہ رواہ البزار باسناد لا باس بہ والبیہقی یعنی اللہ اوسی عمل کو قبول
کرتا ہے جو خالص اوسکے لئے ہے پس لبس ابو امامہ کا لفظ یہ ہے ان اللہ عز و جل
لا یقبل من العمل الا ما کان لہ خالصا و ابتغی بہ وجہہ رواہ ابو داؤد والنسائی
باسناد جید یعنی اللہ کے نزدیک وہی عمل مقبول ہوتا ہے جو خالص ہو شرک وریا سے
اور مقصود اوس سے اللہ کی ذات پاک ہو یہی بات اللہ نے قرآن مین بھی فرمائی ہے
فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنی
جو کوئی اللہ تعالی اسے ملنے کی امید رکھتا ہے اوسکو چاہیے کہ وہ اچھے کام کرے اور اپنے
رب کی عبادت مین کسیکو شریک نکرے یہ آیت شامل ہے جمیع انواع شرک کو عموما اور شرک
اصغر یعنی ریا کو خصوصا بیان انواع شرک و اخلاص توحید مین فی الحال دس رسالے مستقل
لکھے گئے ہین شرک ایک ایسی مخفی چیز ہے جسکو بہت سے اہل علم بھی نہین پہچانتے پھر
عامہ کا کیا ذکر ہے اس شناخت کے لئے اللہ تعالی نے علماء راسخین کو مخصوص کیا ہے
بلکہ بعض اشراک کو بعض صوفیہ و علماء جائز رکھتے ہین جیسے تصور شیخ و ربط القلب بالشیخ
حالانکہ یہ داخل ہین نیچے آیت مذکورہ کے اور بعض شعراء اہل علم نے قصائد مدیح نبوت
مین واسطے حضرت کے وہ اوصاف ثابت کئے ہین جو مختص باللہ تعالی ہین اسی جگہہ سے
اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون اس مشکل کا
حل مسائل رد شرک اور کتب توحید کی بغیر ہونا نہایت دشوار ہے شرک کی ضد توحید ہے

سو جسطرح کوئی مشرک جنت مین نہ جائیگا اور مخلد فی النار ہوگا اسی طرح کوئی موحد بھی ہمیشہ دوزخ
مین نہ رہیگا بلکہ دینار یا نصف دینار یا ذرہ برابر یا دانہ رائی کے برابر توحید والا دوزخ سے نکل کر
داخل بہشت ہوگا اسی جگہہ سے توحید کو راس طاعات اور افضل حسنات کہا ہے فوز عظیم
اسی سے عبارت ہے کہ توحید خالص پر خاتمہ ہو کر لقاء رب و رضاء رب جنت مین میسر آئے
لیکن یہ بات ہمارے اختیار و معلومات مین نہین ہے ان السعی منی والاتمام من اللہ
تعالی واللہ المستعان اللھم احینا علی التوحید وامتنا علیہ آمین ٭

بیان بدعات کا

مسلمان پر فرض ہے کہ جو کام رات دن مین سامنے آئے اوسمین غور کرلے کہ اس کام کا
کرنا قرآن وحدیث مین آیا ہے یا نہین اگر آیا ہے تو اوسکو اوسیطرح پر بجالائے کہ جسطرح
حکم اوسکا اللہ و رسول نے دیا ہے اور اگر اوس کام کرنیکا حکم نہین آیا ہے یا اوس سے
منع کیا ہے تو اوس سے دور رہے کہ ایسا کام بدعت ہوگا یا حرام یہ بات اوس شخص پر آسان
ہے جسنے رسائل مسائل کے پڑھے ہین جو کہ اردو زبان مین رائج ہین اور جو شخص جاہل محض
ہے وہ کسی عالم دیندار سے دریافت کرلے یہ دریافت کرلینا اوسکو کفایت کریگا کیونکہ اگر وہ
سنت و بدعت کا تمیز نکریگا اور حکم اسلام اور رسم جاہلیت مین فرق نہ سمجھیگا تو پھر اوسکے
ایمان و اسلام مین خلل باقی رہیگا اور کوئی عمل اوسکا مقبول نہوگا حدیث جابر رضی اللہ عنہ
مین فرمایا ہے اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد
وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم یعنی بہتر بات اللہ کی
کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور بہتر چال حضرت کی چال ہے اور بدتر کام وہ ہین جو نئے

نکالے گئے ہین اسمین ہر بدعت داخل ہے خواہ اعتقادی ہو یا قولی یا فعلی اور ہر بدعت گمراہی ہے یعنی کسی بدعت مین کوئی خوبی نہین ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ وکل ضلالۃ فی النار یعنی ہر گمراہی دوزخ مین ہے اور حدیث عائشہ مین کہا ہے کہ من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد متفق علیہ یعنی جسنے نکالی ہمارے اس دین مین وہ چیز جو اس دین مین نہین ہے تو وہ چیز مردود ہے یا وہ شخص مردود ہے اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے میری سب امت بہشت مین جائیگی مگر جسنے نہ مانا کہا کسنے نہ مانا فرمایا جسنے میری اطاعت کی وہ جنت مین جائیگا اور جسنے میری نافرمانی کی اوسنے نہ مانا یعنی وہ بہشت مین جانیکے لائق نہین ہے رواہ البخاری اب ہر شخص معلوم کرسکتا ہے کہ مینے آجکے دن مین جتنے کام کئے ہین وہ مطابق حضرت کے ارشاد کے تھے یا برخلاف اوسکے تھے اگر وہ مطیع ہے تو اوسکے لئے امید مغفرت کی ہے اور اگر نافرمان ہے تو پہر یہ امید نرکہے کہ مین مومن کامل ہون یا اللہ و رسول کا مطیع ہون حدیث ابن عمرو مین یہ بھی فرمایا ہے کہ العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فھو فضل رواہ ابو داؤد یعنی علم دین تین چیزین ہین قرآن و حدیث و میراث اسکے سوا جو کچھ ہے وہ فضول ہے یہ ترکیب فائدہ حصر کا دیتی ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی مولوی درویش ایسا مسئلہ بتائے جسکی سند قرآن و حدیث مین نہین ہے تو وہ علم سے خارج ہے اوسپر عمل نکرنا چاہئے میراث کا ذکر خاص کرکے اسلئے کیا ہے کہ اکثر لوگ موافق اللہ کے حکم کے تقسیم ترکہ کی نہین کرتے ہین چنانچہ یہ بات اکثر خاندانون مین موجود ہے ورنہ یہ علم میراث داخل ہے علم کتاب و سنت مین

بیان بدن و جامہ و مکان کی طہارت کا

حضرت نے حدیث ابی مالک اشعری مین فرمایا ہے الطھور شطر الایمان رواہ مسلم یعنی پاک صاف رہنا آدھا ایمان ہے اور قرآن شریف مین آیا ہے کہ واللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین یعنی اللہ دوست رکھتا ہے بار بار توبہ کرنیوالون اور طہارت کاملہ کرنے والون کو معلوم ہوا کہ جو شخص طہارت نہین کرتا ہے بلکہ نجس رہتا ہے اوسکا ایمان کامل نہین ہے اور اللہ اوسکو دوست نہین رکھتا بہت سے فقیر کتے پالتے ہین ہر دم اونپر ہاتھہ پھیرتے اور اپنے پاس بٹہائے رکھتے ہین حالانکہ جس گھر مین کتا ہوتا ہے وہان رحمت کے فرشتے نہین آتے اور بعض لوگ ناپاک کپڑا پہنے پھرتے ہین اور کوئی پیشاب کے رشاش سے پرہیز نہین کرتا اور کسیکو حاجت غسل کی ہوتی ہے وہ دو دو پہر تک نہین نہاتا اور کوئی ایک ایک دو دو دن تک ناپاک پڑا پھرتا ہے اور نماز قضا کرتا ہے اور کوئی فقیر ایسی جگہہ رہتا ہے جہان گوہ گوبر وغیرہ نجاستین زمین پر ہوتی ہین بعضا جاہل لوگ ایسے فقیرونکو پہنچا ہوا جانکر اعتقاد رکھتے ہین حالانکہ وہ ناپاک ہین نہ اونکے ایمان کا ٹھکانا ہے نہ وہ خدا کے دوست ہین نہ اونکے پاس رحمت کی نشانی ہے یہ طہارت شامل ہے وضو و تیمم و غسل کو اسی طرح اوس نجاست کے دور کرنیکو بھی جو کہ انسان سے خارج ہوتی ہے جیسے بول و براز و منی و وذی و مذی و موی عانہ و بغل و ناخن وغیرہا پھر وضو کی فضیلت حدیثون مین بہت آئی ہے یہانتک کہ اللہ متوضی کی خطاؤن کو محو کر دیتا ہے اور اوسکے درجو کو بلند فرماتا ہے رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ آب وضو کے ہر قطرہ کے ساتھہ ہر ایک عضو کے گناہ نکل جاتے ہین رواہ مسلم عنہ حدیث عثمان مین وضو کو گناہان سابق کا کفارہ

فرمایا ہے جبتک کہ کوئی گناہ کبیرہ نہین کیا ہے رواہ مسلم ابن عمر نے رفعاً کہا ہے کہ وضو پر وضو کرنیسے دس نیکیان لکھی جاتی ہین رواہ الترمذی یہ وضو ایک وزانہ عمل ہے کہ ہر دن رات مین پانچ کرنا چاہئے اور اگر ہر وقت باوضو ہے تو پھر کیا پوچھنا اگرچہ ایک وضو سے کئی نمازین پڑھنا بھی جائز ہے اور ہر عضو کا تین بار دھونا سنت ہے اسی طرح احتلام وجماع سے غسل کر کے طاہر ہونا واجب ہے اگر وقت نماز کا نکل گیا اور بلاعذر تاخیر کی تو سخت گنہگار ہوا توبہ کر کے جلد تدارک اس گناہ کبیرہ کا کرے کبھی عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے جسطرح کہ حدیث ام سلیم سے ثابت ہوا ہے رواہ الترمذی اکثر عورتین اسمین غفلت کرتی ہین اس سے بدتر وہ غفلت ہے کہ بعد جنابت کے زمانہ دراز تک غسل نہین کرتین یا بعد انقطاع حیض کے اتنی دیر کرتی ہین کہ ایک دو نمازین نہانے تک فوت ہوجاتی ہین حالانکہ دیر کرنا نماز مین یہانتک کہ اوسکا وقت نکل گیا بلاعذر کفر ہے حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ پہلے پچاس نمازین اور سات سات بار غسل کرنا جنابت وبول سے فرض ہوا تھا آخر حضرت نے سوال کر کے پانچ نمازین اور ایکبار کا غسل مقرر کرایا رواہ ابوداؤد

بیان طہارت آب کا

پانی پینے کا ہو یا وضو کا یا نہانے کا پھر کنوین کا ہو یا نالے ندی دریا کا وہ فقط تین طرح سے ناپاک ہوجاتا ہے رنگ و مزہ و بو یعنی جب کوئی نجاست اوسمین آکر ملجائے اور ان ہر سہ امر مین سے کسی امر کو متغیر کردے تب تو وہ نجس ہوجاتا ہے والا لا اور جب کسی پاک چیز سے وہ متغیر ہوجائیگا تو طاہر ہوگا نہ مطہر یہی مذہب ہے امام مالک کا اور یہی سب مذاہب مین قوی تر و راجح ہے پھر جو حکم طہارت وضو کا ہے وہی حکم طہارت تیمم کا ہے اور جو حکم

بنص حدیث ایک غسل کا ہے وہی حکم سب غسلون کا ہے جیسے غسل جمعہ وعیدین وحیض ونفاس وغسل مردہ وغیرہ اِنکے احکام فقہ سنت مین مذکور ہین جسمین نجاست کے پاک کرنیکی ترکیب جسطرح حدیث مین آئی ہے وہ اوسی طرح پاک ہوتی ہے اِسجگہہ عقل وقیاس کو کچھہ دخل نہین ہے اور جو کوئی وسوسہ کرے وہ جاہل ضعیف الایمان ہے مثلاً اگر کتا کسی برتن مین مُنہہ ڈالے تو اوسکو سات بار دہوئے پہلی بار مٹی سے مانجے اسی طرح زمین پہ اگر کوئی پیشاپ کردے تو اوسپر ایک ڈول پانی بہادے اور خون حیض ونفاس کو کپڑے سے کہرچ کر دہوڈالے اور جس کپڑے مین منی لگ جائے اوسکو دہوڈالے اگر خشک ہو تو پہلے چہیل لے پہر دہوئے بچہ شیر خوار اگر لڑکا ہے تو اوسکے موت پر پانی چہڑک دے اور اگر لڑکی ہے تو اوسکو دہوڈالے جوتے مین نجاست لگی ہو تو زمین سے رگڑدے جانور کا چمڑا پکانے اور مصالح لگانیسے پاک ہوجاتا ہے یہ تطہیر نجاست ایسی چیز ہے کہ روزانہ اوس سے غالباً کچھہ نہ کچھہ کام پڑتا ہے ✣

بیان اذان کا

اذان مسجد وغیرہ مین ہر مسلمان شخص دیسکتا ہے باوضو اور بے وضو اور یہ ہر روز پانچ بار دینا چاہئے اور جو کوئی اوسکو سُنے وہ موذن کا جواب دے اور دعا ہی وسیلہ مانگے لیکن اکثر لوگ وقت اذان کے باتین کیا کرتے ہین کوئی فاسق فاجر اگر گانے بجانے مین ہوتا ہے تو وہ بالکل بے ادب ہو کر کان بہی نہین رکہتا جواب دینے کا کیا ذکر ہے حالانکہ حدیث ابن عمرو مین رفعاً آیا ہے کہ اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول الحدیث رواہ مسلم یہ صریح امر ہے جواب دینے کا اور اِسکی بہت بڑی فضیلت آئی ہے پہر کوئی

اذان سنتا ہے لکن نماز کو نہین اوٹھتا اپنے کام مین لگا رہتا ہے جب جی چاہتا ہے اوٹھکر
نماز پڑہ لیتا ہے کام کا پورا کرنا نماز پر مقدم جانتا ہے پہر بعض لوگ بے اذان کہے ہوئے
نماز پڑہ لیتے ہین اور کوئی اذان سنکر بلا عذر مسجد سے چلا جاتا ہے اسلئے کہ اوسوقت
اوسکا دل نماز پڑہنے کو نہین چاہتا حالانکہ لازم یہ تہا کہ ہر نماز کو سب کام چہوڑکر عین وقت
پر مسجد دا اذان سننے کے پڑہتا اور جسطرح شیطان اذان کی آواز سنکر گوز مارتا ہوا بہاگتا
ہے یہ اوس شیطان کا سا کام نکرتا ؂

بیان نماز کا

یہ نماز ہر مرد عورت عاقل بالغ پر فرض عین ہے یہ نمازین رات دن مین پانچ ہوتی ہین ہر
نماز کا وقت ہمارے حضرت نے ہمکو ایسا بتا دیا ہے کہ نہ حاجت نجوم کی ہے نہ ضرورت گہڑی
گہنٹے کی ہر نماز کا اوسکے وقت پر پڑہنا واجب ہے اور بلا عذر تاخیر کرنا حرام اللہ تعالی
نے فرمایا ہے فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون یعنی خرابی ہے
اون نمازیونکی جو اپنی نماز سے غافل ہین یہ غفلت شامل ہے عدم حضور قلب اور تاخیر ادا اور
عدم تعدیل ارکان وغیرہ نقصانات کو اور جو شخص دیدہ و دانستہ کام مین لگا رہا یہانتک کہ وقت
نماز کا جاتا رہا اور اوسنے نماز نہ پڑہی تو وہ کافر ہو جاتا ہے اگر توبہ نکریگا تو مستحق قتل کا ٹہیریگا
کفر اوسکا بموجب ظاہر احادیث کے ہے پہر جب ایک نماز کا عمدًا ترک کرنا موجب کفر کا ہوا تو پہر وہ
شخص جو گاہ گاہ پڑہتا اور اکثر اوڑا جاتا ہے یا بالکل نہین پڑہتا یقینًا کافر ہو چکا اوسکو
مسلمان جاننا نچاہیے جیسے رمضان کے نمازی یا وہ لوگ جو فقط عیدین کی نماز
پڑہ لیتے ہین پس ایسے شخص سے برادری رکہنا اور بیاہ کرنا حرام ہے کیونکہ مسلمان

اور کافر کے آپسمین رشتہ ناتا نہین ہوسکتا ہے بلکہ مرجائے تو قبرستان اہل اسلام ہین اوسکو دفن بہی نکرے لکن یہ شریعت اِس زمانے مین گویا منسوخ سمجہہ لی گئی ہے کسیکے ماں باپ نمازی ہوتے ہین اور اولاد نماز نہین پڑہتی لکن وہ اوس سے وہی برتاؤ رکہتے ہین جو کہ مسلمان اولاد کے ساتہہ چاہیے تہا حالانکہ وہ مسلمان نہین ہین کافر ہین یا بالعکس اِسکے اور کبہی برادری والے بے نماز ہوتے ہین اور اونکے ساتہہ وہی خلاملا رہتا ہے جو مسلمانون کے ساتہہ چاہیے یکجا کہانا پینا اوٹہنا بیٹہنا شادی بیاہ کرنا حالانکہ سمجہر کافر ہوجانیکے اونسے رشتہ جاتا رہتا ہے لکن اکثر لوگ اونسے پرہیز نہین کرتے اِسی وجہ سے اولاد اور بہی زیادہ بدتر فاسق بدمعاش بداطوار پیدا ہوتی ہے نماز ایسی چیز ہے کہ سب سے پہلے اِسی کا سوال دن قیامت کے ہوگا اگر یہ ٹہیک نکلی تو باقی اعمال مین نظر کیجائیگی ورنہ پہر کچہہ حاجت کسی بات کی نہین ہے دوزخ موجود ہے سیدہے وہان چلے جاؤ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے جسنے محافظت نہ کی نماز پر اوسکا حشر ساتہہ قارون و فرعون وہامان و ابی بن خلف کے ہوگا رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان یہ سب لوگ کافر حقیقی تہے اِنکے ساتہہ اوسی کا حشر ہوگا جو کافر ہے اِس سے صاف ثابت ہوا کہ غیر محافظ نماز کافر ہوتا ہے محافظت کا لفظ اِس بات کو چاہتا تہا کہ ہمیشہ نماز پر دائم قائم رہے اگر کبہی پڑہی اور کبہی نہین پڑہی یا ہمیشہ دیر کرکے پڑہی جسطرح کہ منافق پڑہتے ہین تو محافظت نہوئی اور جب محافظت نہ ٹہیری تو وہی حکم کفر کا قائم ہے عیاذاً باللہ اکثر مرد و عورت اِس امر مین کوتاہی کرتے ہین اور جو بعض لوگ نماز پنجگانہ گِر پڑ کر پڑہتے بہی رہتے ہین تو اونکی نماز مین اور صد ہا خلل رہجاتے ہین جیسے خواہی نخواہی دیر لگا کر ہمیشہ آخر وقت مین نماز پڑہنا یا دیدہ و دانستہ

قضا کرکے پھر ادا کرنا مثلاً کوئی سو گیا اور جب وہ جاگا تو وقت نماز کا نہ تھا یا بھول گیا تھا پھر یاد آیا کہ مینے نماز نہین پڑہی ہے تو اب اوسکو چاہیئے یہ تھا کہ وہ اوسی وقت وضو یا غسل کرکے نماز پڑہ لیتا تو وہ نماز اوسکی ادا ٹھیرتی اب اسنے کہا کہ صبح کی نماز تو جاچکی مین اوسکو ظہر کے وقت پڑہ لونگا تو اب یہ نماز عمداً قضا ہوئی اور اس تاخیر سے وہ سخت عاصی یا نامسلمان ہوگیا پھر کوئی مرد عورت فقط ٹکرین لگا لیتا ہے پورا پورا رکوع سجدہ نہین کرتا حالانکہ تعدیل ارکان واجب ہے بے اِسکے نماز صحیح نہین ہوتی اور کوئی بلا عذر تارک جماعت کا ہوتا ہے حالانکہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اور گھر و بازار مین نماز پڑہنے سے ۲۵ درجہ زیادہ ہے حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے کہ گھر مین نماز پڑہنا ایک نماز ہے اور مسجد قبائل یعنے محلہ مین ۲۵ نماز اور مسجد جامع مین پانسو نماز اور مسجد اقصی مین پچاس ہزار نماز اور میری مسجد مین پچاس ہزار نماز اور مسجد حرام مین لاکھ نماز کے برابر ہے رواہ ابن ماجۃ اور بریدہ کا لفظ رفعاً یہ ہے بشّر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ رواہ الترمذی و ابوداؤد یعنی مژدہ دے اندھیرے مین چلنے والون کو طرف مساجد کے پوری روشنی کے دن قیامت کو یہ عبادت جسکو نماز کہتے ہین افضل عبادات ہے اسکا اہتمام صفت مسنون پر رکھنا گویا جنت کا استحقاق کامل حاصل کرلینا ہے ✦

بیان نماز تہجد کا

حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ حضرت درمیان عشا و فجر کے گیارہ رکعت پڑہتے دو دو رکعت پر سلام پھیر کر ایک وتر کرلیتے ہر سجدہ اتنا لنبا کرتے کہ کوئی تم مین پچاس آیت پڑہے

متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالی ہر رات آسمان دنیا پر اوترتا ہے
جبکہ ثلث آخر شب کا باقی رہتا ہے فرماتا ہے کون مجکو پکارتا ہے کہ مین اوسکی دعا قبول
کرون کون مجھسے مانگتا ہے کہ مین اوسکو دون کون مجھسے استغفار کرتا ہے کہ مین اوسکو
بخشون متفق علیہ جابر کا لفظ رفعا یہ ہے کہ رات مین ایک ساعت ہوتی ہے اوس ساعت
مین کوئی مسلمان اللہ سے سوال دنیا و آخرت کی خیر کا نہین کرتا ہے لیکن اللہ اوسکا سوال
اوسکو دیتا ہے اور یہ معاملہ ہر رات ہوا کرتا ہے رواہ مسلم حدیث ابوامامہ مین
فرمایا ہے علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم
ومکفرۃ للسیئات ومنھاۃ عن الاثم رواہ الترمذی مغیرہ نے کہا ہے کہ حضرت
نے اتنا قیام کیا کہ آپکے پاؤن سوج گئے کسی نے کہا آپ یہ کیون کرتے ہین آپکے تو سارے
گناہ اگلے پچھلے مغفور ہوچکے ہین فرمایا افلا اکون عبدا شکورا متفق علیہ یعنی کیا
مین بندہ شکر گزار نہ بنون حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے الوتر رکعۃ من آخر اللیل
رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہ اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا رواہ مسلم جابر
کا لفظ رفعا یہ ہے جسکو ڈر ہو کہ وہ آخر شب مین نہ اوٹھیگا تو وہ اول شب مین وتر پڑھ لے
اور جسکو آخر شب مین طمع قیام کی ہو تو وہ آخر لیل مین وتر پڑھے کیونکہ نماز آخر شب کی مشہود
ہوتی ہے اور یہ افضل ہے رواہ مسلم ابوہریرہ کہتے ہین وصیت کی مجھکو میرے خلیل
یعنی حضرت نے تین چیزون کی ایک تین روزے رکھنا ہر ماہ مین دوسرے دو رکعت ضحی
پڑھنا تیسرے سونے سے پہلے وتر ادا کرنا متفق علیہ حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ حضرت
نماز تہجد کی سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے رواہ ابی داؤد اس نماز
کو مع ادعیہ و اذکار و طول قرارت و ارکان اوسی صفت پر ادا کرنا جو کہ سنت صحیحہ مین آئی ہے

بغایت نافع ہے بہتر تو یہ ہے کہ ہر رات اس نماز کو ادا کرے اور کم ہمت کے لیے رمضان مین بھی غنیمت ہے اور بالکل کبھی نہ پڑھنا اس نماز کا سخت بدنصیبی ہے *

بیان قیام رمضان کا

لوگ اسکو تراویح کہتے ہین اس باب مین حدیث ابو ہریرہ رفعاً یون آئی ہے کہ حضرت قیام رمضان مین ترغیب دیتے تھے لکن امر ساتھ عزیمت کے نکرتے یون فرماتے کہ من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ پھر حضرت کا انتقال ہو گیا قیام رمضان کا یعنی بغیر جماعت کے اوسی طرح پر خلافت ابوبکر و شروع خلافت عمر رضی اللہ عنہما مین رہا رواہ مسلم اس سے معلوم ہوا کہ یہ قیام نہایت فضیلت رکھتا ہے رہی جماعت اس قیام کی اور تعداد رکعت تراویح سو حضرت عمرؓ نے اسکو مقرر کیا تھا ابی بن کعب و تمیم داری رمضان مین لوگون کو گیارہ رکعت پڑھاتے تھے رواہ مالک عن السائب بن یزید اعرج کہتے ہین ہمنے دیکھا کہ قاری آٹھ رکعت مین سورۂ بقرہ پڑھتا تھا اور جب بارہ رکعت مین پڑھتا تو لوگ سمجھتے کہ تخفیف کی رواہ مالک بالجملہ جب طرف شارع کے کوئی تحدید رکعات کی نہین ہے تو اب اختیار ہے کہ بیس رکعت پڑھے یا کم یا زیادہ تیس چالیس تک

بیان زندہ کرنیکا شب نصف شعبان کو

اس شب مین جو بچہ آدمی کا سال حال مین پیدا ہونے والا ہوتا ہے اور جو آدمی اس سال مین مریگا اوسکا نام لکھا جاتا ہے اور اعمال مرفوع اور ارزاق نازل ہوتے ہین رواہ البیہقی عن عائشۃ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ اللہ تعالی شب نصف شعبان مین آسمان دنیا پر

اوترتا ہے قبیلۂ کلب کی بکریون کے جتنے بال ہین اوس سے بہی زیادہ تر عدد کے لوگون کو بخشتا ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہ لوگ جنکو اللہ تعالی اس رات مین بخشتا ہی منجملہ اون لوگونکے ہوتے ہین جو مستحق آگ کے ہین لکن ترمذی نے کہا ہے کہ مینے بخاری کو سُنا کہ وہ اس حدیث کی تضعیف کرتے تہے ابو موسی اشعری رفعاً کہتے ہین کہ اللہ تعالی شب نصف شعبان مین جہانکتا ہے ساری خلق کی مغفرت کرتا ہے مگر مشرک و کینہ ور کی رواہ ابن ماجۃ احمد نے ابن عمرو سے لفظ قاتل نفس کا بہی زیادہ کیا ہے مطلب یہ ٹہیرا کہ اللہ تعالی اس رات مین اپنے بندون کے ساتہہ مسامحت کرتا ہے اور اپنے حقوق سے درگذر فرماتا ہے مگر کفر و شرک یا حقوق عباد کہ اونکے بخشنے مین تاخیر کرتا ہے یہانتک کہ اونکی توبہ قبول فرمالے یا اونکو عذاب کرے کذا فی المرقاۃ رہی یہ بات کہ مسلمان کو اس رات مین کیا کرنا چاہیے سو حدیث علی ہین فرمایا ہے جب شب نصف شعبان ہو تو تم رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکہو اللہ اوس رات غروب آفتاب سے طرف آسمان دنیا کے نازل ہوکر فرماتا ہے ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ مین اوسکو بخشون ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ مین اوسکو رزق دون ہے کوئی مبتلا کہ مین اوسکو تندرست کردون الا کذا الا کذا یہانتک کہ فجر نکلے رواہ ابن ماجۃ ✦

بیان نماز ضحی کا

اس نماز کی تعداد حدیث ام ہانی مین آٹہہ رکعتین آئی ہین متفق علیہ اس نماز کو حضرت نے دن فتح مکہ کے غسل کرکے پڑہا تہا اور بیت سبک پڑہا تہا اور عائشہ نے اس نماز کو چار رکعت بتایا ہے پہر کہا ہے کہ زیادہ بہی پڑہتے تہے رواہ مسلم حدیث ابو الدرداء

وابی ذر مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی ائے کہا ای آدمی تو میرے لئے چار رکعت اول روز مین
پڑہ مین تجکو آخر روز تک کفایت کرونگا رواہ الترمذی اور حدیث بریدہ مین دو ہی رکعت
کا ذکر آیا ہے رواہ ابو داؤد انس کا لفظ رفعًا یون ہے جسنے بارہ رکعت ضحی کی پڑہین
اللہ اوسکے لئے ایک محل جنت مین بناتا ہے رواہ الترمذی واستغربہ وابن ماجۃ
معاذ بن انس جہنی رفعًا کہتے ہین کہ جو شخص بیٹھا اپنے مصلے پر نماز صبح پڑہ کر یہانتک
کہ اوسنے دو رکعت ضحی کی پڑہین اور بات نہ کی مگر اچھی تو بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے
اگرچہ دریا کے جہاگ سے بہی زیادہ ہون رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے
کہ جسنے محافظت کی دوگانہ ضحی پر بخشے گئے گناہ اوسکے اگرچہ برابر زبد بحر کے ہون
رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ یہ حدیثین مشکوٰۃ مین اسی طرح آئی ہین
بدون فرق کے درمیان نماز اشراق وچاشت کے اور بعض اہل علم نے اشراق کو دو
یا چار رکعت بتایا ہے اور چاشت کو چار رکعت یا آٹھ یا بارہ ❊

بیان نماز کا بعد ہر طہارت کے

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے بلال سے کہا مینے آواز تیرے جوتون کی اپنے سامنے
بہشت مین سُنی تو مجہے بتا کہ تو نے اسلام مین کون ایسا عمل کیا ہے جسکی امید تجہکو زیادہ
ہے عرض کیا کہ مین کسی ساعت مین رات یا دن سے طہارت نہین کرتا ہون لکن
اوس طہارت کے بعد جتنی اللہ نے لکہی ہے اوتنی نماز پڑہتا ہون متفق علیہ بریدہ
کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے صبح کو اوٹھکر بلال کو بلایا اور کہا تو مجہسے آگے جنت مین
کس عمل سے گیا کہ جب کبہی مین جنت مین گیا تو تیرے چلنے کی آواز سُنی عرض کیا کہ

مین جب اذان دیتا ہون تو دو رکعت نماز پڑہتا ہون اور جب حدث سے وضو کرتا ہون تو دو رکعت نماز کا پڑہنا اللہ کے لئے اپنے اوپر ضروری سمجھتا ہون فرمایا بہما یعنی انہین دونون عمل کے سبب سے تو پہلے جنت مین گیا رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ ہر وضو و غسل کے بعد کم سے کم دو رکعت نماز نفل پڑہنا اور ہمیشہ با وضو رہنا موجب ہے دخول جنت کو وللہ الحمد

بیان نماز استخارہ کا

جابر کہتے ہین حضرت ہمکو سب کامون مین نماز استخارہ سکہاتے جسطرح کہ کوئی سورت قرآن کی سکہاتے اور فرماتے کہ تم مین جب کوئی شخص ارادہ کسی کام کا کرے تو دو رکعت نماز سوای نماز فرض کے پڑہے پہر یون کہے اللھم انی استخیرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسئلك من فضلك العظیم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واٰجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارك لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واٰجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ پہر فرمایا کہ اپنے کام کا نام لے رواہ البخاری یعنی بجای ہذا الامر کے سفر یا نکاح وغیرہ جس حاجت کا قصد رکہتا ہے اوسکا نام لے جاہل مرد عورت جب کوئی کام کرنا چاہتے ہین تو فال نکال لیتے یا نکلواتے ہین کوئی کسی رمال جفار سے سوال انجام کار کا کرتا ہے کوئی کسی برہمن وغیرہ سے ساعت پوچہتا ہے کوئی کسی پرندہ سے شگون لیتا ہے کوئی

قرآن شریف دیوان حافظ مین فال دیکھتا ہے یہ سب افعال شرک اور بعض بے اصل ہین حضرت
نے ان سب افعال کے عوض ہمکو استخارہ کی نماز و دعا سکھائی ہے ہمکو ہر کام مین یہی عمل بجا لانا
چاہے کہ یہ فعل سنت صحیحہ سے ثابت ہے اِسکے سوا جو اور استخارے لوگون نے نکالے
ہین جیسے تسبیح کے دانے پھیر کر حساب لگانا و نحو ذلک وہ سب ناجائز ہین موحد کی شان
یہ ہوتی ہے کہ وہ سوا اللہ کے کسی سے طالب خیر کا نہین ہوتا ہے اوسی سے ہر کام مین
مدد مانگتا ہے اِس استخارہ کرنیسے اوس کام کے کرنے یا نکرنے پر دل گواہی دیتا ہے یہی
اشارہ اس عمل خیر کا ہے جب دل ایک امر پر جم گیا کہ اوسکو کرے یا نکرے تو یہی مدرک غیب ہے
طرف سے اللہ کے وللہ الحمد بیان استخارہ کا مفصلاً کتاب الداء والدواء مین کیا گیا ہے *

بیان نماز توبہ کا

علی مرتضیٰ کہتے ہین مجھسے ابوبکرؓ نے کہا اور وہ سچے ہین کہ مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے
نہین ہے کوئی شخص کہ وہ گناہ کرے پھر اوٹھکر طہارت کرے یعنی وضو پھر نماز پڑہے یعنی
دو رکعت پھر اللہ سے مغفرت مانگے لکن اللہ اوسکو بخشدیتا ہے پھر حضرت نے یہ آیت
پڑھی والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا
لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ رواہ الترمذی ابن ماجہ نے ذکر
آیت کا اِسجگہ نہین کیا ہے اسکو نماز توبہ کہتے ہین سوا انبیاء کے کون ایسا شخص ہے
مرد ہو یا عورت جس سے گناہ نہوتا ہو سو جب کسی شخص سے کوئی گناہ ہو جائے اور وہ
چاہے کہ اللہ سیرے قصور کو معاف کرے تو اوسکو یہ چاہئے کہ پشیمان ہوکر فی الفور دو رکعت
نفل پڑھکر اللہ سے استغفار کرے اللہ اوسکو اس سچے قصد پر پاکر اوسکا گناہ بخشدیگا

جب کبھی گناہ ہو تو اوسکے معاف کرانے کی یہی تدبیر ہے یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے سب کام درست ہو جاتے ہین حدیث خذلیفہ مین آیا ہے کہ جب حضرت کو کوئی امر غمگین کرتا تو آپ نماز پڑہنے لگتے رواہ ابو داؤد غرضکہ نفع حاصل کرنے اور نقصان کے دور کرنے اور رنج وغم وفکر وخوف کے دفع کرنیکے لئے کوئی نسخہ اس علاج سے بہتر نہین ہے کہ طرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کے رجوع کرے اور یہ رجوع اسی طرح خوب ہوتا ہے کہ نماز پڑہے اور دعا واستغفار واستغاثہ واستعانہ بجالائے ؞

بیان نماز حاجت کا

عبداللہ بن ابی اوفی رفعاً کہتے ہین جس کسی شخص کو کوئی حاجت ہو طرف اللہ تعالی کے یا طرف کسی شخص کے بنی آدم مین سے تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح کرے پھر دو رکعت نماز پڑہے پھر اللہ پر ثنا کرے اور حضرت پر درود بھیجے پھر کہے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وابن ماجۃ دنیا مین ہر عورت مرد کو احتیاج طرف اللہ کے یا آدمی کے لگی رہتی ہے اوس حاجت کے برآنے کی یہ تدبیر تعلیم فرمائی لوگ وقت حاجت کے اللہ کو تو بھول جاتے ہین اور تدبیر کو حاجت روا اور بنی آدم کو مشکل کشا جانتے ہین کوئی کسی امیر وزیر اہلکار کی خوشامد درآمد کرتا ہے کوئی کسی پیر فقیر شہید دیو پری سے حاجت مانگتا ہے

کوئی کسی قبر و تھان و نشان کی نذر و منت مانتا ہے اور ان افعال سحر یا شرکیہ کو موجب
قضاء حوائج کا اعتقاد کرتا ہے سو یہ سب بدعقلی و بد دینی ہے ہمکو ہمارے حضرت نے یہ راہ
بتادی ہے کہ ہم اپنی حاجت برآری کا سوال نماز پڑھکر اللہ سے کرین اور اگر کوئی کام
ہمارا کسی آدمی سے متعلق ہو تب بھی ہم اللہ کے سامنے ملتجی ہون اسلئے کہ وہ آدمی
بھی اللہ کا غلام و بندہ ہے اگر اللہ تعالی کو ہمارا کام نکالنا منظور ہوگا تو وہ اوس آدمی کو
ہمپر مہربان کر دیگا ہم اللہ ہی نہ کہین اوس آدمی کے سامنے کیون ذلیل و خوار بنین
نماز و دعا سے بہتر کوئی وسیلہ حاجت برآری کا نہین ہے اسی لئے حدیث ابی امامہ مین
فرمایا ہے ما اذن اللہ لعبد فی شئ افضل من الرکعتین یصلیہما و ان البر
لیذر علی رأس العبد ما دام فی صلوتہ وما تقرب العباد الی اللہ بمثل
ما خرج منہ یعنی القرآن رواہ احمد والترمذی یعنی کان نہین رکہتا اللہ
بندہ کی کسی شئے مین کہ افضل ہو دو رکعت نماز سے جسکو وہ پڑہتا ہے اور بیشک چھڑکی
جاتی ہے نیکی سر پر بندہ کے جبتک کہ وہ نماز مین ہے اور تقرب حاصل نکیا بندون نے
طرف اللہ کے قرآن سے بڑہکر معلوم ہوا کہ دو رکعت نماز اور تلاوت قرآن اللہ کو بہت محبوب
ہے اور نماز کا سارا وقت نزول رحمت مین اور قرارت قرآن کا تمام وقت تقرب الی اللہ
مین گذرتا ہے اس نماز و قرآن کے طفیل سے ساری حاجتین برآتی ہین اور کل مرادین
پوری ہوتی ہین انبیاء و صلحاء ہمیشہ ہر کام مین اسی نماز و قرآن سے کام لیتے تھے
اب جاہل بد دین مرد و عورت حاجت و تکلیف کے وقت اللہ کو چھوڑکر اور اوسکی نماز و
قرآن سے منہہ موڑکر در بدر مارے پھرتے ہین اور شرک و کفر مین گرفتار ہوکر ایمان
سی چیز کو برباد کر دیتے ہین پھر کبھی وہ کام اللہ کی تقدیر سے ہو جاتا ہے نہ انکی تدبیر سے

اور اکثر نہین بھی ہوتا ہے لکن انکو کچھہ تنبہ نہین ہوتا اگر یہ اتنی سعی سامنے اللہ کے کرتے اور سوا اوسکے دوسرے سے ملتجی نہوتے تو ایمان بھی درست رہتا بلکہ بڑہتا اور قوی ہوتا اور کام بھی نکل جاتا لکن ابلیس لعین نے کہ دشمن آبائی ہے انکو غیر اللہ کا ڈر بتا کر اللہ کے قرب وقبول سے باز رکھا ہے ؎

عزیزی کہ از درگہش سر بتافت	بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

بیان نماز سفر کا

سفر مین چار رکعت نماز دو رکعت پڑہی جاتی ہے حدیث عمر مین فرمایا ہے یہ اللہ کا صدقہ ہے تم اسکو قبول کرو رواہ مسلم اللہ کے صدقے جسنے ہمپر یہ تخفیف فرمائی دوسری تخفیف یہ ہے کہ حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ حضرت درمیان نماز ظہر وعصر کے جمع کرتے جبکہ راہ چلتے ہوتے اسی طرح مغرب وعشا کو جمع فرماتے رواہ البخاری تیسری تخفیف یہ ہے کہ ابن عمر کہتے ہین کہ حضرت سفر مین نماز نشپت سواری پر پڑہتے وہ کسی طرف بھی منہہ کرتے آپ نماز کے لئے اشارہ کرتے مگر فرائض اور وتر بھی راحلہ پر ادا کرتے متفق علیہ معلوم ہوا کہ سوا نماز فرض پنجگانہ کے ہر نماز سنت ونفل راحلہ پر ہو سکتی ہے سفر کے لئے مسافت معین نہین آئی ہے جب انسان گھر سے نکلا تو یہانتک کہ منزل مقصود کو پہنچے جو نماز درمیان راہ کے آئے اوسمین قصر کرے اور سنن رواتب اور وتر پڑہے تو بہتر ہے اور اگر سنن نہین پڑہی تو کچھہ ملامت نہین ہے خواہ سفر طاعت ہو خواہ سفر معصیت مثلاً چوری کرنیکو نکلا ہے یا کسیکے مارنیکو پھر جو سفر واسطے معصیت کے ہوتا ہے وہ مطابق نیت مسافر ومقدار معصیت کے کبیرہ یا صغیرہ ہوتا ہے جاہل مرد عورت واسطے

نذر وسنت ماننے اور دعا واستغاثہ واستعانت کرنیکے سفر طرف کسی قبر کے کرتے ہین یہ سفر گناہ کبیرہ ہے اور یہ لوگ مشرک ہین اگرچہ آپکو مسلمان کہین اور کلمہ پڑہین بلکہ نماز ور وزہ بھی بجالائین لکن یہ افعال شرکیہ اون سارے حسنات کو تباہ کردیتے ہین اور اللہ تعالی شرک کو ہرگز نہین بخشتا علمانے پیر پرستون گورستون کے افعال قبوریہ واعتقادات شرکیہ کو بدلیل کتاب وسنت کے شرک اکبر ٹھیرایا ہے اور جسنے کہا کہ یہ شرک اصغر ہے یعنی باب کفر دون کفر سے اوسنے خطا کی

بیان نماز جمعہ کا

یہ نماز مثل نماز پنجگانہ کے فرض عین ہے دو رکعت ہوتی ہے اس سے اول دو خطبے پڑہے جاتے ہین اتنا ہی فرق اسمین اور نماز پنجگانہ مین ہے باقی سب احکام اس نماز کے مثل نماز پنجگانہ کے ہین اور یہ بات کہ یہ نماز وہان ہوتی ہے جہان کہ مصر جامع یا امام اعظم ہو یا اسقدر جماعت یا حمام یا قاضی ونحو ہا ہو بالکل لغو وباطل ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ جو بندہ مسلمان موافق اوسکے ہوجاتا ہے اور اللہ سے اوس ساعت مین کوئی خیر مانگتا ہے تو اللہ وہ خیر اوسکو عطا فرماتا ہے متفق علیہ مسلم مین آیا ہے کہ یہ ساعت خفیف ہوتی ہے دوسرا لفظ صحیحین کا یہ ہے کہ اوس دم کہڑا ہوا نماز پڑہتا ہے اللہ سے سوال خیر کرتا ہے ابو بردہ بن ابی موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوۃ رواہ مسلم یعنی وہ ساعت امام کے جلوس سے تا ختم نماز ہوتی ہے اور عبداللہ بن سلام نے کہا ہے کہ وہ آخر ساعت ہے دن جمعہ کی ابوہریرہ نے اونسے کہا کہ

آخر ساعت کس طرح ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت نے فرمایا ہے وھو یصلی فیھا ابن سلام
نے کہا کیا حضرت نے یہ ارشاد نہین کیا ہے من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی صلوٰۃ
حتی یصلی ابوہریرہ نے کہا ہان کہا مراد یہی ہے رواہ مالک واھل السنن الا ابن ماجۃ
تعیین مین اس ساعت کے بہت سے قول ہین لکن یہ دونون قول ارجح اقوال ہین اور پہلے قول
پر ھو یصلی فیھا بہی صادق ہے کعب نے کہا ہے کہ یہ ساعت ہر جمعہ کے دن مین ہوتی ہے
ظاہر حدیث بہی یہی ہے ہر مسلمان مرد عورت کو چاہیے کہ قدر اِس نعمت کی پہچانے اور
اِس ساعت کو ہاتہہ سے نہ دے خواہ نماز جمعہ مین دعا کرے خواہ آخر ساعت مین بانتظار
نماز مغرب بیٹہہ کر داعی ہو لکن نماز جمعہ عورت اور غلام اور بچے اور بیمار پر فرض نہین ہے
باقی ہر مسلمان پر ہمراہ جماعت کے واجب ہے اسکو ابوداؤد نے طارق بن شہاب سے
رفعاً روایت کیا ہے معہذا اگر عورت یا غلام ونحوہا نماز جمعہ ادا کرین تو خالی فضیلت سے
نہین ہے اور جو شخص بلا عذر تارک نماز جمعہ ہے اوسکے حق مین وعید شدید آئی ہے
حدیث ابن عمر و ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ اوسکے دل پر مہر لگ جاتی ہے اور غافل ہوجاتا ہے
رواہ مسلم اور حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے کہ مینے یہ ارادہ کیا تہا کہ مین کسی شخص کو
بہیجون کہ وہ اِن لوگون کے گہر آگ لگا کر جلا دے جو کہ جمعہ مین حاضر نہین ہوتے ہین
رواہ مسلم اور حدیث ابن عباس مین تارک جمعہ کو بغیر ضرورت کے منافق فرمایا ہے
رواہ الشافعی براء رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ حق ہے مسلمانون پر کہ دن جمعہ
کے غسل کرین گہر مین جو خوشبو ہو اوسکو ملین کچہہ نہ ملے تو پانی ہی عطر ہے رواہ احمد
والترمذی وحسنہ یہ غسل نزدیک اہل حدیث کے واجب اور نزدیک فقہاء کے سنت
ہے قول اول راجح ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جو شخص غسل کر کے جمعہ مین آیا

اور اوسنے بقدر مقدر نماز پڑہی پہر خطبہ ہونے تک چپکا رہا پہر امام کے ساتھہ نماز جمعہ کی ادا کی تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ اوسکے بخشے گئے اور تین دن زیادہ روایہ مسلم اوس بن اوس کا لفظ رفعا یہ ہے جسنے نہلایا یعنی بی بی کو دن جمعہ کے اور آپ نہایا اور اول وقت سے نماز کو گیا اور خطبہ پایا اور پیادہ گیا اور سوار نہوا اور امام کے قریب بیٹھا اور خطبہ سُنا اور لغو کام نکیا تو اوسکو ہر قدم پر ایک سال کے صیام وقیام کا اجر ملتا ہے روایہ اہل السنن الاربع حدیث عمار میں فرمایا ہے کہ طول نماز کا اور قصر خطبہ کا علامت ہے فہم کی تم نماز لنبی کرو اور خطبہ چہوٹا پڑہو روایہ مسلم

بیان نماز عیدین کا

حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ حضرت دن عید فطر و عید اضحی کے باہر نکلتے اور مصلے میں پہنچکر سب سے پہلے نماز ہی شروع کرتے پہر لوگونکی طرف منہہ کر کے کہڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفون میں بیٹھے رہتے اونکو وعظ و وصیت و امر کرتے اور اگر کوئی لشکر بہیجنا ہوتا تو اوسکا حکم فرماتے پہر چلے آتے متفق علیہ اس نماز میں اذان و اقامت کچہہ نہوتی اسکو جابر نے رفعا کہا ہے روایہ مسلم اور حدیث متفق علیہ ابن عمر میں آیا ہے کہ خطبہ بعد نماز عید کے ہوتا ابن عباس نے کہا حضرت نے دن فطر کے دو رکعتین پڑہین آگے پیچہے کچہہ نہین پڑہا متفق علیہ ام عطیہ کہتی ہین ہمکو حکم دیا گیا تہا کہ ہم حیض والیون اور پردہ والیون کو عیدین میں لیجائین وہ جماعت مسلمین اور اونکی دعوت میں حاضر ہون اور حیض والیان مصلے سے الگ رہین ایک عورت نے کہا کہ بعض کے پاس اوڑہنی نہین ہوتی ہے فرمایا ایک عورت دوسری عورت کو اپنی اوڑہنی اوڑہا لے متفق علیہ

اس حدیث سے مزید تاکید حق مین مستورات کے دربارۂ حضور عیدگاہ ثابت ہوئی لیکن اکثر شہرون
مین یہ سنت متروک ہوگئی ہے عورتین عیدگاہ مین نہین جاتین اور جاہل لوگ اسکو خلاف
شرافت جانتے ہین حالانکہ یہ شرافت نہین ہے شر وآفت ہے کہ حکم شرع مین دم مارے
حضرت دن عید اضحیٰ کے عیدگاہ مین ذبح ونحر کرتے تھے رواہ البخاری عن ابن عمر
اور پہلی رکعت مین سات تکبیرات قبل قرارت کے اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرات قبل
قرارت کے کرتے رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی عن کثیر بن عبداللہ عن
ابیہ عن جدہ

بیان قربانی کرنیکا

انس کہتے ہین قربانی کی حضرت نے دو کبری مینڈھون سینگ والون کی ذبح کیا اون دونون
کو اپنے ہاتھہ سے اور پاؤن رکھا اپنا اونکے پہلو پر پھر کہا بسم اللہ و اللہ اکبر متفق
علیہ اور حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہے جب عشرۂ ذیحجہ آئے اور کوئی شخص قربانی کرنیکا
ارادہ رکھتا ہو تو وہ کسی چیز کو اپنے بال اور بدن سے نہ چھوڑے رواہ مسلم یعنی خط
نہ بنوائے ناخن نہ کتروائے یہ حکم ہے مشابہت پیدا کرنیکا ساتھہ حجاج وعمار کے
ابن عباس نے رفعاً کہا ہے ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من
ھذہ الایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد
فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیء رواہ البخاری
یعنی ان دس دنون مین جو اچھا کام کیا جاتا ہے وہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے یہانتک
کہ جہاد سے بھی زیادہ مگر یہ کہ کوئی شخص جان مال لیکر راہ خدا مین نکلے اور پھر کچھہ

واپس لیکر نہ پہرے عائشہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ نہ کیا ابن آدم نے کوئی کام دن نحر کے جو محبوب تر ہو اللہ کو خونریزی سے بڑہکر یہ قربانی آئیگی دن قیامت کو مع اپنی سینگون اور بالون اور سمون کے اور یہ خون گرتا ہے موضع قبول مین نزدیک اللہ کے قبل اسکے کہ زمین پر گرے سو تم اپنے جی سے خوش ہو جاؤ رواہ الترمذی وابن ماجۃ عمل کی قبولیت مین ہر مسلمان کو شک رہتا ہے لکن یہ قربانی ایسا عمل ہے کہ جب یہ عمل مال حلال اور صحت نیت کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے تو بموجب اس خبر کے اللہ اوسکو زمین پر گرنیسے پہلے قبول فرما لیتا ہے زہی فضل و احسان ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے سب دنون سے زیادہ ان دنون مین اللہ کو اپنی عبادت محبوب تر ہوتی ہے ہر دن کا روزہ برابر ایک سال کے روزے کے اور ہر رات کا قیام برابر قیام شب قدر کے ہوتا ہے رواہ الترمذی وضعفہ وابن ماجۃ

بیان نماز خسوف کا

عائشہ کہتی ہین حضرت کے زمانے مین سورج گہن ہوا حضرت نے ایک منادی بہیجا کہ الصلوٰۃ جامعۃ پکار دے پہر چار رکوع کئے دو رکعت مین اور چار سجدے ایسا لنبا رکوع سجدہ کبہی نہ کیا تہا متفق علیہ اور اس نماز مین جہر سے پڑہا رواہ الشیخان عنہا ابن عباس نے کہا قیام طویل کیا برابر قراءت سورۂ بقرہ کے اور فرمایا چاند سورج اللہ کی دو نشانیان ہین انکو کسیکی موت و حیات کے لئے گہن نہین لگتا تم جب گہن دیکہو تو اللہ کا ذکر کرو الحدیث متفق علیہ عائشہ کا لفظ یہ ہے اللہ کو پکارو تکبیر کہو نماز پڑہو صدقہ دو متفق علیہ حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی ان نشانیون سے اپنے بندون کو ڈراتا ہے تم جب اوسکو دیکہو تو ذکر و دعا و استغفار کرو متفق علیہ

عبد الرحمن بن سمرہ نے حضرت کو دیکھا کہ آپ نماز مین کھڑے ہین دونون ہاتھہ اوٹھائے ہوئے تسبیح تہلیل تکبیر تحمید کرتے ہین یہانتک کہ گہن کھل گیا تب دو سورتین و دو رکعت مین پڑہین رواہ مسلم معلوم ہوا کہ اِس نماز مین رفع یدین و ذکر اسطرح پر تہا کہ جیسا کہ اسمار بنت ابی بکر نے کہا ہے کہ آپ نے سورج گہن مین حکم آزاد کرنیکا دیا رواہ البخاری یہ نماز گہن کی کئی طرح پر آئی ہے جسطرح کوئی پڑہیگا کافی شافی ہوگی ✦

بیان سجدۂ شکر کا

ابو بکرہ کہتے ہین حضرت کو جب کوئی خوشی کی بات آتی تو آپ سجدۂ شکر مین گر پڑتے رواہ ابو داؤد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب ابو جعفر نے یہ بہی کہا ہے کہ ایک بونے شخص کو دیکھکر سجدۂ شکر ادا کیا رواہ الدارقطنی یہ سجدہ بے وضو بہی ہوسکتا ہے

بیان نماز باران کا

حضرت نے یہ نماز دو رکعت بجہر قرارت پڑہی تہی اور قبلہ رخ ہوکر ہاتھہ اوٹھاکر دعا کی تہی اور چادر پہیری تہی متفق علیہ عن ابن زید انس نے کہا ہے کہ ایکبار استسقا مین فقط ظہر کفین سے اشارہ کیا رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ ایکبار پانی برسا آپ نے بدن سے کپڑا اوٹھا دیا بدن کو پانی لگا ہمنے کہا آپنے یہ کیون کیا فرمایا لانہ حدیث عہد بربہ رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ حضرت جب استسقا کو نکلے تو میلے کچیلے کپڑے متواضع متخشع متضرع خاکسار ہوکر نکلتے رواہ اہل السنن جابر

نے کہا مینے دیکھا کہ ہاتھہ اوٹھا کر یہ دعا کرتے ہین اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر آجل اِتنے مین آسمان اونپر خوب سا برس اوٹھا رواہ ابو داؤد

بیان ہوا چلنے کا

ابن عباس کہتے ہین جب ہوا چلتی حضرت گھٹنون کے بل ہوکر کہتے اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللہم اجعلھا ریاحا ولا تجعلھا ریحا رواہ الشافعی والبیہقی عائشہ کہتی ہین جب ابر کو دیکھتے کام چھوڑ کر کہنے لگتے اللھم انی اعوذ بك من شر ما فیہ جب کھل جاتا کہتے اللہم سقیا نافعا رواہ اھل السنن ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ جب آواز رعد و برق کی سنتے تو کہتے اللھم لا تقتلنا بغضبك ولا تھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك رواہ احمد والترمذی واستغربہ ابن زبیر کہتے ہین آواز رعد سنکر فرماتے سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ

بیان عیادت مریض اور ثواب مرض کا

حدیث ابوموسی مین فرمایا ہے بھوکے کو کھلاؤ بیمار کی عیادت کرو قیدی کو چھوڑاؤ رواہ البخاری یعنی جو ناحق قید ہوا ہے ثوبان کا لفظ یہ ہے کہ مسلمان جب برادر مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو خرفہ جنت مین ہوتا ہے یہانتک کہ پھر آئے مراد خرفہ سے سبزہ زار بہشت ہے رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ تعالی دن قیامت کے کہیگا ای

ابن آدم مین بیمار ہوا تھا تونے میری عیادت نہ کی وہ کہیگا ای رب مین کیسے تیری عیادت کرتا
تو رب العالمین ہے اللہ فرمائیگا تونے نجانا کہ فلان بندہ میرا بیمار ہوا تھا تونے اوسکی عیادت
نہ کی اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا اسی طرح حق مین طالب طعام و آب کے
فرمایا ہے رواہ مسلم بطولہ حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ حضرت جب کسی بیمار کی عیادت کرتے
کہتے لا باس طہور انشاء اللہ تعالی رواہ البخاری عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ بیمار پر سید ہا ہاتھ
پھیرتے اور کہتے اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الا
شفاءک شفاء لا یغادر سقما متفق علیہ اور اگر کوئی پھنسی یا زخم ہوتا تو اونگلی سے
اشارہ کرتے اور فرماتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا
متفق علیہ عنہا اور اگر خود بیمار ہوتے تو معوذات پڑھکر اپنے اوپر پھونکتے اور بدن پر ہاتھ پھیرتے
متفق علیہ عنہا اسیطرح اگر گھر والو مین کوئی بیمار ہوتا تو معوذات پڑھکر دم کرتے رواہ مسلم عنہا عثمان
بن ابی العاص نے کہا تہا میرے بدن مین درد ہوتا ہے فرمایا جس جگہ درد ہے وہانپر ہاتھ رکہہ اور تین بار
بسم اللہ کہہ اور سات بار یون کہہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر انہون نے ایسا ہی
کیا درد جاتا رہا رواہ مسلم ابو سعید خدری کہتے ہین جبرئیل علیہ السلام آگئے اور کہا ای محمد صلعم تم بیمار ہو فرمایا ہان کہا بسم اللہ ارقیک
من کل شئ یوذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک
رواہ مسلم ابن عباس کہتے ہین حضرت حسنؓ و حسینؓ کو اسطرح عوذہ کرتے تہے اعیذکما
بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ اور فرماتے
تمہارے باپ اسمعیل و اسحق کو اسی طرح عوذہ کرتے تہے رواہ البخاری ابو سعید کا لفظ رفعاً
یہ ہے نہین پہنچتی کسی مسلمان کو کوئی تکلیف یا بیماری اور تعب و حزن و اذیت اور غم یہانتک
کہ اگر کانٹا بہی لگتا ہے تو اللہ کفارہ اوسکے گناہون کا کرتا ہے متفق علیہ ابو موسیٰ کا لفظ

رفعاً یہ ہے کہ بندہ جب بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو لکھا جاتا ہے اوسکے لئے برابر اوس عمل کے
جو مقیم صحیح ہو کر کرتا تھا رواہ البخاری حدیث ابوہریرہ مین مطعون مبطون غریق صاحب ہدم
کو شہید فرمایا ہے متفق علیہ سب شہدا ربع قسم ہین اور حدیث انس مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے جب مین اپنے بندے کو مبتلای نابینائی کرتا ہون پہر وہ صبر کرتا ہے تو اوسکے عوض جنت
دیتا ہون رواہ البخاری اس بشارت مین ہر مرد وعورت نابینا داخل ہے لکن صبر درکار ہے حدیث
جابر مین صاحب ذات الجنب وصاحب حریق کو اور جو عورت بچا جنتے مین مرجائے اوسکو شہید فرمایا ہے
رواہ مالک وابوداؤد والنسائی عائشہ کہتی ہین مینے حضرت کو دیکہا آپ موت مین تھے آپکے
پاس ایک پیالہ پانی کا رکہا تھا اوسمین ہاتھ ڈالتے اور منہ پر پہیرتے اور کہتے اللہم اعنی علی
منکرات الموت اوسکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ مین
کسی پر سہولت موت کا رشک نہین کرتی لبعد اِسکے کہ مینے شدت موت رسول خدا صلعم کو دیکہا ہے
رواہ الترمذی والنسائی ابوموسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا نہین پہنچتی کسی بندے کو کوئی
نکبت یا زیادہ اوس سے یا کم مگر بسبب گناہ کے اور جو معاف کردیتا ہے اللہ وہ بہت ہے پہر یہ
آیت پڑہی وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر رواہ
الترمذی انس کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ ساتہہ کسی بندے کے خیر کا تو
شتابی کرتا ہے اوسکے لئے عقوبت کی دنیا مین اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ ساتہہ کسی بندے کے
شر کا تو روک جاتا ہے اوسکے گناہ سے یعنی عقوبت نہین دیتا یہانتک کہ بہرپور دیتا ہے اوسکو دن
قیامت کے رواہ الترمذی دوسرا لفظ یہ ہے کہ عظم جزا ہمراہ عظم بلا کے ہے اللہ تعالیٰ جب
کسی قوم کو دوست رکہتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے جو راضی رہا اوسکے لئے رضا ہے اور جو خفا
ہوا اوسکے لئے خفگی ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین مومن

اور مومنہ کو ہمیشہ کوئی بلا لگی رہتی ہے جان و مال و اولاد مین یہانتک کہ وہ اللہ سے جا ملے اور اوسپر
کوئی خطا نہین ہوتی رواہ الترمذی وروی مالک نحوہ وقال الترمذی حدیث
حسن صحیح یعنی بسبب دوام بلا کے سارے گناہ مٹ جاتے ہین وہ پاک صاف ہوکر اللہ تعالی
سے ملتا ہے حدیث عبد اللہ بن شخیر مین فرمایا ہے بنایا گیا آدمی اور اوسکے پہلو مین ننانوی بلائین
ہین اگر وہ چوک گئین تو بڑہاپے مین جا گرا یہانتک کہ موت آئی رواہ الترمذی واستغربہ
جابر نے رفعاً کہا ہے تمنا کرینگے عافیت والے دن قیامت کے جبکہ اہل بلا کو ثواب دیا جائیگا کہ
کاش اونکی کہالین دنیا مین مقراض سے کتری جائین رواہ الترمذی واستغربہ
عامر رام کہتے ہین حضرت کے سامنے ذکر بیماریون کا ہوا فرمایا مومن کو جب بیماری لگتی ہے
پہر اللہ اوسکو اچہا کر دیتا ہے تو یہ پچہلے گناہون کا کفارہ ہوتا ہے اور آیندہ کے لئے موعظت ہوتی ہے
اور منافق جب بیمار پڑتا ہے پہر اچہا ہو جاتا ہے تو وہ اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسکو اونٹ والون
نے باندہا ہے وہ نہین جانتا کہ کیون باندہا اور کیون کہول دیا ایک مرد نے کہا ای رسول خدا
اسقام کیا ہین واللہ مین کبہی بیمار نہین ہوا فرمایا ہمارے پاس سے اوٹہ جا تو ہم مین سے
نہین ہے رواہ ابوداؤد سعد کہتے ہین حضرت سے پوچہا کون لوگ بلا مین سخت ہین فرمایا
انبیا پہر جو افضل ہے پہر جو افضل ہے مبتلا ہوتا ہے آدمی مطابق اپنے دین کے اگر اپنے دین
مین سخت ہے تو اوسکی بلا سخت ہوتی ہے اور اگر اوسکے دین مین رقت ہے تو اوسپر آسانی
کیجاتی ہے وہ ہمیشہ اسی طرح رہتا ہے یہانتک کہ چلتا ہے زمین پر اوسکے لئے کوئی گناہ
نہین رواہ الترمذی وصححہ وابن ماجۃ والدارمی یعنی بسبب سختی بلا و ابتلا کے
بالکل گناہ سے پاک ہو جاتا ہے والد محمد خالد سلمی نے اپنے باپ سے رفعاً روایت کیا ہے بندے
کے لئے جب اللہ کی طرف سے کوئی درجہ سابق ہو چکا ہے جس تک وہ اپنے عمل سے نہین پہنچ سکتا تو

مبتلا کرتا ہے اللہ اوسکو بدن یا مال یا اولاد مین پہر صبر دیتا ہے اوسکو اوس ابتلا پر یہانتک کہ
پہنچا دیتا ہے اوس بندہ کو اوس درجہ تک جو اوسکے لیے اللہ کی طرف سے سابق ہو چکا ہے
رواہ احمد وابو داؤد یعنی صبر کرنے سے بلا پر درجۂ عالی ملتا ہے عائشہ رفعاً کہتی ہین
جب بندہ کے گناہ بہت ہو جاتے ہین اور کوئی عمل اوسکا کفارہ نہین ہوتا تو اللہ اوسکو حزن
مین مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ غم اون گناہون کا کفارہ ہو جائے رواہ احمد ابو ہریرہ کہتے ہین
حضرت نے ایک بیمار کی عیادت کی فرمایا خوش ہو جا اللہ فرماتا ہے یہ میری آگ ہے مسلط کرتا
ہون مین اسکو اپنے بندہ مومن پر دنیا مین تاکہ حظ ہو اوسکا آگ سے دن قیامت کے رواہ
احمد وابن ماجہ انس نے رفعاً کہا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے مجکو میری عزت
وجلال کی نہین نکالتا مین کسیکو دنیا سے اور مین اوسکا بخشنا چاہتا ہون یہانتک کہ پورا
کرتا ہون ہر خطا کو جو اوسکی گردن پر ہے بیماری بدن اور تنگی رزق سے رواہ رزین حدیث
انس مین فرمایا ہے عیادت بقدر فواق ناقہ ہے سعید بن المسیب نے مرسلاً کہا ہے افضل عیادت
سرعت قیام ہے رواہ البیہقی فی شعب الایمان ابن عمرو نے کہا ایک آدمی مدینہ مین
مرا حضرت نے اوسپر نماز پڑہی پہر فرمایا یالیتہ مات بغیر مولدہ کاش یہ اپنے وطن
مین نہ مرتا کہا کسلئے فرمایا آدمی جب غیر مولد مین مرتا ہے تو اوسکے مولد سے منقطع اثر تک جنت مین
ناپتے ہین رواہ النسائی وابن ماجہ طیبی نے کہا یعنی بقدر اوس مسافت کے قبر
مین فسحت کرتے ہین اور ایک دروازہ طرف جنت کے کہولدیا جاتا ہے انتہی اور حدیث ابن عباس
مین موت غربت کو شہادت فرمایا ہے رواہ ابن ماجہ بیان مین اجر مصائب اور ذکر اہل
مصائب کے رسالہ تسلیۃ المصاب بہت جامع ہے

ذکر تمنای موت کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اگر نیک ہے شاید نیکی زیادہ کرے اور اگر بد ہے شاید بدی سے باز آئے رواہ البخاری انس کا لفظ یہ ہے تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی کسی ضرر کے پہنچنے سے اور اگر بے کئے نہ بنے تو یون کہے اللہم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی متفق علیہ بہت سے جاہل مرد عورت بسبب کسی تکلیف مرض یا مفلسی ونحوہا کے تمنا مرنیکی کرتے ہین اور دعا مانگتے ہین کہ مرجائین اونکو یہ خیال باطل ہوتا ہے کہ مرنیسے یہ تکلیف دور ہوجائیگی یہ نہین جانتے کہ معاملہ برزخ کا اس تکلیف سے کہین بڑھکر ہے ولہذا حدیث جابر مین فرمایا ہے تم تمنا نکرو موت کی ہول مطلع کا سخت ہے آدمی کی سعادت یہ ہے کہ اوسکی عمر دراز ہو اور اللہ اوسکو انابت روزی کرے رواہ احمد مطلع بتشدید طا وفتح لام جای اطلاع کو کہتے ہین مراد اوس سے مطالعہ اہوال آخرت ومواقف قیامت یا امور برزخ یا سکرات موت کا ہے ابوقتادہ کہتے ہین حضرت کا گذر ایک جنازہ پر ہوا فرمایا مستریح ہے یا مستراح منہ کہا یہ کون ہین فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکلیف وایذا سے چھوٹکر طرف رحمت خدا کے استراحت کرتا اور آرام پاتا ہے اور بندہ فاجر سے عباد وبلاد وشجر ودواب راحت پاتے ہین متفق علیہ ۵

تو چنان زی کہ چو میری برہی	نہ چنان گر تو بمیری برہند
چنان بزی کہ اگر خاک شوی کس را	غبار خاطرے از رہگذار ما نرسد

حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے جسنے دوست رکھا اللہ کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اللہ اوسکے ملنے کو اور جسنے ناپسند کیا ملنا اللہ کا ناپسند کرتا ہے اللہ ملنا اوسکا عائشہ نے کہا

کسی اور بی بی نے کہا ہم موت کو مکروہ رکھتے ہین فرمایا یہ بات نہین ہے ولکن جب مومن
کی موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکو اللہ کے رضوان و کرامت کی بشارت دیجاتی ہے اوسدم کوئی
شئی اوسکو محبوب تر اوس چیز سے نہین ہوتی جو اوسکے آگے ہے وہ اللہ کے ملنے کو دوست
رکھتا ہے اور اللہ اوسکے ملنے کو اور کافر کو جب موت آنے لگتی ہے اوسکو اللہ کے عذاب و
عقوبت کی بشارت دیجاتی ہے تب کوئی شئی اوسکو مکروہ تر اوس چیز سے نہین ہوتی جو آگے
اوسکے ہے وہ اللہ کے ملنے کو پسند نہین کرتا اللہ اوسکے ملنے کو مکروہ رکھتا ہے متفق علیہ ۵
روایت عائشہ مین یون آیا ہے کہ الموت قبل لقاء اللہ یعنی پہلے مرنا ہے پھر اللہ سے ملنا

بی فنای خود میسر نیست دیدار شما		می فروشند خویش را اول خریدار شما	

ذکر موت کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بہت یاد کیا کرو ہادم لذات یعنی موت کو رواہ الترمذی
والنسائی وابن ماجۃ ابن عمرو نے رفعاً کہا ہے موت تحفہ ہے مومن کا رواہ البیہقی
فی شعب الایمان یہ اسلئے کہ موت ایک ذریعہ ہے طرف وصول سعادت کبریٰ کے اور
ایک وسیلہ ہے طرف میسر آنے درجۂ علیا کے مرنا گویا انتقال کرنا ہے ایک گھر سے طرف دوسرے
گھر کے سو اگرچہ یہ نقل مکان ظاہر مین فنا و اضمحلال ہے لکن حقیقت مین ولادت ثانی ہے
اور ایک دروازہ ہے منجملہ ابواب جنت کے جس سے جنت مین جاتے ہین اگر موت نہوتی تو جنت
بھی نہوتی بریدہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ مومن پسینے سے ماتھے کے مرجاتا ہے رواہ الترمذی
والنسائی وابن ماجۃ مراد اس سے خفت ہے یا شدت موت حدیث عبید اللہ بن خالد
مین فرمایا ہے کہ موت ناگہانی واسطے کافر کے پکڑنا ہے غضب سے اور واسطے مومن کے رحمت ہے

رواہ سر زین انس کہتے ہین حضرت ایک جوان پر داخل ہوئے وہ موت مین تھا فرمایا تو آپ کو کیسا پاتا ہے اوسنے کہا اللہ سے امید رکھتا ہون اور اپنے گناہون کا ڈر ہے فرمایا مجتمع نہین ہوتا خوف و رجا دل مین کسی بندہ کے ایسی حالت مین مگر دیتا ہے اللہ اوسکو رجا اوسکی اور امن مین رکھتا ہے خوف سے رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی هذا حدیث غریب

ذکر تلقین محتضر و نماز جنازہ کا

حدیث ابو سعید و ابوہریرہ مین فرمایا ہے تلقین کرو اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ رواہ مسلم یعنی اوسکے سامنے کلمہ پڑھو کہ وہ بھی تمسے سنکر کلمہ کہے یا اوسکو کہو کلمہ پڑھ معاذ بن جبل نے رفعاً کہا ہے جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ بہشت مین جائیگا رواہ ابوداؤد اور حدیث معقل بن یسار مین رفعاً آیا ہے کہ پڑھو تم سورۂ یٰسین اپنے مردون پر رواہ احمد و ابوداؤد وابن ماجۃ ظاہر حدیث شامل ہے محتضر و میت دونون کو اور حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ مُردون کو سفید کفن دو رواہ اهل السنن الا النسائی اور حدیث علی مین فرمایا ہے کہ گران قیمت کفن نہ دو رواہ ابوداؤد عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے کہ بہتر کفن حلہ ہے رواہ ابوداؤد یعنی ایک چادر ایک تہمد یہ ادنی درجہ ہوا اور اعلی درجہ تین کپڑے ہین حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے جو شخص ساتھ جنازے کے جاکر دفن تک رہتا ہے وہ دو قیراط اجر لیکر پھرتا ہے ہر قیراط برابر احد کے ہوتا ہے اور جو فقط نماز پڑھ کر چلا آتا ہے وہ ایک قیراط اجر پاتا ہے متفق علیہ زید بن ارقم نے ایک جنازہ پر چار تکبیرین اور ایک پر پانچ تکبیرین کہین پھر کہا حضرت اسی طرح

کرتے تھے رواہ مسلم ابن عباس نے نماز جنازہ مین سورۂ فاتحہ پڑہی اور کہا تم جانلو
کہ یہ سنت ہے رواہ البخاری عوف بن مالک کہتے ہین کہ حضرت نے ایک جنازے پر نماز
پڑہی مینے یہ دعا آپکی یاد کرلی اللهم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم
نزلہ ووسع واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب
الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واہلا خیرا من اہلہ و
زوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر و من
عذاب النار دوسری روایت مین یون ہے وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار یہانتک
کہ مینے تمنا کی کہ وہ مردہ مین ہوتا رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے نہین
مرتا کوئی مسلمان پہر کہڑے ہوتے ہین اوسکے جنازے پر چالیس شخص جو شریک نہین کرتے
ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو لیکن قبول کرتا ہے اللہ شفاعت اونکی حق مین اوس مردے کے رواہ
مسلم عائشہ کا لفظ رفعا یہ ہے نہین ہے کوئی مردہ کہ نماز پڑہے اوسپر ایک جماعت مسلمانون
کی جنکی گنتی سو تک پہنچے اور وہ سب اوسکی شفاعت کرین لیکن اونکی شفاعت حق مین
اوس مردے کے قبول ہوتی ہے رواہ مسلم مراد شفاعت سے دعای مغفرت کرنا ہے
واسطے میت کے یہ حدیث مطلق محمول ہے حدیث مقید پر معلوم ہوا کہ مشرک کی شفاعت
قبول نہین ہوتی ہے انس کہتے ہین ایک جنازہ نکلا لوگون نے اوسپر ثنا کی حضرت نے
فرمایا واجب ہوگئی دوسرا جنازہ نکلا اوسکو برا کہا فرمایا واجب ہوگئی عمر رضی اللہ عنہ نے
پوچہا کیا چیز واجب ہوگئی فرمایا اسکو تمنے اچہا کہا اسکے لئے جنت واجب ہوگئی اوسکو
تمنے برا کہا اوسکے لئے آگ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین متفق علیہ
ایک روایت مین یون ہے کہ مومنین گواہ ہین اللہ کے زمین مین عمر کا لفظ رفعا یہ ہے

جس مسلمان کے لئے چار آدمی گواہی خیر کی دین اللہ اوسکو بہشت مین داخل کرتا ہے ہمنے کہا یا تین آدمی فرمایا اور تین آدمی ہمنے کہا دو فرمایا دو بھی پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا سوال نہین کیا رواہ البخاری مراد ان آدمیون سے وہی لوگ ہین جو لائق شہادت کے ہین جیسے موحد غیر مشرک عائشہؓ کی حدیث مین فرمایا ہے کہ تم بُرا نکہو مُردون کو وہ پہنچ گئے اپنے کئے کو جو آگے بہیجا ہے رواہ البخاری ابن عمرؓ کا لفظ رفعاً یہ ہے تم ذکر کرو خوبیان اپنے مُردون کی اور باز رہو بیان سے اونکی بُرائیون کے رواہ ابوداؤد والترمذی ابوہریرہؓ کہتے ہین حضرت جب نماز جنازہ کی پڑہتے کہتے اللهم اغفر لحینا ومتینا وشاهدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفه علی الایمان اللهم لاتحرمنا اجره ولا تفتنا بعده رواه احمد واهل السنن واثلہ بن الاسقع کا لفظ یہ ہے کہ نماز پڑہی حضرت نے ہمکو لیکر ایک مرد مسلمان پر مینے سُنا آپ کہتے ہین اللهم ان فلان بن فلان فی ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحیم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ دعا مین نام لینا مُردے کا اور اوسکے باپ کا درست ہے اور جونسی دعا کرے وہ جائز ہے لکن وہ دعا ساتھہ اخلاص کے ہو جسطرح کہ حدیث ابوہریرہؓ مین فرمایا ہے اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ حدیث مالک بن ہبیرہ مین فرمایا ہے کہ نہین مرتا کوئی مسلمان پہر نماز پڑہتے ہین اوسپر تین صفین مسلمانون کی لکن اللہ واجب کرتا ہے یعنی واسطے اوس میت کے جنت کو رواہ ابوداود

ذکر دفن وقبر کا

ابوالہیاج اسدی کہتے ہین علیؓ نے مجھسے کہا کہ کیا نہ بہیجون مین تجکو اوس کام پر جسپر مجکو حضرت

نے بھیجا تھا مت باقی چھوڑ کوئی صورت لکن مٹا دے اوسکو اور نہ کوئی قبر بلند مگر برابر کردے اوسکو
یعنی زمین سے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ قبر کو برابر زمین کے رکھے سفیان تمار نے جو یہ کہا ہے
کہ مینے حضرت کی قبر کو مسنّم دیکھا کما رواہ البخاری سو وہ فعل صحابہ کا تھا نہ حکم حضرت کا
حدیث جابر مین نہی آئی ہے قبر پر گچ کرنے اور اوسپر لکھنے اور بیٹھنے سے رواہ مسلم اور
حدیث ابی مرثد غنوی مین نہی فرمائی ہے قبر کے پاس نماز پڑھنے سے رواہ مسلم یہ اسلئے کہ
اسمین مظنہ شرک کا ہے ابن عباس نے سنا کہا ہے کہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے
غیر کے لئے رواہ اهل السنن الاربع واحمد اس سے افضلیت لحد کی شق پر ثابت ہوئی
نہ وجوب لحد بہت شہر ایسے ہین جہان لحد ممکن نہین ہے شق ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے ہشام بن
عمر نے کہا حضرت نے دو دو تین تین شہداء احد کے ایک قبر مین دفن کرائے رواہ احمد واهل
السنن اسی کو گنج شہیدان کہتے ہین ابن عباس نے کہا حضرت کو جانب سر سے قبر مین
رکھا تھا رواہ الشافعی یہ فعل صحابہ کا تھا سنت یہ ہے کہ جانب پائین سے قبر مین اوتارے
ابن عمر کہتے ہین حضرت جب میت کو قبر مین رکھتے کہتے بسم اللہ وباللہ وعلی ملّة
رسول اللہ دوسری روایت مین علی سنتہ رسول اللہ آیا ہے رواہ احمد واهل السنن
حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ مین مرسلاً آیا ہے کہ تین لپ بھر کے دونون ہاتھون سے ڈالے اور
پانی چھڑکا اور کنکریان بچھائین رواہ فی شرح السنة اور حدیث مطلب بن ابی وداعہ
مین آیا ہے کہ عثمان بن مظعون کی قبر پر نزدیک سر کے ایک بھاری پتھر رکھا اور فرمایا اُعلِم
بھا قبر اخی وادفن الیہ من مات من اهلی رواہ ابو داؤد اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے
کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ مالک وابو داؤد وابن ماجۃ یعنی توڑنا
مردے کی ہڈی کا ویسا ہی ہے جیسے کہ توڑنا زندے کی ہڈی کا یعنی گناہ یا تکلیف مین ابن عمر

رفقا کہتے ہین جب مرے کوئی تم مین تو نہ چھوڑ رکھو یعنی بعد دفن کے نزدیک اوسکے سر کے فاتحہ بقرہ اور نزدیک پاؤن کے خاتمہ بقرہ رواہ البیہقی لکن صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے عبدالرحمن بن ابی بکر کا انتقال حبشے مین ہوا تہا یہ ایک موضع ہے عراق مین اونکو مکہ مین لاکر دفن کیا

رواہ الترمذی عن ابن ابی ملیکۃ

ذکر رونیکا مردے پر

حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت انتقال پر ابراہیم اپنے فرزند کے آنکہہ سے روئے متفق علیہ اسی طرح انتقال پر اپنے نواسے فرزند زینب پر جب سعد نے پوچہا تو کہا ھذہ رحمۃ جعلہا اللہ فی قلوب عبادہ فانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء متفق علیہ اسی طرح شدت مرض سعد بن عبادہ پر روئے یہ بہی ابن عمر سے متفق علیہ ہے حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے وہ ہم مین سے نہین جو طمانچے مارے گریبان پہاڑے جاہلیت کا سا بیان کرے متفق علیہ زن ابوموسی سے فرمایا تہا مین بری ہون اوس سے جو سر منڈاوے یا چیخے چلائے یا کپڑے پہاڑے رواہ مسلم حدیث ابو مالک مین نیاحت کو امر جاہلیت سے کہکر فرمایا ہے رواہ مسلم انس کہتے ہین ایک عورت نزدیک قبر کے روتی تہی اوسکو منع کیا اوسنے حضرت کو نہ پہچانا جب کہا کہ حضرت تہے تو وہ آکر عذر کرنے لگی فرمایا انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین اولاد نابالغ کے مرنے پر صبر کرنیسے وعدہ جنت کا فرمایا ہے رواہ البخاری تین بچے مرین یا دو بلکہ ایک بہی عبداللہ بن جعفر کہتے ہین جعفر کے شہید ہونے کی خبر آئی فرمایا آل جعفر کے لئے کہانا طیار کرو وہ مشغول ہین رواہ الترمذی وغیرہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے چہوٹے بچے کیڑے ہین جنت کے اپنے باپ کا دامن

پکڑ کر نہ چھوڑینگے یہانتک کہ بہشت مین لیجائینگے رواہ مسلم واحمد اور حدیث معاذ بن جبل مین رفعاً آیا ہے والذی نفسی بیدہ ان السقط لیجر امہ بسررہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ رواہ احمد یعنی سقط بھی اپنی مان کو اپنی ناف سے گھسیٹ کر جنت مین لیجائیگا جبکہ اوسنے بامید اجر صبر کیا ہوگا رواہ احمد وابن ماجۃ علی کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ سقط جھگڑیگا اپنے رب سے جبکہ اوسکے مان باپ آگ مین جائینگے تب اوس سے کہین گے اچھا اپنے مان باپ کو بہشت مین لیجاوہ ناف سے کھینچکر بہشت مین داخل کریگا رواہ ابن ماجۃ حدیث حسین بن علی مین رفعاً آیا ہے کہ جو مسلمان اپنی مصیبت کو یاد کرکے استرجاع کرتا ہے گو پرانی ہو تو اللہ اوسکو برابر دن مصیبت کے تازہ اجر دیتا ہے رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے تم مین جب تسمہ کسی کی جوتی کا ٹوٹ جائے تو انا للہ الخ کہے کہ یہ بھی ایک مصیبت ہے رواہ البیھقی *

ذکر زیارت قبور کا

حدیث بریدہ مین فرمایا ہے مینے منع کیا تھا تمکو زیارت قبور سے اب تم اونکی زیارت کیا کرو رواہ مسلم ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے اپنی مان کی قبر کی زیارت کی روئے اور رولایا اور فرمایا مینے اپنے رب سے اذن چاہا تھا کہ مین اوسکے لئے استغفار کرون مجھے اذن نہین دیا مینے زیارت قبر کا اذن چاہا مجھے اذن دیا تم زیارت کیا کرو قبرون کی کہ یہ قبرین یاد دلاتی ہین موت کو رواہ مسلم آپکی مان کی قبر درمیان مکہ ومدینہ کے ہے معلوم ہوا کہ زیارت قبر قریب کے درست ہے اگرچہ مومن نہو اور مطلب زیارت سے یہی یاد کرنا موت کا ہوتا ہے بریدہ کہتے ہین حضرت صحابہ کو تعلیم فرماتے کہ جب قبرستان مین جائین تو یون کہین

السلام علیکم اهل الدیار من المومنین والمسلمین وانا انشاء الله بکم للاحقون نسأل الله لنا ولکم العافیة رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ یہ ہے حضرت قبور مدینہ پر گزرے اونکی طرف منہہ کرکے کہا السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب عائشہ کا لفظ یہہ ہے کہ آخر شب مین طرف بقیع کے گئے اور کہا السلام علیکم دار قوم مومنین و اتاکم ما توعدون غدا موجلون وانا انشاء الله بکم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقیع الغرقد رواہ مسلم عائشہ نے پوچھا تھا کہ مین زیارت قبور مین کیا کہون فرمایا کہہ السلام علی اهل الدیار من المومنین والمسلمین ویرحم الله المستقدمین منا والمستاخرین وانا انشاء الله بکم لاحقون رواہ مسلم یہ چار دعائین ہین واسطے زیارت قبور کے جونسی دعا پڑھیگا سنت ادا ہوجائیگی محمد بن نعمان مرسلاً کہتے ہین جسنے زیارت کی اپنے مان باپ کی یا ایک کی اونمین سے دن جمعہ کے بخشے گئے گناہ اوسکے اور لکھا گیا بار رواہ البیھقی حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے لعنت کی ہے زائرات قبور پر رواہ احمد والترمذی وصححہ وابن ماجہ اس سے معلوم ہوا کہ سنیت زیارت قبور کی واسطے مردون کے ہے نہ واسطے عورتون کے اور یہی راجح ہے واللہ اعلم بالجملہ زیارت مسنون یہ ہے کہ مردے کے لئے دعا و استغفار کرے اور موت و آخرت کو یاد کرے باقی رہا مدد مانگنا اہل قبور سے اور پکارنا اونکا اور طلب حوائج کرنا اونسے اور چراغ جلانا قبرون پر اور گنبد بنانا اور چادر ڈالنا اور ہتھیار رکھنا اور کتبہ لکھنا اور پختہ و بلند کرنا اور بوقت زیارت کے طواف کرنا بوسہ دینا یا وہان بیٹھکر مراقبہ کرنا اور فیض باطن حاصل کرنا اور مثل اسکے جیسے کہ عرس وغیرہ ہے سو یہ سب شرک و بدعت و حرام ہے اسکی تفصیل رسائل رد شرک و اثبات توحید مین تفصیلوار

لکھی گئی ہے یہ سب فن رسائل جدیدہ میں وللہ الحمد

ذکر عذاب وثواب قبر کا

حدیث براء بن عازب مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ آیت یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ عذاب قبر مین اوتری ہے مردے سے کہتے ہین من ربک کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے ربی اللہ ونبیی محمد متفق علیہ انس کا لفظ رفعا یہ ہے بندہ جب قبر مین رکھا جاتا ہے اور اوسکے اصحاب چلے آتے ہین تو وہ اونکے جوتون کی آواز سنتا ہے دو فرشتے آکر اوسکو اوٹھا بٹھا لیتے ہین اور کہتے ہین تو کیا کہتا تھا اس شخص کے یعنی حضرت کے بارہ مین وہ کہتا ہے اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ اوس سے کہتے ہین دیکھ اپنی نشست گاہ کو آگ مین اللہ نے اسکے بدل مین تجکو جنت مین جگہہ دی وہ دونون جگہون کو ایک ساتھہ دیکھتا ہے اور منافق و کافر سے جب کہتے ہین کہ تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا ہے تو وہ کہتا ہے لا ادری کنت اقول ما یقول الناس یعنی مین نہین جانتا مین بھی وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اوس سے کہتے ہین لا دریت ولا تلیت یعنی تو نے نہ کچھہ جانا اور نہ کچھہ پڑہا پہر اوسکو لوہے کے موگریون سے مارتے ہین اوسکی چیخ کو ہر پاس والا سنتا ہے سوا ثقلین یعنے جن و انس کے متفق علیہ واللفظ للبخاری دریت سے مراد درایت سنت مطہرہ ہے اور تلیت سے مراد تلاوت قرآن شریف ہے اسلئے کہ انہین کے سمجھنے بوجہنے پڑہنے پڑہانے سے حضرت کی شناخت اور اسلام کی معرفت حاصل ہوتی ہے جو شخص انکے علم و فہم سے محروم ہے وہ ہر خیر سے محروم ہے اور احکام ایمان و اسلام سے جاہل و لہذا حدیث براء بن عازب مین آیا ہے کہ جب فرشتے

اوس سے کہتے ہین کہ تونے کِس طرح جانا کہ یہ اللہ کے رسول ہین تو وہ کہتا ہے قرأت
کتاب اللہ فامنت بہ وصدقت الحدیث رواہ احمد وابو داؤد بطولہ
حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے تم مین جب کوئی مرجاتا ہے تو اوسکو صبح وشام جگہہ اوسکی دکھائی
جاتی ہے اگر جنتی ہے تو جنت کی اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ کی اوس سے کہتے ہین کہ یہ تیری
جگہہ ہے یہانتک کہ اوٹھائے تجکو اللہ دن قیامت کے متفق علیہ حدیث عائشہ مین آیا ہے
کہ حضرت ہر نماز مین عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے متفق علیہ یہ درحقیقت تعلیم تھی امت کو
اسلئے کہ انبیاء علیہم السلام ہر عذاب سے محفوظ ہین ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے
مردے کو جب قبر مین رکھہ چکتے ہین تو دو فرشتے کالے کرنجی آنکھہ والے آتے ہین ایک
کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہین وہ مردے سے کہتے ہین تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا تھا
وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندے و رسول ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ
ورسولہ وہ کہتے ہین ہم جانتے ہین کہ تو یہی کہتا تہا پہر اوسکی قبر کو ستر در ستر گز تک
کشادہ کردیا جاتا ہے پہر قبر مین روشنی کردیجاتی ہے پہر اوس سے کہتے ہین تو سو رہ
وہ کہتا ہے مین اپنے گہر والون کے پاس جاکر خبر کردون وہ کہتے ہین نم کنومۃ العروس
الذی لا یوقظہ الا احب اہلہ الیہ یعنی سو رہ جیسے دولہن سوتی ہے نہین جگاتا
اوسکو مگر بڑا دوستدار اوسکے گہر والون مین مراد شوہر ہے یہانتک کہ اوٹہائے اوسکو اللہ اوسکے
خوابگاہ سے اور اگر منافق ہے تو یون کہتا ہے کہ مینے لوگون کو سنا کچھہ کہتے ہین مینے بہی
اوسی طرح کہا وہ کہتے ہین ہمکو معلوم ہے کہ تو یہی کہتا تہا پہر زمین سے کہا جاتا ہے کہ ملجا
تو اسپر وہ سمٹ جاتی ہے اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین وہ ہمیشہ معذب رہتا ہے
یہانتک کہ اوٹہائے اوسکو اللہ اوسکے خوابگاہ سے رواہ الترمذی حدیث عثمان مین

فرمایا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلون مین سے جسنے اس سے نجات پائی تو ما بعد سہل ہے اور اگر نجات نپائی تو مابعد سخت تر ہے میننے کوئی منظر نہین دیکھا لکن قبر افظع تر ہے اوس سے رواہ الترمذی واستغربہ وابن ماجۃ یعنی قبر سب چیزون سے زیادہ وحشتناک جگہ ہے حدیث جابر مین رفعاً آیا ہے کہ اس بندہ نیک پر قبر تنگ ہوگئی پہان تک کہ اللہ نے اوسکو کشادہ کیا رواہ احمد یعنی حضرت کی تسبیح و تکبیر طویل سے جو اوسکے لئے کی تھی ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے کہا یہ وہ شخص ہے جسکے لئے عرش ہل گیا اور دروازے آسمان کے کھل گئے اور ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے یہ اپنی قبر مین دبو چا گیا پھر کشادگی ہوگئی رواہ النسائی مراد اس سے ضغطہ قبر ہے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کو بھی یہ ضغطہ ہوتا ہے حدیث اسماء بنت ابی بکر مین فرمایا ہے قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال رواہ النسائی معلوم ہوا کہ فتنہ قبر کا نہایت بالغ ہے مثل فتنہ دجال کے جابر نے رفعاً کہا ہے کہ مردہ جب قبر مین جاتا ہے تو اوسکو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ سورج ڈوبتا ہو وہ اپنی آنکھین ملتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین نماز پڑھون رواہ ابن ماجۃ احادیث بیان مین احوال برزخ کے بکثرت آئی ہین اور اس علم مین مستقل کتابین تالیف ہوئی ہین یہ علم لائق مزید عنایت کے ہے اس علم سے ایمان کو قوت ملتی ہے اور اللہ کا ڈر پیدا ہوتا ہے اور آخرت یاد آتی ہے اور مومن اوس دن کے لئے زاد راہ جمع کرتا ہے جسکو یہ علم نہین ہے وہ سخت دل ضعیف الایمان ہے اور ایسے ہی شخص کو گناہ کرنے پر زیادہ جرأت ہوتی ہے اس باب مین رسالہ دواء القلب القاسی بتذکیر الموت للناسی باوجود اختصار واعظ ناصح ہے •

ذکر زکوٰۃ کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسکو اللہ نے مال دیا ہے اور وہ اوسکی زکوٰۃ نہین دیتا تو قیامت کے دن وہ مال اوسکا ایک گنجا سانپ بنایا جائیگا جسکی آنکھون پر دو سیاہ نقطے ہونگے وہ اوسکے گلے کا ہار ہوگا اور اپنے دونون جبڑون سے اوسکو پکڑ کر کاٹے گا پہر کہیگا کہ مین تیرا مال ہون اور تیرا خزانہ ہون پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی ولایحسبن الذین یبخلون الآیۃ رواہ البخاری مراد اس مال سے چاندی سونا گاؤ بکری اونٹ ہے یا وہ غلہ جسپر زکوٰۃ ہے ہے جریر بن عبداللہ نے رفعًا کہا ہے جب آئے پاس تمہارے صدقہ لینے والا تو چاہئے کہ وہ جاوے تسے راضی ہو کر رواہ مسلم عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہین کہ حضرت کے پاس جب کوئی شخص صدقہ لاتا تو کہتے اللہم صل علیہ متفق علیہ مراد صلوٰۃ سے اس جگہہ ترحم لطف ترحیب ہے نہ تعظیم وتکریم قال تعالیٰ خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم وصل علیہم حدیث عدی بن عمیرہ مین فرمایا ہے ہمنے جس شخص کو کسی کام پر مقرر کیا اور اوسنے ہمسے ایک سوئی یا زیادہ چھپا رکھی وہ خیانت ہے دن قیامت کے اوسکو لیکر آئیگا رواہ مسلم حدیث جریر بن عبداللہ مین آیا ہے کہ کچھہ اعراب یعنی گنوار لوگ پاس حضرت کے آئے اور کہا یہ صدقہ لینے والے ہمارے پاس آکر ہمپر ظلم کرتے ہین فرمایا تم اونکو راضی رکھو کہا اگرچہ وہ ہمپر ظلم کرین فرمایا ارضوا مصدقیکم وان ظلموا رواہ ابوداؤد حدیث رافع بن خدیج مین فرمایا ہے کہ عامل صدقہ پر مثل غازی کے ہے راہ خدا مین یہانتک کہ پہر اپنے گہر آئے رواہ ابوداؤد والترمذی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے مقابلہ کیا تھا اور کہا تھا لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ

الحدیث متفق علیہ عن ابی هریرۃ حدیث عائشہ مین فرمایا ہے نہ ملے زکوۃ کسی
مال مین لکن ہلاک کر دیتی ہے اوسکو رواہ الشافعی والبخاری فی تاریخہ یعنی جس
مال کی زکوۃ نہین نکالی جاتی ہے وہ مال برباد ہوجاتا ہے ائمہ ثلثہ کہتے ہین کہ زکوۃ ہر
مال کی اوسی جنس مال سے دینا چاہیے اور دینا اوسکی قیمت کا جائز نہین ہے امام احمد نے
تفسیر خلط زکوۃ کی یون کی ہے کہ کوئی شخص مال زکوۃ کا لیتا ہے اور وہ آسودہ ہے
یا تونگر تو اوسکا مال ہلاک ہوجاتا ہے زکوۃ تو واسطے فقراء کے ہے یہ بات کہ کس مال مین کسقدر
زکوۃ بعد سال تمام کے واجب ہے اسکا بیان رسالہ تعلیم الزکوۃ مین لکھا گیا ہے ربیعہ وغیرہ نے
کہا ہے کہ حضرت نے بلال بن حارث مزنی کو ناحیہ فرع مین معادن قبلیہ بطور جاگیر کے دئے تھے
اون معادن سے سوا زکوۃ کے اور کچھہ لیا نہ جاتا تھا رواہ ابوداؤد یعنی چہارم پیداوار کا
لیا جاتا تھا پس پس حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ فرض کیا حضرت نے زکوۃ فطر کو ایک صاع
گندم وجو سے غلام اور آزاد اور نر و مادہ وصغیر وکبیر پر مسلمانون مین سے اور حکم دیا کہ قبل اسکے
کہ لوگ نماز عید کو باہر نکلین یہ فطرہ دیدو متفق علیہ اور حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ
زکوۃ فطر طہر صیام ہے لغو ورفث سے اور طعمہ ہے مساکین کا رواہ ابوداؤد حدیث
ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ انا لا ناکل الصدقۃ متفق علیہ اور حدیث عبدالمطلب
بن ربیعہ مین ارشاد کیا ہے کہ یہ صدقات میل ہین لوگون کے یہ محمد اور آل محمد کو حلال نہین
رواہ مسلم معلوم ہوا کہ بنی ہاشم پر لینا مال زکوۃ کا حرام ہے اسی طرح ایک ہاشمی دوسرے
ہاشمی کو بھی زکوۃ نہ دے اور حدیث ابو رافع مین فرمایا ہے ان الصدقۃ لا تحل لنا وان
موالی القوم من انفسہم رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی معلوم ہوا کہ
بنی ہاشم کے لونڈی غلامونکو بھی زکوۃ لینا حلال نہین ہے ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے حلال نہین ہے

صدقہ کسی غنی اور صحیح الاعضا کو رواہ احمد و اہل السنن ابن عدی کا لفظ یہ ہے کہ
لاحظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب رواہ ابوداؤد والنسائی اور حدیث عطا
بن یسار مین آیا ہے کہ پانچ شخصون کو صدقہ لینا درست ہے ایک غازی راہ خدا مین دوسرا
عامل صدقہ پر تیسرا قرضدار چوتھا وہ شخص جسنے اپنے مال سے خرید کیا پانچوان وہ شخص جسکا
کوئی ہمسایہ مسکین تھا اوسکو کسینے صدقہ دیا اوس مسکین نے غنی کو بطور ہدیہ کے دیا
رواہ مالک و ابوداؤد دوسری روایت مین ذکر مسافر کا بھی آیا ہے لیکن جبکہ یہ
لوگ بنی ہاشم نہون زیاد بن حارث کہتے ہین ایک شخص نے آکر حضرت سے صدقہ مانگا
فرمایا ان اللہ لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیہا ھو
فجزأھا ثمانیۃ اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک رواہ ابوداؤد
بیان ان مصارف ہشتگانہ زکوٰۃ کا قرآن شریف مین آیا ہے اور رسالہ بذل المنفعہ مین
تفصیل اوسکی لکھی گئی ہے اس زمانہ پر آشوب مین اکثر لوگ زکوٰۃ نہین دیتے اگرچہ منکر
فرضیت زکوٰۃ کے نہین ہین انکا حکم وہی مانعین زکوٰۃ کا حکم ہے پھر جو شخص زکوٰۃ
دیتا ہے وہ قید مصارف ہشتگانہ کی نہین رکھتا یہ بھی ایک معصیت عظمیٰ ہے پھر جو لوگ
زکوٰۃ لیتے ہین اکثر اونمین مصرف زکوٰۃ نہین ہین اور جس مال کی زکوٰۃ دیتے ہین غالباً وہ
حلال بھی نہین ہوتا یہ ایک دوسرا وبال ہے غرضکہ اس فرض کی عمل درآمد مین سخت فتور
پڑگیا ہے دین کے کام اول تو ہوتے نہین اور اتفاقاً اگر کوئی کام ہوتا ہے تو مطابق
صورت شرعی کے نہین ہوتا اس صورت مین وہ عمل لائق اعتبار و قبول کے نہین ٹھیرتا
اصل قبولیت اعمال مین دو چیزین ہین ایک اخلاص کہ سوا خدا کے کوئی دوسرا مقصود
نہو دوسرے صواب کہ طریقۂ سنت پر واقع ہو نہ طریقۂ غیر ماثور پر جبتک یہ دو باتین جمع نہین ہوتین

عمل درجۂ قبول تک نہین پہنچتا۔

ذکر سوال کا

حدیث قبیصہ مین رفعاً آیا ہے کہ حلال نہین ہے سوال مگر تین شخصون کو ایک وہ شخص جسپر
کوئی بار آگیا ہے اوسکو سوال کرنا درست ہے یہانتک کہ اوسکو پا کر رک جائے دوسرا
وہ شخص کہ اوسکو کوئی آفت پہنچے جس سے اوسکا مال تباہ ہوگیا وہ سوال کرے یہانتک کہ
بقدر گذران کے پالے تیسرا وہ شخص جو فاقہ کش ہے جب تین آدمی عقلمند اوسکی قوم
کے کہڑے ہوکر یہ بات کہین کہ ہان اسکو فاقہ ہے تو اوسکو سوال کرنا درست ہے یہانتک کہ
بقدر گذر اوقات کے پالے اِنکے سوا سوال کرنا حرام مال کا کھانا ہے جسکو یہ سائل کھاتا ہی
رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے سوال کیا لوگون سے اونکے مال کا اسلئے کہ
مال جمع کرے تو وہ ایک چنگاری کا سوال کرتا ہے اب چاہے کم کرے یا زیادہ رواہ مسلم
یعنی سوال کا مال آگ جہنم کی ایک چنگاری ہوتی ہے جسکو وہ سائل مانگتا ہے معاویہ
رفعاً کہتے ہین تم جہپٹ کر مت مانگو واللہ کوئی تم مین مجھسے کچھہ نہین مانگتا پھر مین اوسکو
نکال کر دیتا ہون اور جی مین ناخوش ہوتا ہون پہر اوس عطا مین کچھہ برکت اوسکے لئے ہو
رواہ مسلم یعنی وہ مال جو سائل کو معطی سے ناخوشی سے دیتا ہے وہ بے برکت ہوتا ہے
حدیث زبیر بن عوام مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی تم مین اپنی رسی لیکر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی
پیٹھہ پر لاد کر لائے اور اوسکو بیچکر اپنی آبرو بچالے یہ بہتر ہے واسطے اوسکے اس بات
سے کہ لوگون سے سوال کرے وہ اوسکو دین یا نہ دین رواہ البخاری حکیم بن حزام
سے فرمایا تہا الید العلیا خیر من الید السفلی متفق علیہ یعنی اوپر کا ہاتھہ نیچے کے

ہاتھہ سے بہتر ہے یعنی سائل سے معطی بہتر ہوتا ہے ابن عمر نے رفعاً کہا ہے الید العلیا ھی
المنفقۃ والسفلی ھی السائلۃ متفق علیہ عمر بن خطاب کہتے ہین حضرت مجکو کچہہ عطا کرتے
مین کہتا اوسکو دو جو مجہسے زیادہ تر محتاج ہے فرماتے تو اسکو لیکر متمول ہو اور صدقہ کر جو مال
پاس تیرے آئے اور تو اوسکی تاک مین نہین ہے اور نہ اوسکا سائل تو تو لے لے اور جو نہ آ
اوسکے پیچہے اپنی جان کو نہ لگا متفق علیہ حدیث سمرہ بن جندب مین فرمایا ہے کہ صاحب
سلطنت سے مانگے یا امر ضروری مین رواہ ابو داود والترمذی والنسائی ابن مسعود
کی حدیث مین آیا ہے کہ حضرت سے کہا تہا غنا کیا ہے فرمایا پچاس درہم یا اوتنی قیمت کا سونا
رواہ اھل السنن والدارمی سہل بن حنظلہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت سے کہا کون غنا ہے کہ اوسکے ہوتے
ہوئے سوال کرنا بچا ہے فرمایا بقدر طعام صبح وشام کے دوسری روایت یون ہے کہ ایک
دن رات کی سیر شکمی رواہ ابو داؤد یہ تحدید باختلاف احوال اشخاص ہے حدیث عطا
بن یسار مین فرمایا ہے جسنے سوال کیا اور اوسکے پاس ایک اوقیہ ہے یا برابر ایک اوقیہ کے
اوسکا سوال الحاف ہے رواہ مالک وابو داؤد والنسائی گویا یہ حد ہے چمٹ کر
مانگنے کی اور اوپر گذر چکا کہ سوال الحاف مین برکت نہین ہوتی ہے بالجملہ حدیثون مین
مذمت سوال وگدائی اور بہیک مانگنے کی بہت آئی ہے اور فرمایا ہے کہ قیامت مین سائل
بے آبرو ہوگا ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے جسکو فاقہ پہنچا اور اوسنے لوگون سے سوال کیا
اوسکی فاقہ کشی بند نہین ہوتی اور جسنے اللہ سے سوال کیا قریب ہے کہ اوسکو اللہ غنی کر دیگا
یا وہ جلد مریگا یا دیر مین غنی ہو جائیگا رواہ ابو داؤد والترمذی معلوم ہوا کہ مر جانا بہتر
ہے سوال کرنیسے یا اللہ اوسکا فاقہ دور کر دیگا ابن الفراسی نے حضرت سے کہا تہا کہ کیا مین سوال
کرون فرمایا نہین اور اگر بے سوال کئے نہ بنے تو صالحین سے مانگ رواہ ابو داؤد والنسائی

یہ اسلئے کہ صالح سوال کو رد نکریگا اور اوسکا مال بھی حلال ہوگا عمر نے رفعاً کہا ہے تجھکو جب کوئی
شئے بے مانگے ملے تو لیلے کہا اور صدقہ کر رواہ ابو داؤد علی مرتضی نے ایک شخص کو
دن عرفہ کے لوگون سے سوال کرتے دیکھا کہا اسدن اور اسجگہ مین تو غیر اللہ سے مانگتا ہے
اور اسکو درہ سے مارا رواہ رزین حدیث ثوبان مین فرمایا ہے کون ذمہ دار ہوتا ہے مجھسے
اس بات کا کہ لوگون سے کسی شئے کا سوال نکرے مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لئے جنت
کا ثوبان نے کہا مین پھر اونھون نے لوگونسے کبھی کوئی شئے نہ مانگی رواہ ابو داؤد
والنسائی ابوذر کہتے ہین حضرت نے مجھکو بلایا اور یہ شرط کی کہ تو کسی شخص سے کچھہ نہ مانگنا
مینے کہا بہتر فرمایا اپنا کوڑا تک بھی اگر گر پڑے تو تو خود اوتر کر اوٹھا لینا رواہ احمد معلوم
ہوا کہ سوال دو طرح پر ہوتا ہے ایک کسی سے کچھہ چیز اوسکی مانگنا دوسرے اپنے کام کر دینے
کا سوال کرنا کہ کوڑا اوٹھا دو یا سامان لا دو یا مثل اسکے اس پچھلے سوال کے ترک کرنے
پر کفالت بہشت کی فرمائی ہے واللہ الحمد اس زمانہ مین لوگون نے بالکل شرم چھوڑ دی ہے
جسکو دیکھو وہ سائل ہے اور باوجود غنا کے بھیک مانگتا ہے اور پھر بقدر ضرورت پیسہ پر
قناعت نہین کرتا

ذکر فضل انفاق و کراہیت امساک کا

حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے ای ابن آدم اگر خرچ کرے تو وہ مال جو زیادہ ہے تو یہ بہتر ہے
تیرے لئے اور اگر روک رکھیگا تو اوسکو تو یہ برا ہے تیرے لئے اور کفاف پر تجھکو ملامت
نہین ہے اور شروع کر تو عیال سے رواہ مسلم دوسرے لفظ انکا رفعاً یہ ہے ایک شخص نے
کہا ای رسول خدا کون صدقہ بہت بڑا اجر رکھتا ہے فرمایا ان تصدق وانت صحیح

شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی یعنی صدقہ دے تو اور تو تندرست و بخیل ہو فقر سے ڈرتا اور غنا کی امید رکہتا ہو اور اتنی دیر نکر کہ جب جان گلے مین پہنچے تب تو کہے کہ فلان کو اتنا اور اور فلان کو اتنا وہ تو اوسکا ہو ہی چکا ہے متفق علیہ ابوذر کہتے ہین حضرت سایہ کعبہ مین بیٹھے تہے مین آیا مجہے دیکہہ کر فرمایا وہی زیان کار ہین قسم ہے رب کعبہ کی مینے کہا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون وہ کون ہین فرمایا یہی بڑے مالدار مگر جسنے دیا داہین بائین سامنے پیچہے سے اور ایسے لوگ تہوڑے ہین متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے دور ہے آگ سے بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے آگ سے البتہ جاہل سخی دوست تر ہے اللہ کو عابد بخیل سے رواہ الترمذی حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے اگر صدقہ دے آدمی اپنی حیات مین ایک درہم یہ بہتر ہے اس سے کہ صدقہ دے سو درہم وقت موت کے رواہ ابوداؤد ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین ہر دن جبکہ بندے صبح کرتے ہین دو فرشتے اوترتے ہین ایک کہتا ہے اللھم اعط منفقا خلفا دوسرا کہتا ہے اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ یعنی ایک سخی کو دعا دیتا ہے دوسرا بخیل کو بد دعا کرتا ہے دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے قال اللہ تعالی انفق یا ابن آدم اُنفق علیک متفق علیہ حدیث مین فرمایا ہے دو خصلتین ہین کہ مومن مین جمع نہین ہوتین بخل و بدخلقی رواہ الترمذی ابوبکر صدیق کا لفظ رفعًا یون ہے کہ نہ جائیگا جنت مین مکار و بخیل اور احسان رکہنے والا رواہ الترمذی اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بدترین اشیاء آدمی مین شح ہالع اور جبن خالع ہے یعنی بخل شدید اور کم ہمتی سخت رواہ ابوداؤد حدیث ابوہریرہ مین ذکر ایک شخص کا آیا ہے جسنے اپنا صدقہ ایکبار چور کو اور دوسری بار زانیہ کو اور تیسری بار

آسودہ آدمی کو دیا تھا یعنی ناواقفی سے جب لوگون نے اِس بات کا چرچا کیا اوسنے کہا
اللھم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی اوس سے کہا گیا کہ تیرا صدقہ چور
پر ہوا شاید وہ چوری سے باز رہے اور زانیہ زنا سے اور غنی عبرت پکڑے اور خود بھی خرچ
کرے متفق علیہ بطولہ معلوم ہوا کہ جو صدقہ اخلاص نیت سے دیا جاتا ہے اگر
غلطی سے وہ کسی غیر مستحق کو پہنچتا ہے تو بھی متصدق کو اجر ملتا ہے اور غیر مستحق کے حق
مین بھی کبھی نافع ہوجاتا ہے حدیث طویل ابوہریرہ مین ایک قصہ کوڑہی اور گنجے اور اندہے
کا بنی اسرائیل مین سے آیا ہے کہ اللہ نے اونکا امتحان لیا حسب خواہش اونکے کوڑہی
اچھا کرکے خوبصورت خوش رنگ بنادیا اور اوسکو اونٹ یا گاو دے اسی طرح گنجی کو عمدہ
بال اور گاو بخشی اور اندہے کو آنکھین اور بکریان دین یہانتک کہ ہر ایک کے مال سے ایک
ایک جنگل بھر گیا پہر وہی فرشتہ جسنے اپنا ہاتھہ انپر پھیرا تھا اور یہ اچھے خاصے ہوگئے تھے
ہر ایک کے پاس انمین سے اوسیکی شکل اول مین آکر سائل ہوا اور کہا جس اللہ نے تجھکو
ایسا کردیا ہے اوسکے نام پر کچہہ مجھکو بھی دے کہ مین مسکین اور مسافر ہون اور گھر تک
نہین پہنچ سکتا کوڑہی نے کہا حقوق بہت ہین اوسنے کہا مین تجھکو پہچانتا ہون تو
ابرص تھا اور فقیر اللہ نے تجھکو یہ مال دیا کہا یہ مال تو پشت ہا پشت سے مجھکو ملا ہے اوسنے
کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھکو پہر ویسا ہی کردے اسی طرح گنجے سے برتاو ہوا اوسکو
بھی بددعا دی پہر اندہے کے پاس آکر وہی گفتگو کی اوسنے کہا مین اندہا تھا اللہ نے مجھکو
بینا کردیا تو جتنا چاہے لیجا آج مین تجھکو نروکونگا کسی شئے مین فرشتے نے کہا تو اپنا
مال اپنے پاس رکھہ فانما ابتلیتم فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک
متفق علیہ بطولہ یعنی تمہارا امتحان ہوا تجھسے اللہ راضی رہا اور اون دونون سے

خفا ہوا اُمّ بجید نے حضرت سے کہا مسکین ہمیرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے مین شرم کرتی
ہون کہ گھر مین اوسکے دینے کو کچھہ نہین پاتی فرمایا دے اوسکے ہاتھہ مین اگرچہ ایک سم سوختہ
ہو رواہ احمد وصححہ الترمذی معلوم ہوا کہ گدا کو خالی ہاتھہ نہ پھیرے کچھہ نہ کچھہ دیدے
اگرچہ بے حقیقت و حقیر و یسیر چیز ہو سلف ہر روز صدقہ دیتے تھے اگرچہ ایک گرہ پیاز
کی یا ایک ڈلی نمک کی ہوتی کوئی دن صدقہ سے خالی نہ چھوڑتے حدیث ابن عباس مین
فرمایا ہے کیا مین خبر نہ دون تمکو بدتر درجے والے لوگون کی کہا ہان فرمایا الذی یسئل
باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد یعنی جس سے اللہ کا نام لیکر مانگین اور اوسکو کچھہ نہ دیا جائے
اس زمانے مین یہ بہت ہوتا ہے کہ سائل باللہ کو نہین دیتے لیکن کچھہ تو دینا چاہیے سائلین
نے یہ عادت کرلی ہے کہ جب کم بخت مانگتے ہین تو یہی کہتے ہین کہ للہ فی اللہ برائے خدا
ہمکو دو اگرچہ اونپر سوال کرنا حرام ہوتا ہے یعنی بسبب موجود ہونے طعام صبح و شام
کے آپ بہی ڈوبتے ہین اور دوسرون کو بھی بدترین خلق بناتے ہین حدیث علی مین
فرمایا ہے بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاہا رواہ رزین یعنی جلدی کرو
صدقہ دینے مین بلا اوس سے آگے نہین بڑہتی مطلب یہ ٹھیرا کہ صدقہ رد بلا ہوتا ہے
واللہ الحمد تجربے نے اسکی شہادت دی ہے دوسری چیز دافع بلا دعا ہے جبکہ غفلت سے نہو

بیان فضل صدقے کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے صدقہ دیا برابر ایک دانہ تمر کے پاک کمائی سے اور اللہ قبول
نہین کرتا مگر پاک کمائی تو لیتا ہے اللہ اوسکو اپنے دست راست سے پھر پالتا ہے اوسکو واسطے
صاحب صدقہ کے جسطرح کہ پالتا ہے کوئی تم مین اپنے بچھیرے کو یہانتک کہ ہوجاتا ہے

برابر پہاڑ کے متفق علیہ دوسر الفظ انکا رفعًا یہ ہے جسنے خرچ کیا ایک جوڑا کسی شئی
کا اشیار مین سے راہ خدا مین وہ بلایا جائیگا ابواب جنت سے جنت کے دروازے ہین یعنی آٹھہ
سو جو کوئی نمازی ہے وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو کوئی جہادی ہے وہ
باب الجہاد سے اور جو کوئی اہل صدقہ ہے وہ باب الصدقہ سے اور جو کوئی روزہ دار ہے
وہ باب الریان سے ابو بکر نے کہا کچھہ ضرورت نہین اوسکو جو کہ سب دروازون سے پکارا
جائے بھلا کوئی سب دروازون سے بھی بلایا جائیگا فرمایا ہان مین امید کرتا ہون کہ تو
اونہین مین ہو متفق علیہ معلوم ہوا کہ ہر عمل صالح کا ایک دروازہ ہے جسپر جو نسا عمل
غالب ہوگا وہ اوسی عمل کے دروازے سے بلایا جائیگا اور جسپر سب اعمال صالحہ یکسان
غالب ہونگے وہ سب ابواب سے پکارا جائیگا وللہ الحمد تیسر الفظ مرفوع یہ ہے کہ حضرت
نے پوچھا آجکے دن کون روزہ دار ہے ابو بکر نے کہا مین فرمایا آجکے دن کون ساتھہ
جنازے کے گیا ابو بکر نے کہا مین فرمایا آجکے دن کسنے مسکین کو کھلایا ابو بکر نے کہا
مینے فرمایا آج کسنے بیمار کی عیادت کی ابو بکر نے کہا مینے فرمایا جمع نہین ہوتین یہ خصلتین
کسی شخص مین مگر وہ جنت مین جاتا ہے رواہ مسلم یعنی اجتماع ان خصال کا ایک دن
مین موجب ہے دخول جنت کو بلا محاسبہ ورنہ مجرد ایمان بھی واسطے دخول کے کفایت
کرتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو حدیث جابر و حذیفہ
مین فرمایا ہے کہ ہر معروف صدقہ ہے متفق علیہ ابوذر رفعًا کہتے ہین تو کسی معروف
یعنی نیکی کو حقیر نہ جان اگرچہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ روئی رواہ مسلم یعنی
یہ بھی ایک نیکی و صدقہ ہے طیبی نے کہا معروف کہتے ہین ہر طاعت خدا اور احسان
الی الناس کو منجملہ معروف کے ایک نصفت و حسن صحبت ہے ساتھہ اپنے اہل و غیرہم کے
تمام

اور لوگون سے ہشاش بشاش ملنا ابو موسی رفعاً کہتے ہین ہر مسلمان پر صدقہ ہے کہا اگر نپائے فرمایا اپنے ہاتھون سے کام کرے یعنی کچھہ کمائے اپنی جان کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے کہا اگر نہ کرسکے یا نکرے فرمایا کسی حاجتمند حیران کی مدد کرے کہا اگر یہ بھی نکرے فرمایا خیر کا حکم کرے کہا یہ بھی اگر نکرے فرمایا شر سے باز رہے کہ یہ بھی صدقہ ہے متفق علیہ اللہ کے احسان کی کچھہ نہایت نہین ہے مسلمان کی ہر بات معروف ہے ہر کام اوسکا ہمراہ نیت صالحہ کے صدقہ ٹھیرتا ہے ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین ہر جوڑ پر آدمی کے ایک صدقہ ہے ہر دن جسمین سورج نکلتا ہے عدل کرنا درمیان دو شخصون کے صدقہ ہے کسی کے جانور پر بار لادنے مین مدد کرنا یا متاع کا اوٹھا دینا صدقہ ہے اچھی بات کہنا صدقہ ہے ہر قدم جس سے طرف نماز کے چلتا ہے صدقہ ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے صدقہ ہے متفق علیہ حدیث عائشہ مین فرمایا ہے ہر انسان تین سو ساٹھہ جوڑ پر پیدا ہوا ہے جسنے تکبیر تحمید تہلیل تسبیح استغفار کی اور لوگون کی راہ سے کوئی پتھر یا کانٹا یا ہڈی دور کردی یا کسی نیکی کا حکم کیا اور کسی منکر سے منع کیا برابر اس عدد تین سو ساٹھہ کے وہ اوسدن چلتا ہے اور اوسنے اپنی جان کو آگ سے سرکا دیا رواہ مسلم حدیث ابوذر مین فرمایا ہے تمہاری جماع یا شرمگاہ مین صدقہ ہے کہا وہ تو اپنی شہوت نکالتا ہے اور اوسمین اوسکو اجر ملتا ہے فرمایا بھلا اگر وہ اوس شہوت کو حرام مین صرف کرتا تو کچھہ گناہ ہوتا اسی طرح جب اوسکو حلال مین صرف کیا تو اب اوسکے لئے اجر ہوگا رواہ مسلم یعنی اسکے ضمن مین تحصین فرج اور ادا رحق زوجہ و طلب ولد صالح ہے اور یہ امور بذاتہا صدقات و قربات ہین انس کا لفظ رفعاً یہ ہے نہین لگاتا کوئی مسلمان کوئی درخت یا کھیتی کرتا ہے پھر اوس سے انسان یا پرندیا بہائم کچھہ

کھاتے ہین لکن یہ کام اوسکے لیئے صدقہ ہوتے ہین متفق علیہ مسلم کا لفظ جابر سے یہ ہے
کہ جو کچہہ اوسمین سے چورہی گیا وہ بھی صدقہ ہے انتھٰی یہ ساری خوبی اسلام کی ہے کہ
مسلمان کا ہر فعل وعمل عبادت ہوتا ہے ورنہ کافر کی کوئی نیکی بہی کیسی ہی عمدہ اور اعلیٰ درجہ
کی کیون نہو کچہہ نفع اوسکو نہین دیتی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ایک عورت حرامکار
بخشدی گئی اوسکا گزر ایک کتے پر ہوا تھا جو برلب چاہ مارے پیاس کے زبان نکالے
مراجاتا تھا اس عورت نے اپنا موزہ اوتار کر اور اپنی اوڑہنی مین باندہکر پانی نکالا اور اوسکو
پلایا اللہ نے اس بات پر اوسکو بخشدیا صحابہ نے کہا کیا ہمکو بہائم مین بھی اجر ملتا ہے فرمایا
فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ یعنی ہر جگر تر مین اجر ہے مراد جگر تر سے
حیوان ہے ہر جانور کے کھلانے پلانے مین اجر ملتا ہے مگر وہ جانور جسکے قتل کا حکم ہے
جیسے سانپ بچہو اور وہ جو دوسری حدیث مین آیا ہے کہ لا یاکل طعامک الا تقی
کہ نہ کھائے تیرا کھانا مگر مرد پرہیزگار سو مراد اوس سے طعام دعوت ہے نہ حاجت ابن ملک
نے کہا حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ گناہ کبیرہ بے توبہ بھی بخشدیا جاتا ہے یہی مذہب
ہے اہل سنت کا بعض نے کہا حدیث مین تمہید ہے قاعدۂ خیر کی اگرچہ یسیر و حقیر و قلیل ہو
ابن عمر و ابوہریرہ کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی گئی ایک عورت ایک بلی کے پیچھے
اوسکو باندہ رکہا یہانتک کہ بہوک سے مرگئی نہ اوسکو کہلایا اور نہ چھوڑ دیا کہ وہ زمین
کے کیڑے مکوڑے کھاتی متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ ایک مرد
کا گزر ایک شاخ درخت پر ہوا جو راہ مین تھی اوسنے کہا مین اس شاخ کو مسلمانون
کی راہ سے الگ کردونگا تاکہ یہ اونکو ایذا نہ دے وہ شخص جنت مین داخل کیا گیا متفق
علیہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ مجرد نیت پر اوسکی مغفرت ہوئی مگر دوسرا لفظ انکا رفعاً یون ہے

کہ دیکھا مینے ایک شخص کو کہ وہ جنت مین لوٹ پوٹ رہا ہے بسبب ایک درخت کے جسکو
اوسنے کاٹ ڈالا تھا راہ سے وہ لوگون کو ایذا دیتا تھا رواہ مسلم ان حدیثون سے
اللہ تعالیٰ کی نکتہ نوازی اور نکتہ چینی ثابت ہوتی ہے کہ چاہے ادنی بات پر پکڑ لے
اور چاہے ادنیٰ بات پر بخشدے لکن پکڑ گناہ ہی پر ہوتی ہے گو صغیرہ ہو اور مغفرت حسنہ پر ہوتی ہے
جو ہے ذراسی خیر پر بھی بخشدیتا ہے ابو برزہ نے حضرت سے کہا تھا مجھے کوئی ایسی بات
بتاؤ جس سے مجھے نفع ہو فرمایا دور کر ایذا کی چیز کو مسلمانون کی راہ سے رواہ مسلم
اِس سے معلوم ہوا کہ راہ کا صاف کرنا سنگ وخار وغیرہ اشیاء موذیہ سے اور بنانا
سٹرکون کا واسطے آرام اہل اسلام کے منجملہ اسباب مغفرت کے ہے عبد اللہ بن سلام
رفعاً کہتے ہین اے لوگو پھیلاؤ سلام کھلاؤ طعام کرو صلہ ارحام نماز پڑھو رات کو اور لوگ
سوتے ہون داخل ہو تم جنت مین سلامتی سے رواہ الترمذی وابن ماجۃ
والدارمی حدیث دلیل ہے اِس بات پر کہ یہ چارون کام منجملہ اسباب دخول جنت کے ہین
انس کی حدیث مین رفعاً آیا ہے کہ صدقہ بجھا دیتا ہے رب کے غضب کو اور دور کرتا ہے
بری موت کو رواہ الترمذی مراد بری موت سے وہ حالت بد ہے جو وقت مرنیکے
ہوتی ہے جسکا انجام کفران نعمت ہوتا ہے جیسے آلام واوجاع جنکی وجہ سے آدمی
جزع فزع کرتا ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل ہوجاتا ہے اور جیسے مرگ ناگہان اور
ہر امر شاغل ذکر اللہ سے جو موذی طرف سوء خاتمہ کے ہو اعاذنا اللہ منہ یہ نفع
صدقے کا کہ سوء خاتمہ کا دافع ہے افضل منافع ہے اگر صدقہ دینے مین کوئی فضیلت
ومنفعت نہوتی مگر یہی دفع میتۃ السوء تو کفایت کرتی حدیث جابر مین اسکو بھی صدقہ
ٹھیرایا ہے کہ کوئی شخص اپنے ڈول سے دوسرے کے برتن مین پانی ڈالدے رواہ احمد

والترمذی اور حدیث ابوذر مین فرمایا ہے کہ تبسم کرنا تیرا روبرو تیرے بھائی کے اور گم
کردہ راہ کو راہ پر لگا دینا اور اندہے کی نصرت کرنا صدقہ ہے رواہ الترمذی واستغربہ
سعد بن عبادہ نے کہا تھا ای رسول خدا سعد کی مان مر گئی کونسا صدقہ افضل ہے
فرمایا پانی اونہون نے ایک کنوان کہدوایا اور کہا ھذہ لام سعد رواہ ابوداؤد
والنسائی معلوم ہوا کہ مردے کی طرف سے صدقہ کرنا درست ہے اور بہتر صدقہ پانی ہے اسلئے کہ
اسکا نفع امور دنیا و دین مین عام ہے خواہ کنوان ہو یا تالاب یا نہر یا حوض یا سبیل یا سقایہ
حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے جس مسلمان نے کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنایا اللہ اوسکو
جنت کا لباس سبز پہنائیگا اور جس مسلمان نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا
اللہ اوسکو جنت کے پھل کھلائیگا اور جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا اللہ
اوسکو شراب مہر زدہ پلائیگا رواہ ابی داؤد والترمذی معلوم ہوا کہ ننگے کو
پہنانا بھوکے کو کھلانا پیاسے کو پلانا افضل صدقات وانفع خیرات واکرم مبرات ہے
شراب مہر زدہ سے مراد بادۂ ناب ہے نفیس شئی کو بوتل مین بند کرکے مہر لگا دیتے
ہین اور وہ خاص لوگون کو ملتی ہے فاطمہ بنت قیس رفعاً کہتی ہین کہ ان فی المال
حقا سوی الزکواۃ پھر یہ آیت پڑھی لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق
والمغرب الآیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی مال کا حق یہ ہے کہ
سائل کو محروم نہ پھیرے اور قرضخواہ کو اور متاع بیت کو مستعیر سے نہ روکے جیسے دیگ
یا رکابی ونحوہا آیت سے استشہاد یون فرمایا کہ اللہ تعالی نے اولا ان وجوہ کو ذکر کیا
پھر زکوۃ کا دینا فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ مال مین زکوۃ کے سوا اور بھی حق ہے سوا ایک
حق تو وہ ہوتا ہے جو اللہ نے بندے پر واجب کیا ہے اور دوسرا حق وہ ہے

جو خود بندہ اپنی جان پر التزام کرلیتا ہے جس سے وہ صفت بخل سے محفوظ رہے
بُہَیسَہ کے باپ نے حضرت سے کہا تھا وہ کون شئی ہے جسکا منع کرنا درست نہین فرمایا پانی پھر بھی
پوچھا فرمایا نمک تیسری بار یہ جواب دیا کہ تو جو خیر کا کام کریگا وہ تیرے لئے بہتر ہے رواہ
ابو داؤد عائشہ کہتی ہین ایک بکری ذبح کی تھی حضرت نے پوچھا اوسمین سے کیا
باقی رہا کہا کچھہ نہین مگر یہی کتف فرمایا بھی کلھا غیر کتفھا رواہ الترمذی
وصححہ یعنی جو گوشت اوسکا صدقہ مین دیا وہ باقی رہا اور جو تیرے پاس باقی رہا وہ
باقی نہین رہی یہ اشارہ ہے طرف اِس آیت کے ما عندکم ینفد وما عند اللہ
باق حدیث انس مین فرمایا ہے کہ فرشتون نے اللہ سے پوچھا تیری مخلوق مین کون
چیز بہت سخت ہے فرمایا پہاڑ اور اوس سے زیادہ لوہا اور لوہے سے بڑھکر آگ اور آگ
سے بڑھکر پانی اور پانی سے زیادہ ہوا اور ہوا سے بڑھکر وہ صدقہ جسکو داہنے ہاتھہ سے
اور بائین سے چھپا یا رواہ الترمذی بطولہ واستغربہ حدیث ابوذر مین
رفعاً آیا ہے جو مسلمان ہر مال مین سے ایک جوڑا راہ خدا مین دیتا ہے جنت کے سارے دربان
اوسکا استقبال کرکے پکارینگے کہ ادہر آؤ کہا یہ کیونکر فرمایا اگر اونٹ ہین تو دو شتر دے گاؤ
ہین تو دو گاؤ دے رواہ النسائی اِسی طرح حکم ہر اعلیٰ ادنیٰ چیز کا ہے جیسے دو روپے
یا دو پیسے یا دو کپڑے یا دو روٹی یا دو جوتی یا دو ٹوپی ونحوہا حدیث مرثد مین بعض اصحاب
سے رفعاً آیا ہے کہ مومن کا سایہ دن قیامت کے اوسکا صدقہ ہوگا رواہ احمد
ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے جس نے توسیع کی اپنے عیال پر دن عاشورا کے نفقہ مین
وسعت دیتا ہے اللہ اوسکو باقی سال مین سفیان ثوری نے کہا انا قد جربناہ فوجدناہ
کذلک رواہ رزین والبیہقی فی شعب الایمان عنہ وعن ابی ھریرۃ وابی سعید

وجابرو ضعفہ عراقی کہتے ہین اس حدیث کے کئی طریق ہین بعض صحیح اور بعض شرط مسلم پر انتہیٰ ابوذر نے حضرت سے کہا تہا صدقہ کیا ہے یعنی اوسکا ثواب کتنا ہے فرمایا اضعاف مضاعف ہے اور نزدیک اللہ کے مزید ہے رواہ احمد +

ذکر افضل صدقات کا

ابوہریرہ وحکیم بن حزام کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو پشت تونگری سے ہو اور شروع کر تو عیال سے رواہ البخاری ورواہ مسلم عن حکیم وحدہ یعنی جو عیال پر خرچ ہوکر بچے وہ صدقہ کرے نہ ایسا صدقہ کہ سب دیکر آپ فقیر ہوجائے حدیث ابی مسعود مین فرمایا ہے کہ مسلمان جب کوئی نفقہ کرتا ہے اپنے اہل پر اور امید اجر کی رکہتا ہے تو یہ نفقہ اوسکے لئے صدقہ ہوتا ہے متفق علیہ یعنی جو کچہہ جورو بچون کے کہانے پہننے وغیرہ مصارف مین اوٹہتا ہے وہ رائگان نہین جاتا بلکہ بہراہ نیت احتساب کے نزدیک اللہ کے جمع ہوتا ہے اوسکا بہی ثواب ملیگا ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین ایک وہ دینار ہے جو راہ خدا مین خرچ کیا ایک وہ ہے جو کسیکی گردن چہوڑانے مین صرف کیا ایک وہ ہے جو کسی مسکین پر صدقہ کیا ایک وہ ہے جو اپنے اہل پر نفقہ کیا ان سب مین سب سے بڑہ کر اجر مین وہ ہے جو اپنے اہل پر اوٹہایا رواہ مسلم اکثر جاہل لوگ اپنا مال اپنے اہل وعیال پر کم خرچ کرتے ہین یا نہین کرتے ادہر ادہر بہت اوٹہاتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ ہم سخی ہین حالانکہ وہ مسرف ومبذر ہین اور حقوق عباد کو تلف کرتے ہین اگر کسیکے اہل وعیال محتاج بہی نہون تب بہی حکم اس حدیث کا باقی ہے اسلئے کہ شارع نے

نفقہ کا اعتبار کیا ہے نہ اوس شخص کا جسپر نفقہ کیا گیا اور اگر وہ اہل و عیال حاجتمند ہین تو
پہر یہ حکم موکد تر ٹہیریگا حدیث ثوبان مین فرمایا ہے افضل دینار جسکو آدمی خرچ کرتا ہے وہ دینار
ہے جو اپنے عیال پر اوٹھاتا ہے یا اپنی سواری پر راہ خدا مین یا اپنے یارون پر راہ خدا
مین رواہ مسلم یعنی خرچ کرنا ان تین جگہون مین ترتیب وار بہتر ہے انفاق کرنے سے
انکے غیر پر اول خویش بعدہ درویش نفقہ اہل کو اعظم الاجر فرمایا اسلئے کہ یہ فرض ہے یا اسلئے
کہ صدقہ و صلہ ہے ام سلمہ نے کہا اے رسول خدا کیا مجکو اجر ملیگا اگر مین اولاد ابی سلمہ پر
نفقہ کرون حالانکہ وہ میری ہی اولاد ہے فرمایا انفقی علیہم فلک اجر ما انفقت علیہم
متفق علیہ معلوم ہوا کہ خرچ کرنا اولاد شوہر پر موجب اجر کا ہے زینب زن
ابن مسعود نے پوچہا تہا کہ بہلا مین اپنے شوہر پر صدقہ کرون اور اون یتیمون پر جو میری
گود مین ہین فرمایا اسمین دو اجر ہین ایک قرابت کا ایک صدقہ کا متفق علیہ بطولہ و اللفظ
لمسلم معلوم ہوا کہ آسودہ بی بی کا شوہر پر خرچ کرنا خصوصاً شوہر حاجتمند پر دو اجر رکھتا ہے
مراد اس نفقہ سے نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے نفقہ تطوع ہے نہ صدقہ زکوٰۃ وہ کہتے ہین کہ
میان بی بی کو اور بی بی میان کو مال زکوٰۃ کا نہ دے اور نزدیک اہل حدیث کے صدقہ فرض
و نفل دونون کا دینا درست ہے یہی مذہب امام ابو یوسف و امام محمد کا بہی ہے ظاہر لفظ
حدیث بہی یہی ہے اسلئے کہ اونہون نے یہ کہا تہا اتجزی الصدقۃ عنہما علی ازواجہما
وعلی ایتام فی حجورہما اگر صدقہ نافلہ ہوتا تو اجزاء کا سوال کرنا ضرورت نہ تہا واللہ اعلم
میمونہ بنت حارث نے زمانہ حضرت مین ایک کنیز آزاد کردی تہی حضرت نے فرمایا تو اگر اپنی
اخوال کو دیتی تو تجکو بڑا اجر ہوتا متفق علیہ یہ اسلئے کہ وہ محتاج خادم تہی معلوم ہوا کہ
ہر احسان مین قرابت کو مقدم رکہے خصوصاً وقت احتیاج کے پہر اور اغیار کو دے ابو ہریرہ

نے کہا تہا اے رسول خدا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا جہد مقل اور شروع کر عیال سے رواہ
ابو داؤد یعنی باوجود تنگدستی کے صدقہ کرنا لکن یہان بہی عیال کو مقدم فرمایا ہے مرقات
مین کہا ہے کہ یہ فضیلت بحسب اشخاص و قوت توکل و ضعف یقین متفاوت ہوتی ہے
سلیمان بن عامر کا لفظ رفعا یہ ہے کہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہے اور ذی رحم کو دہرا
صدقہ و صلہ ہے رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی
ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ میرے پاس ایک دینار ہے
فرمایا اپنی جان پر خرچ کر اوسنے کہا ایک اور ہے فرمایا اپنی اولاد پر صرف کر کہا ایک اور ہے
فرمایا اپنے اہل یعنی بی بی پر صرف کر کہا ایک اور ہے فرمایا اپنے خادم پر صرف کر کہا ایک اور ہے
فرمایا انت اعلم رواہ ابو داؤد والنسائی یعنی اب تو جان جہان جہان مناسب ہو وہان
خرچ کر اقارب و جیران و اصحاب وغیرہم مین اس حدیث مین ترتیب انفاق کی سکہائی
ہے کہ اول مصرف نفقہ کا یہ مواضع ہین پہر اور جگہ مین ابن عمر رفعا کہتے ہین جو پناہ چاہے
تمسے اللہ کی تم اوسکو پناہ دو جو مانگے تمسے اللہ کے نام اوسکو دو جو بلائے تمکو قبول کرو
یعنی اگر مانع شرعی نہو جو احسان کرے تمسے اوسکا بدلا کرو اگر بدلا نہ پاؤ تو دعا دو اوس کو
یہانتک کہ تم دیکہو کہ بدلا کر دیا رواہ احمد یہ چار حکم دئے ورواہ ابو داؤد والنسائی
ایضا انس کہتے ہین ابو طلحہ انصاری نے چاہا تہا کہ بیرحا کو صدقہ کرین یہ نام ہے ایک
موضع یا زمین کا حضرت سے کہا فرمایا اپنے رشتہ مندون پر وقف کر یعنی جو اونمین فقرا
و مساکین ہین چنانچہ حضرت نے پہر اوسکو اقارب و بنی عم ابو طلحہ مین تقسیم کر دیا متفق
علیہ بطولہ حدیث عائشہ مین فرمایا ہے عورت نے جب کہانا اپنے گہر کا بغیر مفسدہ
یعنی اسراف کے صرف کیا تو اوسکو اور اوسکے شوہر کو جسنے کمایا تہا اور خازن کو اجر نفقہ

کاملتا ہے کسی کا اجر کم نہین ہوتا متفق علیہ اور حدیث ابو موسی مین ارشاد کیا کہ خازن مسلمان امانت دار جب مطابق حکم آقا کے پورا دل سے خوش ہو کر دیتا ہے تو وہ بھی ایک متصدق ہے متفق علیہ یعنی مالک و خازن دونون کو برابر اجر ملتا ہے عمر بن خطاب سے فرمایا تھا عود کرنیوالا اپنے صدقہ مین مثل عائد کے ہے اپنی قی مین متفق علیہ *

ذکر صوم کا

ابو ہریرہ سے کہتے ہین جب رمضان آتا ہے دروازے آسمان کے کھل جاتے ہین اور جہنم کے بند ہو جاتے ہین اور شیاطین مقید کردئے جاتے ہین متفق علیہ حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے جنت کے آٹھہ دروازے ہین ایک باب الریان ہے داخل نہونگے اوس دروازے سے مگر روزہ دار لوگ متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان واحتساب کی راہ سے بخشے گئے پچھلے گناہ اوسکے اور جسنے قیام کیا رمضان کا مغفور ہوئے گزشتہ گناہ اوسکے اور جسنے قیام کیا شب قدر کا بخشے گئے گناہ متقدم اوسکے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے ہر عمل ابن آدم کا مضاعف ہوتا ہے ایک نیکی دس گنی ہوتی ہے سات سو گنے تک اللہ تعالے نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے مین ہی اوسکا بدلا دونگا میرے لئے اپنی شہوت و خوراک کو چھوڑ دیتا ہے روزہ دار کو دو فرحتین ہوتی ہین ایک افطار کے وقت دوسرے وقت لقارب کے بدبو دہن صائم کی پاکیزہ تر ہے نزدیک اللہ کے بوئی مشک سے روزہ سپر ہے یعنی آگ سے تم مین جسکا روزہ ہو جسدن وہ اوسدن رفث و صحب نکرے اگر کوئی اوسکو گالی دے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون متفق علیہ

رفث سے مراد تکلم بکلام قبیح ہے اور صخب سے مراد چیخنا چلانا ہے نوکر چاکر وغیرہ پر یہ ایک ہی
حدیث فضل صوم کو کافی تھی لیکن فضیلت صوم کی بہت آئی ہے حدیث ابو ہریرہ مین
فرمایا ہے کہ بہشت کے ایک دروازے سے منادی ندا کرتا ہے کہ اے طالب خیر آ اور اے
طالب شر باز رہ اللہ کے لئے بہت سے آزاد ہین آگ سے یعنی شاید تو بھی اونمین ہو یہ
ندا ہر رات رمضان مین ہوا کرتی ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ واحمد
دوسری روایت مین فرمایا ہے اس مہینے مین ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار ماہ سے جو کوئی
محروم رہا اوسکے خیر سے وہ محروم رہا رواہ احمد والنسائی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے
کہ صیام وقرآن شفاعت کرتے ہین بندے کی الحدیث رواہ البیہقی حدیث سلمان
فارسی مین رفعاً آیا ہے جسنے تقرب کیا رمضان مین ساتھہ کسی خصلت خیر کے وہ مثل
اوسکے ہے جسنے کوئی فرض ادا کیا غیر رمضان مین اور جسنے ادا کیا کوئی فرض اس ماہ
مین وہ مثل اوسکے ہے جسنے ادا کئے ستر فریضے غیر رمضان مین یہ مہینا صبر کا ہے اور
صبر کا بدلا جنت ہے یہ مہینا مواسات کا ہے اس مہینے مین رزق مومن کا بڑھ جاتا ہے
جسنے کسیکا روزہ کھلوایا اوسکے گناہ بخشے گئے اور اوسکی گردن آگ سے آزاد ہوگئی اور
اوسکو بلا نقصان برابر روزہ دار کے ثواب ملا گو ایک گھونٹ دودھ یا کھجور یا ایک گھونٹ
پانی پر کھلوایا ہو اور جسنے صائم کو پیٹ بھر کے کھلایا اللہ اوسکو میرے حوض سے ایسا
پانی پلائیگا کہ پھر کبھی وہ جنت مین جانے تک پیاسا نہو گا یہ وہ مہینا ہے کہ اول اسکا
رحمت ہے اور وسط مغفرت اور آخر آزادگی ہے دوزخ سے اور جسنے تخفیف کی
اپنی مملوک پر اس مہینے مین اللہ اوسکو بخشدیتا ہے اور آگ سے آزاد فرماتا ہے رواہ
البیہقی حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ جب رمضان آتا حضرت ہر اسیر کو چھوڑ دیتے

اور ہر سائل کو دیتے رواہ البیھقی ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے کہ بخشی جاتی ہے امت میری آخر شب رمضان مین کہا کیا وہ رات شب قدر ہے فرمایا نہین ولکن مزدور کو اوسکی مزدوری کام کر چکنے پر دیجاتی ہے رواہ احمد حدیث انس مین فرمایا ہے تم سحری کہایا کرو سحور مین برکت ہے متفق علیہ عمرو بن عاص کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ فرق درمیان ہمارے صیام اور اہل کتاب کے صیام کے اکلۂ سحر ہے رواہ مسلم حدیث عرباض بن ساریہ مین سحور کا نام غدا مبارک رکہا ہے رواہ ابوداؤد والنسائی اور حدیث ابوہریرہ مین کہا ہے کہ بہتر سحور مومن کا تمر ہے رواہ ابوداؤد اور حدیث سہل مین فرمایا ہے لوگ ہمیشہ خیر سے رہینگے جبتک کہ فطر مین شتابی کرینگے متفق علیہ اس شتابی کی صورت حدیث عمر مین رفعاً یون آئی ہے کہ جب آئی رات ادہر سے اور پیٹھ پہیری دن نے اودہر اور سورج ڈوب گیا تو اب صائم افطار کرے متفق علیہ دوسرا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا بہت دوست مجھکو میرے بندون مین وہ ہے جو جلد افطار کرتا ہے رواہ الترمذی اور حدیث ابوہریرہ مین صوم وصال سے منع فرمایا ہے جب کہا کہ آپ تو وصال کرتے ہین فرمایا وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی و یسقینی متفق علیہ ۵

لها احادیث من ذکراك تشغلها	عن الشراب وتلهیها عن الزاد
لها بوجهك نور تستضيء به	ومن حدیثك في أعقابها حادی
اذا اشتکت من کلال السیر واعدها	روح القلوب فتحیی عند میعاد

معاذ بن زہرہ کہتے ہین حضرت جب افطار کرتے کہتے اللہم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابوداؤد ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ یون کہتے ذہب الظماء وابتلت

الصوق وثبت الاجران شاء اللہ تعالیٰ رواہ ابوداؤد +

ذکر تنزیہ صوم کا

ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین جسنے نہ چھوڑا قول زور اور اوسپر عمل کرنا تو حاجت نہین ہے اللہ کو اسکی کہ چھوڑے وہ اپنا کھانا پینا رواہ البخاری قول زور مین کذب و شہادت دروغ وغیبت وافترا و بہتان اور قذف اور سب وشتم ولعن اور کلمہ کفر اور ہر کلام باطل وقبیح داخل ہے عمل بالزور سے مراد فحش وگناہ کے کام کرنا ہے سوایسا روزہ قبول نہین ہوتا صائم بیفائدہ بہوکا پیاسا رہتا ہے عائشہ کہتی ہین رمضان مین فجر ہوجاتی اور حضرت جنب ہوتے بغیر احتلام کے پہر نہاکر روزہ رکہتے متفق علیہ حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے جو بہول گیا اور وہ صائم تہا پہر کہایا پیا تو وہ اپنی روزے کو پورا کرے اللہ نے اوسکو کہلایا پلایا متفق علیہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے رمضان مین جماع کیا تہا اوسکو فرمایا ایک بردہ آزاد کر اوسنے کہا نہین کرسکتا فرمایا دو ماہ پیاپے روزہ رکہہ اوسنے کہا مین نہین رکہہ سکتا فرمایا ساٹھہ مسکین کو کھلا اوسنے کہا نہین کہلا سکتا الحدیث متفق علیہ یہ کفارہ ہے روزہ توڑنیکا تیسرا لفظ یہ ہے جسکو قی غالب ہوئی اور وہ روزہ دار ہے اوسپر قضا نہین اور جسنے عمداً قی کی وہ قضا کرے رواہ اہل السنن والدارمی ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے بخاری نے کہا لا اراہ محفوظا عامر بن ربیعہ کہتے ہین مینے بیگنتی بار حضرت کو دیکہا کہ مسواک کرتے تہے اور روزہ دار تہے رواہ الترمذی وابوداؤد انس کہتے ہین ایک شخص کی آنکہہ دکہتی تہی اوسنے کہا مین سرمہ لگاؤن فرمایا ہان

ترمذی نے اسکو ضعیف کہا ہے بعض صحابہ نے کہا حضرت نے مقام عرج مین اپنے سر پر پیاس اور گرمی کی وجہ سے پانی ڈالا اور آپ روزہ دار تھے رواہ مالک وابوداؤد ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین جسنے افطار کیا ایک دن رمضان سے بغیر رخصت اور مرض کے کفایت نہین کرتا اوس سے روزہ تمام دہر کا اگرچہ روزہ رکھے رواہ احمد والترمذی وابی داؤد وابن ماجۃ والدارمی یعنی وہ فضیلت جو صوم فرض کو تھی وہ حاصل نہین ہوتی یہ معنے نہین ہین کہ اگر تمام دہر روزہ رکھے تب بھی قضا ساقط نہو بلکہ ایک دن کا قضا رکھنا عوض اوسکے ہوجاتا ہے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعاً یہ ہے بہت سے روزہ دار ہین جنکو نہین روزے سے کچھ حاصل مگر پیاسا رہنا اور بہت قائم ہین جنکو نہین حاصل کچھ قیام سے مگر جاگنا رواہ الدارمی

ہمسے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا	۵	چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین	

حدیث جابر مین فرمایا ہے سفر مین روزہ رکھنا کچھ نیکی نہین ہے متفق علیہ انس نے رفعاً کہا ہے اللہ نے اوٹھالیا مسافر سے نصف نماز کو اور روزہ کو مسافر اور شیردہ اور حاملہ سے رواہ اھل السنن حدیث عبدالرحمن بن عوف مین فرمایا ہے صائم سفر مین بماہ رمضان مثل مفطر کے ہے حضر مین رواہ ابن ماجۃ عائشہ کہتی ہین مجھپر روزہ ہوتا مین قضا نکر سکتی مگر شعبان مین متفق علیہ معلوم ہوا کہ عوض ایام حیض کے اتنی تاخیر قضا مین درست ہے کہ دوسرے رمضان کے آنیسے پہلے قضا کرلے ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو کہ روزہ رکھے اور اوسکا شوہر حاضر ہو مگر اوسکے اذن سے اور آنے نہ دے کسی کو اپنے گھر مین مگر اوسکی اجازت سے رواہ مسلم مراد روزۂ نفل ہے حدیث عائشہ

مین فرمایا ہے جو مر گیا اور اوسپر روزے تہے تو روزہ رکہے اوسکی طرف سے ولی اوسکا متفق علیہ ابن عمر نے کہا مردہ کی طرف سے عوض ہر روزہ کے ہر دن ایک مسکین کو کہلاوے رواہ الترمذی لکن صحیح وقف ہے نہ رفع منجملہ صیام تطوع کے جو احادیث سے ثابت ہین اور اونکی فضیلت آئی ہے روزہ محرم کا ہے نہم و دہم مین اور تین روزے ہر مہینے مین اور روزہ دن عرفہ کا غیر حاجی کو اور چہہ روزے شوال کے حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے جسنے روزہ رکہا ایک دن راہ خدا مین دور کر دیتا ہے اللہ اوسکو آگ سے ستر برس کی راہ تک متفق علیہ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے افضل صوم صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ ایک دن روزہ رکہے ایک دن افطار کرے متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ عرض کئے جاتے ہین اعمال دن پیر اور جمعرات کے مین چاہتا ہون کہ میرا عمل جب عرض ہو تو مین صائم ہون رواہ الترمذی حدیث عامر بن مسعود مین فرمایا ہے غنیمت باردہ روزہ رکہنا ہے سرما مین رواہ احمد والترمذی ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ ہر شے کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے رواہ ابن ماجہ +

ذکر لیلۃ القدر کا

عائشہ نے رفعاً کہا ہے تم طلب کرو شب قدر کو شبہای طاق عشر اواخر مین ماہ رمضان سے رواہ البخاری اور حدیث ابن عمر مین سبع اواخر فرمایا ہے متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت جسقدر کوشش عبادت مین عشر اواخر مین کرتے اوتنی اور دنو مین نکرتے رواہ مسلم آپ بہی طیار ہوتے اور احیاء لیل کرتے اور گہر والونکو بہی

جگاتے متفق علیہ عائشہ نے پوچھا اگر مین شب قدر کو معلوم کرون تو کیا کہون فرمایا کہہ
اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ احمد وابن ماجۃ والترمذی
وصحح۔ ابی بن کعب نے بحلف کہا ہے کہ یہ رات ۲۷ رمضان کو ہوتی ہے رواہ مسلم
انس رضہ کہتے ہین جب شب قدر ہوتی ہے جبرئیل ایک جماعت ملائکہ مین اوترتے ہین
ہر بندہ قائم یا قاعد جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اوسپر درود بھیجتے ہین جب عید کا دن آتا ہو اللہ
فرشتون کے سامنے مباہات کرتا ہے اور کہتا ہے ای میرے فرشتو کیا بدلا ہے اوس
مزدور کا جسنے اپنا کام پورا کر دیا وہ کہتے ہین ای رب اوسکا بدلا یہی ہے کہ اوسکو پورا
اجر دیا جائے اللہ فرماتا ہے ای میرے فرشتو میرے غلامون اور کنیزون نے جو اونپر
فرض تھا ادا کر دیا اب نکلے ہین دعا کو مجھے پکارتے ہوئے سو قسم ہے مجکو اپنے عزت وجلال
وکرم وعلو وارتفاع مکان کی مین اونکی دعا قبول کرونگا پھر فرماتا ہے جاؤ مینے تمکو بخشدیا اور
تمہاری سیئات کو حسنات سے بدل دیا وہ مغفور ہوکر پھرتے ہین رواہ البیہقی فی شعب الایمان

ذکر اعتکاف کا

عائشہ کہتی ہین حضرت اعتکاف کرتے تھے عشرہ اواخر رمضان مین یہانتک کہ وفات دی اونکو
اللہ نے پھر حضرت کی بی بیون نے بعد حضرت کے اعتکاف کیا متفق علیہ حدیث ابوہریرہ
مین آیا ہے کہ جس سال حضرت کا انتقال ہوا اوس سال بیس دن کا اعتکاف کیا رواہ
البخاری معلوم ہوا کہ آخر عمر موقع مزید عبادت ہے عائشہ کہتی ہین آپ جب ارادہ اعتکاف
کا کرتے نماز فجر پڑھکر معتکف مین داخل ہوتے رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ ابن عباس
نے کہا حضرت نے فرمایا اعتکاف روکتا ہے گناہون کو اور اوسکو برابر عامل کل حسنات کے

حسنات ملتے ہین رواہ ابن ماجۃ ❖

ذکر فضائل قرآن کا

عثمانؓ کا لفظ رفعًا یہ ہے بہتر تم مین وہ شخص ہے جسنے سیکھا قرآن اور سکھایا اوسکو رواہ البخاری حدیث عقبہ بن عامر مین فرمایا ہے کیا نہین جاتا ایک تم مین کا صبح کو طرف مسجد کے کہ سکھائے یا پڑہے دو آیتین کتاب اللہ کی یہ بہتر ہے واسطے اوسکے دو ناقون سے اور تین آیتین تین سے اور چار آیتین چار سے رواہ مسلم اور حدیث ابو ہریرہ مین کہا ہے کہ تین آیتین جسکو تم مین سے کوئی اپنی نماز مین پڑہتا ہے بہتر ہین واسطے اوسکے تین بڑی موٹی اونٹنیون سے رواہ مسلم عائشہ کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ ماہر قرآن کا ہمراہ سفرۂ کرام بررہ کے ہوگا اور جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑہتا ہے اور یہ پڑہنا اوسپر شاق ہے اوسکو دو اجر ہین متفق علیہ عمرؓ بن خطاب رفعًا کہتے ہین اللہ بلند کرتا ہے اس کتاب سے کچھہ لوگون کو اور کم درجہ کرتا ہے دوسرون کو رواہ مسلم یعنی جو قرآن پر ایمان لایا ہے اور اوسپر عامل ہے اوسکا مرتبہ بڑہ جاتا ہے اور جو اوسکی قدر نہین جانتا وہ کم رتبہ ہوجاتا ہے ابو سعید بن المعلی سے فرمایا تہا کہ فاتحہ سبع مثانی و قرآن عظیم ہے جو کہ مجھکو دیا گیا ہے رواہ البخاری حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم اپنے گہرون کو مقبرہ مت ٹہیراؤ شیطان بہاگتا ہے اوس گہر سے جسمین سورۂ بقرہ پڑہی جاتی ہے رواہ مسلم ابو امامہ کا لفظ یہ ہے کہ تم پڑہا کرو قرآن کو کہ وہ دن قیامت کے اپنے اصحاب کا شفیع ہوکر آئیگا پڑہو سورۂ بقر کہ اوسکا اخذ کرنا برکت ہے اور ترک کرنا حسرت ہے اہل بطالت اوسکو نہین لے سکتے الحدیث رواہ مسلم حدیث ابی بن کعب مین آیۃ الکرسی

کو اعظم آیت قرآن فرمایا ہے رواہ مسلم شیطان تین رات تک ابو ہریرہ کے غلہ کو چرا کر
لیجایا کرتا تھا آخر اسکو پکڑا اوسنے کہا مجھے چھوڑ دو مین تمکو کچھ کلمات سکھاتا ہون تم
جب بستر پر جاؤ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو اللہ کی طرف سے تمپر ایک حافظ رہیگا اور شیطان تمہارے
پاس نہ آئیگا اونہون نے یہ سارا قصہ حضرت سے کہا فرمایا اما انہ صدقك وھو
کذوب الحدیث بطولہ رواہ البخاری ابوالدرداء سے فرمایا تھا کیا عاجز ہے
ایک تمہارا اس بات سے کہ ہر رات ثلث قرآن پڑھے کہا بھلا کیسے اتنا پڑھ سکتا ہے فرمایا
قل ھو اللہ احد برابر ثلث قرآن کے ہے رواہ مسلم و رواہ البخاری عن ابی
سعید حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ ایک شخص لوگون کو نماز پڑھاتا قل ھو اللہ پر ختم کرتا یہ
ذکر حضرت سے کیا فرمایا پوچھو یہ کام کسلئے کرتا ہے اوسنے کہا یہ سورت صفت ہے رحمن
کی مین اسکا پڑھنا دوست رکھتا ہون فرمایا اوسکو خبر کر دو کہ اللہ اوسکو دوست رکھتا ہے
متفق علیہ انس کا لفظ یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا ای رسول خدا مین اس سورت
کو دوست رکھتا ہون فرمایا ان حبك ایاھا ادخلك الجنۃ رواہ الترمذی
وروی البخاری معناہ عائشہ کہتی ہین حضرت ہر رات جب بستر پر آتے دونون کف دست
جمع کرتے اور قل ھو اللہ و معوذتین پڑھ کر دم کرتے پھر جہانتک بدن پر ہاتھ جا سکتا
پھیرتے سر اور چہرہ سے ہاتھ پھیرنا شروع کرتے سامنے کے بدن پر تین بار یون ہی
کرتے متفق علیہ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے صاحب قرآن سے کہین گے
پڑھ اور چڑھ اور اچھی طرح پڑھ جسطرح تو دنیا مین پڑھتا تھا تیری منزل نزدیک آخر آیت
کے ہے جسکو تو پڑھیگا رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی یہ اسلئے
کہ درجات جنت کے بعدد آیات قرآن ہین جو شخص دنیا مین ملازم قرآن کا علماً و عملاً

رہیگا وہ اقصی درجات جنت کو پہنچیگا ابو سعید رفعاً کہتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے جسکو
باز رکھا قرآن نے میرے ذکر و سوال سے مین دیتا ہون اوسکو بہتر اوس سے جو سائلین
کو دیتا ہون فضل اللہ کے کلام کا سائر کلام پر مثل اللہ کے فضل کے ہے اوسکے خلق پر
رواہ الترمذی وحسنہ والدارمی والبیہقی ابن مسعود کا لفظ رفعاً یہ ہے جسنے
پڑہا ایک حرف کتاب اللہ کا اوسکے لئے ایک حسنہ ہے حسنہ دس گنا ہوتا ہے مین نہین
کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف
رواہ الترمذی وصححہ والدارمی معاذ جہنی رفعاً کہتے ہین جسنے قرآن پڑہا اور
اوسپر عمل کیا اوسکے مان باپ کو دن قیامت کے ایک ایسا تاج پہنایا جائیگا جسکی چمک
سورج کی چمک سے دنیا کے گہرون مین اگر وہ سورج گہر مین ہوتا بہتر ہوگی پہر اوسکی
نسبت کیا گمان ہے جو کہ قرآن پر عمل کرتا ہے رواہ احمد وابوداؤد یعنی جب
قاری عامل بالقرآن کی یہ قدر و منزلت ہے تو خود اوس شخص کا کیا کچھہ رتبہ نہوگا حدیث
علی مین فرمایا ہے جسنے پڑہا قرآن پہر حفظ کر لیا اوسکو اور حلال رکھا اوسکے حلال کو اور
حرام جانا اوسکے حرام کو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین اور شفیع کریگا دس گہر والون
مین وہ سب ایسے ہونگے جنکے لئے آگ واجب ہوچکی ہوگی رواہ احمد والترمذی
وابن ماجہ والدارمی لکن اسکی سند ضعیف ہے فضائل بعض آیات و سُور کے جداگانہ
آئے ہین خصوصاً فاتحہ و ہر چہار قل کے ہمنے ان پانچ سورتون کی تفسیر مختصر علحدہ لکھی
ہے تذکیر الکل بتفسیر الفاتحہ والاربع قل نام اور رسالہ الفصل الخطاب فی فضل الکتاب
خاص اس باب مین تالیف ہوا ہے وللہ الحمد

بیان دعوات کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ہر نبی کے لئے ایک دعا ہی مستجاب ہے سو ہر نبی نے اپنی
دعا مین جلدی کی لکن مینے اپنی دعا چہپا رکہی ہے واسطے شفاعت امت کیے دن قیامت
کو سو وہ پہنچی گی انشاء اللہ تعالیٰ ہر اوس شخص کو میری امت مین سے جو شریک نکرتا
تہا ساتہہ اللہ کے کسی شی کو رواہ مسلم وللبخاری اخصر منہ معلوم ہوا کہ حضرت
مشرک کی شفاعت نکرینگے شرک کچہہ اسی کا نام نہین ہے کہ دو یا تین خدا کا قائل ہو یا
بت پرست ہو بلکہ شرک کے دروازے ستر عدد ہین اور اکثر لوگ اونسے واقف نہین
یہانتک کہ بعض علما بہی اون انواع سے محفوظ نہین رہتے اسلئے جسکو یہ منظور ہو کہ
حضرت اوسکی شفاعت کرین وہ جملہ انواع شرک سے پرہیز رکہے اعتقاداً و قولاً و عملاً
شرک مین جہل عذر نہین ہوتا ہے اور مشرک ہرگز بخشا نہین جاتا لکن لوگ اس باب
مین بڑے کاہل و جاہل ہین معنداً امید شفاعت کی رکہتے ہین یہ محض ایک امید
باطل ہے بالجملہ اللہ نے حضرت کی یہ دعا قبول کر رکہی ہر کہ آپکو اذن شفاعت کا
اسدن دیگا یہ اذن محدود ہوگا اور مخصوص ہوگا ساتہہ اہل توحید کے وللہ الحمد ابوہریرہ
رفعاً کہتے ہین قبول ہوتی ہے دعا بندے کی جبتک کہ دعا نہین کرتا کسی گناہ یا قطع رحم کی
اور جلدی نہین کرتا پوچہا جلدی کیا ہے فرمایا یہ کہنا اوسکا کہ مینے بہت دعا کی قبول
نہین ہوتی پہر تہک کر بیٹہہ رہتا ہے اور دعا نہین کرتا رواہ مسلم حدیث ابوالدردا
مین فرمایا ہے دعوت مرد مسلمان کی واسطے اپنے بہائی کے پس پشت قبول ہوتی ہے
اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ بہائی کے لئے دعا خیر کرتا ہے تو وہ فرشتہ

آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ولک بمثل رواہ مسلم یعنی تجکو بھی اسکے برابر اجر ملے نعمان بن بشیر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ الدعاء ھو العبادۃ پھر یہ آیت پڑھی وقال ربکم ادعونی استجب لکم رواہ احمد واھل السنن یہ عبارت مفید حصر ہے ولہذا غیر اللہ کا پکارنا شرک اکبر ٹھیرا ہے حدیث انس مین فرمایا ہے الدعاء مخ العبادۃ یعنی دعا مغز ہے عبادت کا رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے نہین کوئی چیز اکرم اللہ پر دعا سے رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ سلمان فارسی رفعاً کہتے ہین لا یرد القضا الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر رواہ الترمذی یعنی نہین پھیرتی قضا کو کوئی شی مگر دعا اور نہین بڑہاتی عمر کو کوئی چیز مگر نیکی مراد قضا سے اسجگہ قضاء معلق ہے نہ قضاء مبرم ابن عمر نے رفعاً کہا ہے کہ دعا نفع کرتی ہے اوس بلا کو جو اوتر چکی ہے اور اوس بلا کو جو ابھی نہین اوتری ہے سو اے بندو خدا کے تم دعا کیا کرو رواہ الترمذی واستغربہ واحمد عن معاذ بن جبل ابن مسعود رفعاً کہتے ہین مانگو اللہ سے فضل اوسکا اللہ مانگنے کو دوست رکہتا ہے افضل عبادت انتظار فرج ہے رواہ الترمذی واستغربہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جو شخص اللہ سے سوال نہین کرتا ہے اللہ اوس پر غضبناک ہوتا ہے رواہ الترمذی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے جسکے لئے تم مین دروازہ دعا کا کھلا اوسکے لئے ابواب رحمت کے مفتوح ہوئے سب سے زیادہ اللہ کو سوال عافیت کا محبوب ہے رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جسکو یہ منظور ہو کہ اوسکی دعا وقت سختی کے قبول ہو تو اوسکو یہ چاہیے کہ وہ حالت کشایش مین بہت دعا کیا کرے رواہ الترمذی واستغربہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ دعا کرو تم اللہ سے اجابت کا یقین رکہکر اور جان لو

کہ اللہ غافل دل کی دعا قبول نہین کرتا ہے رواہ الترمذی واستغربہ ٥

	حسن دعای توگر مستجاب نیست مرنج		تر از بان دگر و دل دگر دعا چہ کند

سلمان کی حدیث مین فرمایا ہے کہ تمہارا رب باحیا باکرم ہے وہ شرم کرتا ہے اپنے بندے سے جب کہ وہ دونون ہاتھ اپنے اوسکی طرف اوٹھاتا ہے کہ اوسکو خالی ہاتھ پھیرے رواہ الترمذی وابوداؤد والبیھقی عمر نے رفعاً کہا ہے حضرت جب ہاتھ دعا کو اوٹھاتے تو نہ گراتے جب تک کہ منہ پر نہ پھیر لیتے رواہ الترمذی عائشہ کہتی ہین حضرت دعاء جامع کو محبوب رکھتے اور ماسوا کو چھوڑ دیتے رواہ ابوداؤد ایسی اوعیئہ جامعہ خود حضرت سے ماثور ہین ہوسکتا ہے کہ انسان اونہین پر قناعت کرے سب سے زیادہ اجمع دعائی عافیت و عفو دارین ہے اور پچاس طریق سے رفعاً ثابت ہوئی ہے یا جیسے یہ دعا ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار یا جیسے یہ سوال اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ یا جیسے یہ دعا اللھم استر عوراتنا وآمن روعاتنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سے اذن چاہا تہا کہ عمرہ کرنے کو جائین اذن دیا اور فرمایا اشرکنا یا اخی فی دعائک ولا تنسنا رواہ ابوداؤد حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے تین شخصونکی دعا رد نہین ہوتی ایک صائم کی وقت افطار کے دوسرے امام عادل کی تیسرے مظلوم کی اللہ انکی دعا کو بالای ابر اوٹھا لیتا ہے اور دروازے آسمان کے کہولدیے جاتے ہین اللہ فرماتا ہے وعزتی لانصرنک ولو بعد حین رواہ الترمذی ٥

	بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن		اجابت از در حق بہر استقبال می آید

دوسری روایت مین ذکر دعوت والد و دعوت مسافر کا بھی آیا ہے رواہ اھل السنن
الا النسائی حدیث انس مین رفعاً آیا ہے تم مین ہر کوئی اپنی ہر حاجت اپنے رب سے
مانگے یہانتک کہ تسمہ پاپوش کا اگر ٹوٹ جائے اور نمک رواہ الترمذی ٥

از خدا خواہم و ز غیر نخواہم بخدا	کہ نیم بندۂ دیگر نہ خدای دگرست

دوسرا لفظ انس کا یہ ہے کہ حضرت جب دعا کو ہاتھ اوٹھاتے تو سفیدی بغلون کی
نظر آتی معلوم ہوا کہ دعا مین ہاتھ خوب بڑہائے سہل کا لفظ یہ ہے کہ انگلیان دونون
ہاتھونکی برابر ہر دو دوش کے رکہتے رواھما البیھقی ابی بن کعب کا لفظ یہ ہو کہ جب کسی کے
لئے دعا کرتے تو اپنی جان سے شروع کرتے رواہ الترمذی وصححہ یعنی پہلے
اپنے لیئے پہر دوسرے کے لئے دعا کرتے ❖

بیان ذکر اللہ عزوجل کا

ابوہریرہ وابوسعید نے رفعاً کہا ہے نہین بیٹھتی کوئی قوم کہ ذکر کرے اللہ کا لکن گہیر
لیتے ہین اونکو فرشتے اور چہپا لیتی ہے اونکو رحمت اور اوترتا ہے اونپر سکینہ اور ذکر
کرتا ہے اللہ اونکا اون لوگونمین جو پاس اوسکے ہین رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے سبقت لیگئے مفرّدین پوچہا وہ کون لوگ ہین فرمایا وہ مرد عورت جو
اللہ کا بہت سا ذکر کرتے ہین رواہ مسلم حدیث ابوموسی مین ذاکر وغیر ذاکر کو
مثل زندے و مردے کے ٹہیرایا ہے متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی
فرماتا ہے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون جو وہ میرے ساتھ رکہتا ہے اور مین
ساتھ اوسکے ہون جبکہ وہ ذکر میرا کرتا ہے اگر اپنے جی مین ذکر کرتا ہے تو مین بھی اوسکا

ذکر اپنے جی مین کرتا ہون اور اگر برملا کرتا ہے تو مین بھی ایسے مجمع مین اوسکا ذکر کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہے متفق علیہ ہ

اهلا بمن لم اکن اهلا لموقعه لك البشارة فاخلع ما علیك فقد	قول المبشر بعد الیاس بالفرج ذکرت ثم علی ما فیك من عوج

حدیث ابوذر کا لفظ مرفوع یون ہے اللہ تعالی فرماتا ہے جسنے نیکی کی اوسکے لئے دس گنی یا زیادہ ہے اور جسنے بدی کی اوسکے لئے ایک ہی بدی ہے برابر اوسکے یا مین اوس بدی کو بخشدیتا ہون اور جسنے تقرب کیا مجسے ایک بالشت مین قریب ہوتا ہون اوس سے ایک گز اور جو نزدیک ہوا مجسے ایک گز تو نزدیک ہوتا ہون مین اوس سے ایک باع اور جو آیا پاس میرے چلکر مین آتا ہون پاس اوسکے دوڑکر اور جو ملا مجسے زمین بہر خطا لیکر اور وہ شریک نکرتا تہا ساتہ میرے کسی شئی کو مین ملتا ہون اوس سے زمین بہر مغفرت لیکر روا کا مسلم حدیث طویل ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ اللہ کے فرشتے راہون مین بہرتے ہین اہل ذکر کو تلاش کرتے ہین جب کسی قوم کو ذکر کرتے ہوئے پاتے ہین ایک دوسرے کو پکارتے ہین آؤ اپنے کام کے پاس پہر اونکو اپنے پرون سے آسمان دنیا تک چہپا لیتے ہین جب اللہ تعالی سے اور فرشتون سے سوال جواب ہوتا ہے تو اللہ فرماتا ہے اشھد کم انی قد غفرت لھم تم گواہ رہو کہ مینے انکو بخشدیا ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلان شخص انمین سے نہ تہا وہ تو کسی کام کے لئے آگیا تہا اللہ تعالی فرماتا ہے ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم روا کا البخاری مسلم کا لفظ یہ ہے ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم یعنی یہ وہ لوگ ہین کہ انکے پاس کا بیٹہنے والا بہی بدبخت نہین ہوتا ہ

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ برو	یکدو کس یکدو نفس بہر خدا بنشینند

ابوالدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے کیا مین خبر نہ دون تمکو تمہارے بہترین عمل کی جو پاکیزہ تر ہے
نزدیک تمہارے مالک کے اور بلند تر ہے تمہارے درجات مین اور بہتر ہے خرچ کرنے سے
چاندی سونے کے اور بہتر ہے اس سے کہ ملو تم اپنے دشمنون سے اور مارو تم گردنین اونکی
اور مارین وہ گردنین تمہاری کہا ہان فرمایا ذکر اللہ کا رواہ الترمذی وابن ماجۃ لکن
مالک نے اسکو موقوف ابی الدرداء پر کیا ہے عبد اللہ بن بسر کہتے ہین ایک اعرابی نے کہا
کون عمل افضل ہے فرمایا چھوڑے تو دنیا کو اور تر ہو زبان تیری ذکر سے اللہ کے رواہ
احمد والترمذی ٥

ورد زبان و مونس جان ست نام یار	یک دم نمی رود کہ مکرر نمی شود

حدیث انس مین فرمایا ہے جب گذر کرو تم ریاض جنت پر تو چرو کہا وہ کیا ہین فرمایا حلقے
ذکر کے رواہ الترمذی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے نہین کوئی قوم کہ اوٹھے کسی
مجلس سے جسمین اللہ کا ذکر نہ تہا مگر اوٹھے جیفۂ خر سے اور وہ مجلس اونپر حسرت ہوگی
رواہ احمد وابو داؤد دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے جس مجلس مین ذکر اللہ کا اور درود
حضرت پر نہین ہوتی ہے وہ حسرت ہوگی اونپر چاہے عذاب کرے اونکو چاہے بخشے رواہ
الترمذی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے بہت باتین نکرو بغیر ذکر خدا کے کیونکہ کثرت کلام کی
بغیر ذکر خدا کے سختی ہے واسطے دل کے اور بہت دور لوگون مین اللہ سے قلب قاسی ہے
رواہ الترمذی عبد اللہ بن بسر کہتے ہین کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا شرائع
اسلام مجہپر بہت ہوگئے ہین مجھے ایسی چیز بتاؤ کہ مین اوسکو اختیار کرون یعنی کوئی عبادت
خاصہ غیر شاقہ فرمایا لایزال لسانک رطبا من ذکر اللہ رواہ الترمذی وحسنہ
وابن ماجۃ بالجملہ ذکر ایک ایسی عبادت آسان ہے کہ آدمی ہر مکان و زمان و حال مین

اوٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے مخالطت واعتزال وجوانی وپیری وغیرہ مین کرسکتا ہے مرقاۃ مین
کہا ہے یکون جابراعن بقیتہا مشتملا علی کلیتہا انتھی یعنی یہ ذکر باقی عبادات
کا جابر اور کل عبادت پر مشتمل ہے معاذ بن جبل کا لفظ یہ ہے نہین ہے کوئی عمل بندی کا زیادہ
نجات دینے والا عذاب خدا سے بہ نسبت ذکر اللہ کے رواہ مالک والترمذی وابن ماجہ
ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ
رواہ البخاری مین اپنے بندے کے ساتھ ہون جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے اور ہلتے
ہین دونون ہونٹ اوسکے میری یاد مین ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے ہر چیز کے لئے ایک صیقل
ہے دلون کی صیقل اللہ کا ذکر ہے اور کوئی شئی ذکر خدا سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے
نجات دینے والی نہین ہے کہا جہاد بھی نہین فرمایا نہ جہاد مگر یہ کہ اپنی تلوار سے یہانتک
مارے کہ ٹوٹ جائے رواہ البیہقی قرآن شریف مین فرمایا ہے الا بذکر اللہ
تطمئن القلوب مطمئنہ صفت ہے اوس نفس کی جو ذاکر ہوتا ہے بیان مین ذکر کے
رسالہ کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر بغایت نافع ہے ذکر تین طرح پر ہوتا ہے ایک زبان
سے دوسرے دل سے تیسرے زبان ودل دونون سے یہ سب سے زیادہ نافع ہے *

بیان اسمار الٰہی کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ کے ننانوے ۹۹ نام ہین سو مگر ایک جسنے اون کو یاد کرلیا وہ
بہشت مین جائیگا متفق علیہ دوسری روایت مین ان نامون کو گن کر بتایا ہے رواہ
الترمذی واستغربہ والبیہقی یہ نودونہ ۹۹ نام مشہور ہین بریدہ کہتے ہین حضرت
نے ایک شخص کو سنا کہتا ہے اللھم انی اسألک بانک انت اللہ لا الہ الا

انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فرمایا اسنے
اللہ کو اوسکے اسم اعظم کے ساتھ پکارا یہ وہ نام ہے کہ جب اوسکے ساتھہ مانگو تو ملے جب
پکارو تو قبول ہو رواہ الترمذی وابو داؤد انس کہتے ہین مین حضرت کے پاس بیٹھا
تھا مسجد مین ایک شخص نماز پڑہتا تھا اوسنے کہا اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ
الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یاذا الجلال والاکرام یاحی یا
قیوم اسألک آپ نے وہی فرمایا جو اوپر گذرا رواہ اھل السنن الاربع اسماء بنت
یزید کہتی ہین حضرت نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیتون مین ہے والھکم الہ واحد لا الہ
الا ھو الرحمن الرحیم اور فاتحہ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم
رواہ الدارمی واھل السنن الا النسائی ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ اسم اعظم
یہی اسم جلالہی ہو واللہ اعلم سعد نے رفعاً کہا ہے دعوت ذی النون کی جب اونہون نے
مچھلی کے پیٹ مین دعا کی تھی یہ ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
دعا نہین کرتا ساتھہ اسکے کوئی شخص مسلمان کسی شئی مین لکن قبول کرتا ہے اللہ اوسکو
رواہ احمد والترمذی اس دعا کا پورا بیان رسالہ الداء والدواء مین کیا گیا ہے

ثواب تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا

حدیث سمرہ بن جندب مین فرمایا ہے افضل کلام چار کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر دوسری روایت مین یون ہے کہ یہ کلمات احب کلام
الی اللہ ہین تجھکو کچھہ ضرر نہین جس کلمے سے تو چاہے ابتدا کر رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ
رفعاً یہ ہے اگر مین یہ کلمات کہون تو دوست تر ہین مجھکو اوس چیز سے جسپر سورج نکلا

رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار دور
ہوگئین خطائین اوسکی اگرچہ برابر دریا کی جہاگ کے ہون متفق علیہ مراد صغائر ذنوب
ہین تیسرا لفظ یہ ہے کہ جسنے صبح وشام سو سو بار یہ کلمہ کہا نہ لائیگا دن قیامت کی کوئی شخص
بہتر اوس سے جو کہ یہ کلمہ لایا مگر وہ شخص جسنے مثل اوسکے یا زیادہ اوس سے کہا ہی متفق علیہ
چوتہا لفظ یہ ہے کہ دو کلمے ہین زبان پر ہلکے ترازو مین بہاری رحمن کو محبوب سبحان
اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم متفق علیہ حدیث سعد بن ابی وقاص مین
سو بار تسبیح کرنے کو برابر ہزار حسنہ کے ٹہیرایا ہے اور کہا ہے کہ اتنی ہی خطائین دور ہوجاتی
ہین رواہ مسلم بطولہ حدیث ابوذر مین آیا ہے کہ اللہ نے اسی کلمہ سبحان اللہ و
بحمدہ کو اپنے فرشتون کے لئے منتخب کیا ہے رواہ مسلم جویریہ کہتی ہین حضرت
اونکے پاس سے صبحدم باہر گئے یہ اپنے سجدہ گاہ مین بیٹہی رہین بعد ضحی کے پہر آئے
فرمایا تو ابتک اوسی حال پر ہے جسپر مین تجہکو چہوڑ گیا تہا کہا ہان فرمایا مینے بعد تیرے چار
کلمے کہے تین بار اگر تولے جائین اوس سے جو تونے ابتک کہے ہین تو بہاری نکلین
سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ
رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر ایک دن مین سو بار یہ اوسکے
لئے برابر آزاد کرنے دس گردن کے ہے سو حسنات لکہے گئے سو سیئات محو ہوئے اور
اوسدن شیطان سے شام تک حفظ مین رہا اور کوئی شخص بہتر اوس سے نہ لایا مگر وہ
شخص جسنے اس کلمہ کو اوس سے زیادہ بار کہا متفق علیہ اور حدیث ابوموسی اشعری
مین لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو کنز جنت فرمایا ہے متفق علیہ بطولہ جابر کا لفظ رفعاً

یہ ہے کہ افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ رواہ الترمذی و
ابن ماجۃ اور حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے حمد راس شکر ہے شکر نہ کیا اللہ کا اوس
بندے نے جسنے اوسکی حمد نہ کی ابن عباس رفعاً کہتے ہین سب سے پہلے جو جنت کی طرف دن
قیامت کے بلایا جائیگا وہ لوگ ہین جو حمد کرتے ہین اللہ کی سرا و ضرا مین رواہما البیہقی
فی شعب الایمان حدیث ابی سعید خدری مین رفعاً آیا ہے اللہ نے موسی علیہ السلام
سے فرمایا تھا اگر ساتون آسمان اور اوسکے آباد کرنیوالے سوا میرے اور ساتون زمینین ایک
پلہ مین رکھی جاوین اور لا الہ الا اللہ ایک پلے مین تو یہی پلہ جھکیگا رواہ فی شرح السنۃ
ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے نہ کہا کسی بندے نے لا الہ الا اللہ اخلاص سے کبھی لکن
کھل گئے اوسکے لئے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہنچا یہ کلمہ عرش تک جب تک
کہ کبائر سے بچا ہوا ہے رواہ الترمذی و استغربہ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ لاحول
ولا قوۃ الا باللہ دوا ہے ننانوے ۹۹ بیماری کی ادنی اونمین ہم ہے رواہ البیہقی +

بیان استغفار کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے واللہ مین استغفار و توبہ کرتا ہون ہر دن مین ستر بار سے
زیادہ رواہ البخاری اور حدیث اغر مزنی مین سو بار استغفار کرنا فرمایا ہے رواہ
مسلم اور انکی دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ اے لوگو توبہ کرو تم طرف اللہ کے
مین ہر دن مین سو بار توبہ کرتا ہون رواہ مسلم ابوذر کہتے ہین حضرت نے بطور روایت
کے اللہ تبارک و تعالی سے یون فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے اے بندو میرے مینے حرام کیا ہے
ظلم اپنی جان پر اور تمہارے درمیان مین بھی اوسکو حرام ٹھیرایا ہے سو تم آپس مین ظلم نکرو

اى بندو ميرے تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مینے ہدایت کی سو تم مجھسے ہدایت مانگو مین تمکو ہدایت
کرونگا اى ميرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تم مجھسے کھانا مانگو مین تمکو کھلاؤنگا
اى ميرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تم مجھسے کپڑا مانگو مین تم کو پہناؤن گا
اى ميرے بندو تم رات دن خطا کرتے ہو اور مین سارے گناہ بخشتا ہون تم مجھہ سے
استغفار کرو مین تمکو بخشونگا اى بندو ميرے تم نہین پہنچتے میرے نقصان کو کہ ضرر دو
مجھکو اور نہین پہنچتے تم میرے نفع کو کہ فائدہ دو مجھکو اى بندو ميرے اگر اول و آخر و انس
و جن تمہارے تم مین سے پرہیزگار تر دل پر ایک شخص کے ہو جائین تو میرے ملک مین
کچھہ بھی زیادہ نہو اور اگر اول و آخر و انس و جن تمہارے فاجر تر دل پر ایک شخص کے
ہو جائین تو کم نہین ہوتا میرے ملک مین سے کچھہ اى بندو ميرے اگر اگلے پچھلے
انس و جن تمہارے ایک زمین مین کھڑے ہو کر مجھسے سوال کرین اور مین ہر انسان
کو اوسکا سوال دون تو کچھہ بھی کم نہو اوسمین سے جو میرے پاس ہے مگر اوتنا جتنا کہ سوئی
دریا مین سے کم کرے اى بندو ميرے یہ تمہارے اعمال ہین مین انکو گنتا ہون تم پر پھر
واپس دونگا تمکو وہ اعمال تمہارے بھر پور اب جو کوئی خیر پائے وہ اللہ کی حمد کرے
اور جو کوئی اور طرح پائے وہ ملامت نکرے مگر اپنی جان کو رواہ مسلم یہ حدیث
نہایت عظیم الشان رفیع المکان ہے اسکی شرح مستقل نثر الجوہر نام امام ربانی محمد بن
علی شوکانی رح نے نہایت لبسط سے لکھی ہے حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے
بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جسنے ننانوے ۹۹ خون کئے تھے اوس نے ایک راہب سے
پوچھا میرے لئے توبہ ہے کہا نہین اوسنے اوس راہب کو بھی مار ڈالا اور ایک اور شخص
سے پوچھا اوسنے کہا تو فلان جگہہ چلا جا یعنی ہجرت کر راہ مین اوسکو موت نے آگھیرا سو وہ اپنی

چھاتی کے بل اوسطرف سر کا ملائکہ رحمت وملائکہ عذاب نے اوسکے بارہ مین جھگڑا کیا اللہ نے
اس زمین کی طرف وحی بھیجی کہ تو قریب ہوجا اور اوس زمین کو فرمایا کہ تو دور ہوجا پھر فرمایا
تم دونون کو ناپو اوسکو زمین مسجد کی طرف قریب پایا ایک بالشت وہ بخشدیا گیا متفق علیہ
یہ حدیث بڑی امید دلاتی ہے حصول مغفرت پر بعد توبہ صحیح کے وللہ الحمد وللہذا حدیث
ابوہریرہ مین فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نکروگے
تو اللہ تمکو لیجاکر ایک اور قوم لائیگا جو گناہ کریگی پھر استغفار بجالائیگی اور اللہ اونکو بخشیگا
رواہ مسلم اسکے یہ معنی ہین کہ اگر تمسے گناہ ہوجائے تو تم ناامید مغفرت سے نہو یہ
مطلب نہین ہے کہ تم عمدًا گناہ کرو اور مغفرت کے خواہان رہو حدیث ابوموسی مین رفعًا
آیا ہے کہ اللہ اپنا ہاتھہ رات کو پھیلاتا ہے کہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن کو ہاتھہ
پھیلاتا ہے کہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہانتک کہ سورج مغرب سے نکلے رواہ مسلم
یعنی رات دن مین ہر وقت توبہ قبول ہوسکتی ہے اور یہانتک اوسکی رحمت ہے کہ
واسطے توبہ کرنیکے اتنی بڑی وسعت وتاخیر بخشی ہے کہ طلوع آفتاب کا مغرب سے ہو
عائشہ سے رفعًا کہا ہے بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرکے توبہ کرتا ہے تو اللہ اوسکی
توبہ قبول کرلیتا ہے متفق علیہ انس کا لفظ رفعًا یہ ہے اللہ نہایت درجہ خوش
ہوتا ہے بندہ کی توبہ سے جبکہ وہ اللہ کی طرف تائب ہوتا ہے اوس شخص سے بھی زیادہ
جسکا راحلہ جنگل مین کھو گیا اور اوسپر اوسکا کھانا پینا تہا وہ ناامید ہوکر ایک درخت کے
نیچے آکر اوسکے سایہ مین پڑرہا اپنی سواری سے نا یوس تہا اتنے مین اوس راحلہ کو اپنے
پاس کھڑا ہوا دیکھا اوسکی باگ پکڑی اور شدت فرحت سے کہنے لگا اللہم انت عبدی
وانا ربک مارے خوشی کے چوک گیا رواہ مسلم ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین ایک بندے

نے گناہ کیا پھر کہا ای رب مجسے گناہ ہوگیا تو اوس گناہ کو بخشدے رب نے کہا کیا میرے بندے
کو معلوم ہے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے مینے اپنے بندے
کو بخشدیا پھر وہ ٹھیر رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر اوس سے ایک اور گناہ ہوگیا اوسنے
کہا اے رب مجسے گناہ ہوا تو بخشدے رب نے کہا کیا میرے بندہ نے جان لیا
ہے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر پکڑتا ہے مینے اپنے بندے کو بخشدیا
پھر وہ ٹھیر رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر اوسنے ایک اور گناہ کیا اور کہا ای رب مجسے ایک
اور گناہ ہوگیا ہے تو بخشدے اللہ نے کہا کیا اسے معلوم ہے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ
بخشتا اور گناہ پر پکڑتا ہے غفرت لعبدی فلیفعل ماشاء متفق علیہ اسکے
یہ معنی ہین کہ باوجود تکرار گناہ کے جب موفق بہ توبہ ہوتا ہے تو گناہ اوسکا بخشدیا جاتا
ہے اب وہ جو چاہے سو کرے یہ بطور تلطف واظہار عنایت وشفقت کے فرمایا کچھ اجازت
گناہ کرنے کی نہین دی ہے بلکہ نا امید ہونیسے منع فرمایا ہے معلوم ہوا کہ توبہ مکفّر ذنوب
ہوتی ہے اگرچہ کثرت سے گناہ ہوئے ہون جندب کہتے ہین حضرت نے فرمایا ایک شخص
نے کہا تہا واللہ اللہ فلان کو نہ بخشیگا اوسپر اللہ نے فرمایا یہ کون ہے جو مجہپر قسم کہاتا ہے کہ
مین فلان کو نہ بخشونگا مینے فلان کو بخشدیا اور تیرا عمل حبط کیا او کما قال رواہ مسلم
حدیث شداد بن اوس مین رفعاً آیا ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے اللہم انت ربی لا الہ
الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک
من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر
الذنوب الا انت پھر فرمایا جسنے اسکو دن مین یقین سے کہا اور اوسی دن مرگیا قبل شام
کے تو جنتی ہوا اور جسنے اسکو رات مین کہا اور موقن تہا اور اوسی رات صبح سے پہلے مرگیا تو

وہ اہل جنت مین سے ہے رواہ البخاری انس کا لفظ رفعاً یہ ہے اللہ تعالی نے کہا ای ابن آدم
تو جبتک مجھکو پکاریگا اور مجھسے امید رکھیگا مین تجھکو بخشتا رہونگا جو کچھہ تجھہ مین ہوا اور کچھہ پروا
نکرونگا ای ابن آدم اگر پہنچ جائینگے گناہ تیرے ابر آسمان تک پھر تو مجھسے استغفار کریگا
مین تجھکو بخشونگا اور کچھہ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر ملیگا تو مجھسے زمین بھر خطائین لیکر
پھر ملیگا تو مجھسے کہ تو شریک نکرتا تھا ساتھہ میرے کسی شئے کو تو آؤنگا مین پاس تیرے
زمین بھر مغفرت لیکر رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابی ذر وقال
الترمذی حدیث حسن غریب اس حدیث مین بڑی امیدواری ہے لکن یہ مغفرت
مقید ہے ساتھہ عدم شرک کے انسان آپ کو اولا انواع شرک سے جسکے ستر درجے ہین بچا
پھر دعا ورجا کرے ورنہ شرک کے ہوتے ہوئے اعتقاد مین ہو یا قول وعمل مین کوئی دعا
ورجا نفع نہین کرتی ہان توبہ سے شرک بخشدیا جاتا ہے اور جہل کفر وشرک مین عذر نہین
ہوتا ہے اسلئے معلوم کرلینا انواع شرک وکلمات کفر کا ہر مومن پر فرض ہے ابن عباس
نے رفعاً کہا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے جس شخص نے یہ بات جان لی کہ مین قدرت رکہتا
ہون مغفرت ذنوب پر تو مین اوسکو بخشدیتا ہون اور کچھہ پروا نہین کرتا جبتک کہ اوسنے
میرے ساتھہ کسیکو شریک نہین کیا ہے رواہ فی شرح السنۃ معلوم ہوا کہ اصل مغفرت
مین توحید ہے اگر توحید خالص میسر ہے تو انشاء اللہ تعالی سب گناہ مغفور ہو جائینگے
اگرچہ بعد تعذیب خفیف یا شدید کے ہون اور اگر توحید مین کچھہ خلل ہے اور کسی نوع
شرک کا قائل یا مستعمل یا معتقد تھا تو اوسکی مغفرت نہوگی اس باب مین دس رسائل
مستقل لکھے گئے ہین دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے لازم پکڑا
استغفار کو اللہ اوسکو ہر ضیق سے مخرج اور ہر ہم سے فرج دیتا ہے اور ایسی جگہہ سے رزق

پہنچتا ہے جہان سے گمان نہو رواہ احمد والبوداؤد وابن ماجۃ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہین ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ
رواہ الترمذی وابوداؤد یعنی اصرار نہ کیا اوس شخص نے جسنے استغفار کی اگرچہ ایک
دن مین ستر بار عود کیا مطلب یہ ٹہیرایا کہ جب بعد گناہ کے استغفار ہوتی رہتی ہے تو ایسا
شخص مصر نہین کہلاتا اور اگر گناہ ہوتے جاتے ہین اور استغفار نہین کرتا ہے تو مصر
ہوتا ہے انس کا لفظ رفعاً یہ ہے سب بنی آدم خطاکار ہین اور بہتر خطاکارون مین وہ
لوگ ہین جو بہت توبہ کیا کرتے ہین رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی
اس عموم سے انبیاء مخصوص ہین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے مومن جب گناہ کرتا ہے
اوسکے دلمین ایک نکتہ سیاہ ہوجاتا ہے پہر اگر اوسنے توبہ و استغفار کر لی تو دل کو
صیقل ہوگئی اور اگر گناہ کرتا رہا تو وہ نکتہ بڑہتا جاتا ہے یہانتک کہ دلپر غالب آجاتا ہے
یہی وہ رین ہے جسکا ذکر اللہ نے کیا ہے کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون
رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن
صحیح ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندے کی جب تک کہ وہ غرغرہ
نہین کرتا یعنی روح حلق مین نہین پہنچتی رواہ الترمذی وابن ماجۃ اسکو ایمان
یاس کہتے ہین یہ قبول نہین ہوتا ہے

	بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند	توبہ ہا انفس بازپسین دست رد ہست

حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے شیطان نے کہا قسم ہے تیری عزت کی مین اغوا کرونگا تیرے
بندون کو جبتک کہ اونکی روحین اونکی بدن مین ہین رب عزوجل نے فرمایا مجہے بہی قسم ہے
اپنے عزت وجلال و ارتفاع مکان کی کہ مین بہی اونکو بخشتا رہونگا جبتک کہ وہ مجہسے استغفار

کرتے رہینگے رواہ احمد معلوم ہوا کہ استغفار کو مغفرت ذنوب مین بڑا دخل ہے
صفوان بن عسال رفعاً کہتے ہین اللہ تعالی نے مغرب مین ایک دروازہ رکھا ہے جسکا
عرض ستر برس کی راہ ہے واسطے توبہ کے وہ بند نہوگا جبتک کہ سورج مغرب سے نکلے
یہی مطلب ہے اس آیت کا یوم یاتی بعض آیات ربک لاینفع نفسا ایمانہا لم
تکن آمنت من قبل رواہ الترمذی وابن ماجۃ اسماء بنت یزید کہتی ہین مین نے
حضرت کو سنا پڑھتے تھے یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لاتقنطوا من
رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولایبالی رواہ الترمذی وحسنہ
واحمد محتمل ہے کہ لفظ لایبالی منجملہ آیت کے ہو کہ منسوخ ہوگئی یا حضرت کا قول تہدید
ہو ابن عباس لفظ الا اللمم مین کہتے ہین کہ حضرت نے کہا ان تغفر اللہم تغفر جمعا
وای عبد لک لا الما رواہ الترمذی وصححہ یعنی اے اللہ اگر تو چاہے تو سب
گناہ بخشدے وہ کون تیرا ایسا بندہ ہے جسنے کہ گناہ نہین کیا ابن عمر کہتے ہین ہم ایک
مجلس مین گنتے تھے کہ حضرت نے سو بار یہ کلمہ کہا رب اغفر لی وتب علی انک انت
التواب الغفور رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ حدیث
بلال بن یسار مین فرمایا ہے جسنے کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم
واتوب الیہ وہ بخشا گیا اگرچہ لشکر سے بھاگا ہو رواہ الترمذی واستغربہ وابوداؤد

نوع دیگر

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ عزوجل بلند کرتا ہے درجہ بندۂ صالح کا جنت مین
وہ کہتا ہے ای رب یہ کہان سے مجھے ملا فرماتا ہے تیرے ولد نے تیرے لیے استغفار

کی تھی رواہ احمد ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین ہے مردہ قبر مین مگر مانند
غریق کے کہ فریاد کرتا ہے اور منتظر ہوتا ہے دعوت کا جو اوسکو ملی طرف سے باپ یا مان
یا بھائی یا دوست کے جب وہ دعوت اوسکو ملتی ہے تو ساری دنیا و مافیہا سے زیادہ
دوست تر ہوتی ہے اور اللہ تعالی داخل کرتا ہے اہل قبور پر دعا اہل ارض سے مثل
جبال کے اور ہدیہ زندون کا طرف مردون کے یہی استغفار کرنا ہے واسطے اونکے
رواہ البیہقی فی شعب الایمان حدیث عبد اللہ بن بسر مین فرمایا ہے خوشی ہو واسکو
جسنے پائے اپنے صحیفہ مین بہت سے استغفار رواہ ابن ماجۃ والنسائی فی عمل
الیوم واللیلۃ ابن مسعود کہتے تھے مومن اپنے گناہون کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا
پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے ڈرتا ہے کہ وہ پہاڑ کہین اوسپر گر نہ پڑے اور فاجر اپنے گناہون
کو مکھی کی طرح دیکھتا ہے کہ ناک پر بیٹھی فرا ہاتھہ سے اشارہ کیا اوڑ گئی رواہ البخاری
حدیث ثوبان مین فرمایا ہے مین نہین چاہتا کہ میرے لئے دنیا ہو عوض مین اس
آیت کے یا عبادی الذین اسرفوا الخ ایک شخص نے کہا بھلا جس شخص نے
شرک کیا ہے آپ چپ ہو رہے پھر فرمایا الا من اشرک تین بار رواہ احمد یعنی
شرک اس آیت سے مستثنی ہے کہ وہ توبہ سے مغفور ہوتا ہے نہ بے توبہ ابوذر کا لفظ
رفعا یہ ہے اللہ بخشتا ہے اپنے بندون کو جبتک کہ حجاب واقع نہو کہا حجاب کیا ہے
کہا یہ کہ مرے نفس اور وہ مشرک ہو رواہ احمد دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے جو
شخص ملا اللہ سے اور برابر نکرتا تھا ساتھہ اللہ کے کسی شئی کو دنیا مین پھر اوسپر گناہ
تھے مثل پہاڑون کے تو بخشدیتا ہے اللہ اوسکو یعنی اگر چاہتا ہے رواہ البیہقی
فی کتاب البعث والنشور معلوم ہوا کہ سوا شرک کے سب گناہ لیاقت مغفور ہونیکی

رکھتے ہین سو بڑا اہتمام مومن کو اسی شرک کا چاہیے کہ یہ چیونٹی کی چال سے شب تاریک
مین سیاہ پتھر پر بھی مخفی تر ہے ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے التائب من الذنب کمن لا
ذنب له رواه البیهقی وفی سنده ضعف وروی عنه موقوفاً مع
زیادة الندم توبة

ذکر وسعت رحمت کا

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جب مقرر کیا اللہ نے پیدا کرنا مخلوق کا تو لکھی ایک کتاب
وہ اوسکے پاس ہے عرش کے اوپر کہ رحمت میری سابق ہے میرے غضب پر متفق علیه
دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے اللہ کی سو رحمتین ہین اونمین سے اوتاری ہے ایک رحمت
درمیان انس و جن و بہائم و ہوام کے اوسی رحمت کی وجہ سے تعاطف و تراحم کرتے
ہین اور وحش اپنے بچے پر مہربان ہوتا ہے اور رکھ چھوڑی ہین اللہ نے ننانوے ۹۹
رحمتین وہ اپنے بندون پر دن قیامت کے پوری کریگا متفق علیه ابن مسعود رفعاً
کہتے ہین جنت نزدیک تر ہے طرف ایک تمہارے کے تسمہ پاپوش سے اسی طرح آگ
رواه البخاری حدیث ابو ہریرہ مین ایک شخص کا قصہ رفعاً آیا ہے کہ اوسنے اپنے مرتے
وقت کہا مجھے جلا کر میری خاک آدہی جنگل مین اور آدہی دریا مین اڑا دو اگر اللہ ارادہ کریگا
تو مجھکو وہ عذاب دیگا جو کسی کو نہ دیگا سارے جہان مین جب وہ مرگیا اوسکی اولاد نے
ایسا ہی کیا اللہ نے بر و بحر کو حکم دیا کہ سارے ذرات اوسکے جمع کرو پھر فرمایا تو نے یہ کام
کیون کیا اوسنے کہا ڈر سے تیری الٰہی رب اور تو جانتا ہے اللہ نے اوسکو بخشدیا متفق علیه
معلوم ہوا کہ خوف کو مغفرت مین بڑا دخل ہے اور رحمت بہانہ جو ہوتی ہے عمر بن خطاب

کہتے ہین حضرت کے پاس کچھہ قیدی آئے ایک عورت کی چہاتی سے دودہ بہتا تھا وہ
دوڑتی پہرتی تہی جس بچہ کو قیدیونمین پاتی دودہ پلاتی اور اپنے پیٹ سے لگاتی حضرت
نے فرمایا تم دیکھتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ مین ڈال دیگی ہمنے کہا نہین یہ باوجود قدرت
کے کس طرح اوسکو آگ مین ڈالیگی فرمایا الله ارحم بعباده من هذه بولدها
متفق علیہ یعنی الله کا رحم اپنے بندون پر اِس عورت کے رحم سے اپنے بچے پر کہین
زیادہ تر ہے حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے جب مسلمان ہوا بندہ اور اچہا ہوا اسلام
اوسکا کفارہ کردیتا ہے الله ہر سیئہ کو جو اوسنے پہلے کیا تہا اور بعد اسلام کے بدلا ہوتا
ہے نیکی دس گنی سات سو گنے تک بلکہ اضعاف کثیرہ تک اور سیئہ مثل اپنے یعنی ایک ہے
مگر یہ کہ تجاوز کرے الله اوس سے رواہ البخاری یعنی توبہ قبول کرے یا معاف
فرمائے ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ الله نے لکہا ہے حسنات و سیئات کو جسنے قصد
کیا نیکی کا اور بجا نہ لایا اوسکو تو لکہتا ہے الله اوس قصد کو نزدیک اپنے ایک حسنہ
کاملہ اور اگر قصد کیا اور بجا لایا اوسکو تو لکہتا ہے اوسکو دس نیکیان سات سو چند
بلکہ اضعاف کثیرہ تک اور جسنے قصد کیا کسی سیئہ کا پہر نہ کیا اوسکو تو لکہتا ہے اوسکو
ایک حسنہ کاملہ اور اگر قصد کیا اور بجا لایا تو لکہتا ہے الله اوسکو ایک سیئہ متفق علیہ
ایک بدی کو ایک ہی بدی لکہنا اور قصد بدی پر ہمراہ عدم عمل کے ایک پوری نیکی
لکہنا اور ایک نیکی کو دس گنی سے سات سو گنی اور زیادہ تک لکہنا دلیل صریح ہے
کمال رحمت و عموم کرم اور لطف کثیر پر ولله الحمد ابو الدرداء کہتے ہین حضرت منبر پر
وعظ فرماتے تہے اور کہتے تہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان مینے کہا اگرچہ زنا کیا ہو
اور چوری کی ہو فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان مینے پہر دوبارہ عرض کیا

وان زنی وان سرق فرمایا ولمن خاف مقام ربه جنتان پہر سہ بارہ کہا وان زنی وان سرق یارسول اللہ فرمایا وان رغم انف ابی الدردا ءرواہ احمد مراد مقام سے موقف حساب ہے اور ایک جنت لسبب عقیدہ کے ملیگی اور دوسری جنت لسبب عمل کے حدیث عامر رام مین آیا ہے کہ اونہون نے بچے ایک پرندی کے پکڑ لئے تہے بچون کی مان آکر بچون سے چمٹ گئی حضرت نے فرمایا اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخہا فوالذی بعثنی بالحق للہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ بفراخہا پہر اونکو چہڑوا دیا رواہ ابوداؤد بطوالہ ابن عمر کہتے ہین ایک عورت نے حضرت سے کہا الیس اللہ بارحم الراحمین فرمایا ہان اوسنے کہا الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدھا فرمایا ہان اوسنے کہا مان اپنے بچے کو آگ مین نہین ڈالتی ہے حضرت رونے لگے پہر سر اوٹہا کر فرمایا اللہ عذاب نہین کرتا ہے اپنے بندون مین سے مگر مارد ومتمرد کو جو تمرد کرتا ہے اللہ پر اور انکار کرتا ہے لا الہ الا اللہ کہنے سے رواہ ابن ماجۃ مراد عذاب مخلد ہے یعنی تعذیب واسطے کفار کے ہے اور تہذیب واسطے عصاۃ کے مارد کہتے ہین شیطان کو انس ہو یا جن جو کہ خیرات سے معرا ہے متمرد مبالغہ ہے مزید مخالفت مین اور بازرہنا کلمہ کہنے سے مثل اسکے ہے کہ کوئی ولد اپنی والدہ سے کہے کہ تو میری مان نہین ہے میری مان توفلان ہے اور مان کی نافرمانی کرے اور اوسکو سور کتا کہے تو اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ وہ اوس سے بیزار ہوجائیگی اور اوسکو عذاب دیگی اگر قدرت پائیگی حاصل جواب کا یہ ہے کہ کافر وعاصی عبودیت سے خارج ہوگئے ہین اگرچہ نام کے بندے ہین سو اونکو اللہ عذاب کریگا وما کان اللہ لیظلمہم ولکن کانوا انفسہم یظلمون

ثوبان رفعا راوی ہین کہ بندہ اللہ کی رضامندی التماس کرتا ہے ہمیشہ اسی مین لگا رہتا ہے
اللہ تعالی جبریل سے فرماتا ہے فلان بندہ میرا میری رضامندی کی جستجو مین لگا ہے سُن لو
میری رحمت ہے اوسپر جبریل کہتے ہین رحمۃ اللہ علی فلان پہر یہی بات حاملان
عرش کہتے ہین اور وہ لوگ بھی جو اونکے آس پاس ہین یہانتک کہ ساتون آسمان والے
بھی کہنے لگتے ہین پہر یہ رحمت واسطے اوسکے طرف آسمان کے اوترتی ہے رواہ احمد
اسامہ بن زید نے حضرت سے تفسیر آیۂ فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم
سابق بالخیرات مین روایت کیا ہے کلہم فی الجنۃ یعنی یہ سب جنت مین جائینگے
رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اول آیت یہ ہے ثم اورثنا الکتاب
الذی اصطفیناہ من عبادنا فمنہم الخ مراد ظالم سے تقصیر ہے عمل مین مقتصد وہ ہے
جو غالب اوقات مین عمل کرتا ہے سابق وہ ہے جو ہمراہ عمل کے معلم و مرشد بھی ہے یا
مراد ظالم سے جاہل اور مقتصد سے متعلم اور سابق سے عالم ہے یا ظالم مجرم ہے اور مقتصد
خالط صالح بسیئی اور سابق وہ جسکے حسنات غالب ہوئے یہانتک کہ سیئات کا کفارہ ہوگیا
جسطرح کہ حضرت نے فرمایا ہے اما الذین سبقوا فاولئک یدخلون الجنۃ
بغیر حساب واما الذین اقتصدوا فاولئک یحاسبون حسابا یسیرا
واما الذین ظلموا انفسہم فاولئک یحبسون فی طول المحشر ثم یتلقاہم
اللہ برحمتہ ذکرہ البیضاوی یہ تفسیر مرفوع اگر ثابت ہے تو پہر متعین ہوگی

ذکر صبح و شام اور وقت خواب کا

حذیفہ کہتے ہین حضرت وقت شب کے جب بستر پر جاتے ہاتھ اپنا نیچے رخسار کے رکھکر

فرماتے اللہم باسمک اموت واحییٰ اور جب جاگتے کہتے الحمد للہ الذی احیانا
بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ومسلم عن البراء علی مرتضیٰ کہتے
ہین فاطمہؓ نے حضرت سے ایک خادم مانگا تہا اسلئے کہ چکی پیستے پیستے ہاتہوںمین گٹے پڑگئے
تہے فرمایا جب تم بستر پر جاؤ تسبیح وتحمید ۳۳ بار اور تکبیر ۳۴ بار کہو یہ بہتر ہے واسطے
تمہارے خادم سے متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ فاطمہؓ سے کہا اسکو ہر نماز
کے بعد اور وقت خواب کے کہا کرو رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت جب
صبح کرتے کہتے اللہم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت
والیک النشور اور جب شام کرتے کہتے اللہم بک امسینا الی قولہ والیک
المصیر رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ ابان بن عثمان نے رفعاً
کہا ہے نہین کہتا کوئی بندہ ہر صبح وشام بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی
شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار پہر ضرر کرے اوسکو کوئی
رواہ الترمذی وابن ماجۃ مسلم تمیمی کو چپکے سے فرمایا تہا کہ تو جب نماز مغرب
سے پہرے تو بات کرنیسے پہلے سات بار اللہم اجرنی من النار کہہ اگر تو اوس رات
مین مرجائیگا تو لکہا جائیگا واسطے تیرے جواز یعنی خلاص آگ سے اور جب تو صبح کی نماز
پڑہے تب بہی اسی طرح کر اگر اوسدن مین مرجائیگا تیرے لئے آگ سے رہائی لکہی جائیگی
رواہ ابوداؤد ثوبان نے رفعاً کہا ہے نہین کہتا کوئی بندہ صبح وشام تین بار رضیت
باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا لکن اللہ پر حق ہے کہ اوسکو دن قیامت کے
راضی کردے رواہ احمد والترمذی حفصہ کہتی ہین حضرت جب سونا چاہتے
ہاتہ نیچے رخسار کے رکہکر کہتے اللہم قنی عذابک یوم تبعث عبادک تین بار

رواہ ابو داؤد ابو سعید کا لفظ یہ ہے کہ جسنے کہا بستر پر استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم واتوب الیہ تین بار بخشدیتا ہے اللہ گناہ اوسکے اگرچہ ہون برابر زبد بحر کے یا عدد ریگ عالج کے یا عدد ورق شجر کے یا عدد ایام دنیا کے رواہ الترمذی و استغفار حدیث شداد بن اوس مین فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ پڑھے کوئی سورت کتاب اللہ کی وقت سونے کے بستر پر لیکن مقرر کرتا ہے اللہ ایک فرشتہ پھر کوئی شے موذی قریب اوسکے نہین آتی یہانتک کہ جاگے جب جاگے رواہ الترمذی ابن عمر کا لفظ یہ ہے حضرت صبح وشام کہنا ان کلمات کا ترک نکرتے اللھم انی اسألك العافیة فی الدنیا والاخرة اللھم انی اسألك العفو والعافیة فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وآمن روعاتی اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتك من ان اغتال من تحتی رواہ ابو داؤد مراد اغتیال سے خسف ہے حدیث ابو بکرہ مین آیا ہے کہ حضرت یہ دعا کرتے اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا الہ الا انت رواہ ابو داؤد ابو بکرہ ان کلمات کو صبح وشام تین تین بار کہتے ادعیۂ صبح ومسا بہت کثرت سے آئے ہین اسجگہ الفاظ یسیرہ کو منتخب کر کے لکہا ہے کوئی انہین مختصرات کا قائل ہو تو بہی غنیمت ہے مطولات کے پڑہنے والے ہزارون مین شاید ایک دو ہون تو ہون

واللہ اعلم

ذکر دعوات اوقات کا

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ تم مین جب کوئی پاس اپنی بی بی کے آئے یعنی بارادہ

جماع تو کہے بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا اگر
درمیان دونون کے کوئی ولد مقدر ہوگا تو شیطان اوسکو کچہہ ضرر نہ پہنچا سکیگا متفق علیہ
دوسر الفظ انکا یہ ہے کہ حضرت وقت کرب کے یون کہتے تہے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم
لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات ورب الارض
رب العرش الکریم متفق علیہ حدیث سلیمان بن صرد مین علاج دفع غضب کا
یہ فرمایا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے متفق علیہ اور حدیث
ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ جب آواز مرغ کی سنو اللہ سے سوال فضل کا کرو کہ اوسنے فرشتہ کو
دیکہا ہے اور جب آواز گدہے کی سنو تو اعوذ باللہ الخ پڑہو کہ اوسنے شیطان کو دیکہا ہے
متفق علیہ ابوہریرہ کہتے ہین ایک شخص نے کہا آجکی رات مجہکو بچہو نے کاٹا فرمایا
اگر تو وقت شام کے یون کہتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو وہ
تجہکو ضرر نہ پہونچاتا رواہ مسلم طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہین حضرت جب ہلال دیکہتے کہتے
اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ
رواہ الترمذی وحسنہ عمر بن خطاب وابوہریرہ نے کہا ہے حضرت نے فرمایا نہیں ہے
کوئی شخص کہ دیکہے کسی مبتلا کو پہر کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ
وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا تو وہ بلا اوسکو نہین پہنچتی ہے کوئی سی بہی
بلا کیون نہو رواہ الترمذی واستغربہ حدیث عمر مین فرمایا ہے جو شخص داخل
ہوا بازار مین پہر کہا اوسنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و
لہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ
قدیر تو لکہتا ہے اللہ واسطے اوسکے لاکہہ نیکیان اور مٹاتا ہے لاکہہ برائیان اور بلند

کرتا ہے لاکھہ درجے اور بناتا ہے ایک گھر بہشت مین رواہ الترمذی واستغربہ وابن ماجۃ
شرح السنۃ مین یجایی بازار کے بازار جامع کہا ہے کہ جہان کچھہ خرید وفروخت ہوتی ہے
ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین جو شخص بیٹھا کسی مجلس مین اور وہان بہت سی گپ شپ
ہوئی تو اوٹھنے سے پہلے یون کہے سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ
الا انت استغفرک واتوب الیک جو کچھہ لایعنی اوس مجلس مین ہوئی ہے وہ
بخشدی جاتی ہے رواہ الترمذی والبیھقی فی الدعوات الکبیر حدیث علی
مین آیا ہے کہ حضرت جب دابہ پر سوار ہوتے اور پاؤن رکاب مین رکھتے بسم اللہ کہتے
جب پشت جانور پر برابر ہوتے الحمد للہ کہتے پھر کہتے سبحان الذی سخر لنا ھذا
وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پھر تین بار الحمد للہ کہتے اور تین بار
اللہ اکبر پھر فرماتے سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب
الا انت رواہ احمد والترمذی وابوداؤد ابن عمر کہتے ہین حضرت جب کسیکو
رخصت کرتے اوسکا ہاتھہ پکڑتے اور نہ چھوڑتے یہانتک کہ وہی چھوڑے اور کہتے
استودع اللہ دینک وامانتک وآخر عملک دوسری روایت مین یون ہے
وخواتیم عملک رواہ اھل السنن الا النسائی ابوموسی کہتے ہین حضرت جب کسی
قوم سے خوف کرتے کہتے اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم
رواہ احمد وابوداؤد ام سلمہ کہتی ہین حضرت جب گھر سے باہر جاتے کہتے بسم اللہ
توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذبک ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجھل
او یجھل علینا رواہ احمد والترمذی والنسائی وقال الترمذی حدیث حسن
انس کا لفظ رفعاً یہ ہے جب باہر نکلا آدمی اپنے گھر سے اور کہا اوسنے بسم اللہ

توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ تو اوس سے کہا جاتا ہے ھدیت وکفیت
ووقیت شیطان اوس سے الگ ہوجاتا ہے دوسرا شیطان اوس سے کہتا ہے کیف لک
برجل قد ھدی وکفی ووقی رواہ ابی داؤد ابومالک اشعری نے رفعاً کہا ہے جب
آئے آدمی اپنے گھر مین تو یون کہے اللہم انی اسألک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ
ولجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا پھر اپنے گھر والون پر سلام کرے رواہ ابی داؤد حدیث
ابوہریرہ مین آیا ہے کہ جب کوئی آدمی بیاہ کرتا تھا تو حضرت اوسکو یہ دعا دیتے بارک اللہ
لک وبارک علیکما وجمع بینکما فی خیر رواہ احمد واھل السنن الا
النسائی حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ جب کوئی تم مین بیاہ کرے
یا کوئی خادم مول لے تو یون کہے اللہم انی اسألک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ و
اعوذ بک من شرھا وشر ما جبلتھا علیہ اور جب کوئی اونٹ خرید کرے
تو اوسکا کوہان پکڑ کر اسی طرح کرے رواہ ابی داؤد وابن ماجۃ ابوبکرہ نے کہا ہے
دعاء مکروب یہ ہے اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح
لی شانی کلہ لا الہ الا انت رواہ ابی داؤد ابوسعید خدری کہتے ہین ایک شخص نے
کہا ای رسول خدا مجھکو ہموم و دیون لگ گئے ہین فرمایا مین تجھکو ایسی بات نہ سکھادون
جب تو اوسکو کہے تو اللہ تیری فکر کو دور کرے اور تیرا قرض ادا کردے کہا ہان فرمایا صبح
وشام یون کہہ اللہم انی اعوذ بک من الھم والحزن واعوذ بک من العجز
والکسل واعوذ بک من البخل والجبن واعوذ بک من غلبۃ الدین
وقھر الرجال اوسنے اسی طرح کیا اللہ نے اوسکا ہم و دین دور کردیا رواہ ابی داؤد
علیؓ کے پاس ایک مکاتب آیا کہا مین اپنی کتابت سے عاجز ہون میری کچھ اعانت کر

کیا مین تجھکو وہ کلمات نہ سکہادون جو حضرت نے مجھکو سکہائے تھے تجھپر اگر برابر ایک بڑے پہاڑ کے قرض ہوگا تو بھی اللہ اوسکو تجھسے ادا کرادیگا تو کہہ اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک رواہ الترمذی والبیھقی جابر کہتے ہین ہم بلندی پر چڑہتے تکبیر کہتے جب نیچے اوترتے تسبیح کہتے رواہ البخاری +

بیان استعاذہ کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے پناہ مانگو اللہ کے جہد بلا ودرک شقا وسوء قضا وشماتت اعدا سے متفق علیہ عائشہ کہتی ہین حضرت یہ دعا کرتے اللھم انی اعوذبک من الکسل والھرم والمغرم والماثم اللھم انی اعوذبک من عذاب النار وفتنۃ النار وفتنۃ القبر ومن شر فتنۃ الغنی وشر فتنۃ الفقر ومن شر فتنۃ المسیح الدجال اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب متفق علیہ زید بن ارقم کا لفظ یہ ہے کہ یون کہتے اللھم انی اعوذبک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع و من نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لھا رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ حضرت یہ دعا کرتے اللھم انی اعوذبک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک رواہ مسلم عائشہ کہتی ہین کہ یہ دعا کرتے اللھم انی اعوذبک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل رواہ مسلم ابوہریرہ نے کہا کہ یون کہتے اللھم انی اعوذبک من الفقر والقلۃ والذلۃ

واعوذبك من ان اظلم او اظلم رواہ ابوداؤد والنسائی دوسرا لفظ یہ ہے
کہ یون کہتے اللهم انی اعوذبك من الجوع فانہ بئس الضجيع واعوذبك
من الخيانة فانها بئست البطانة رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ
حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت یون کہتے اللهم انی اعوذبك من البرص
والجذام والجنون ومن سيئ الاسقام رواہ ابوداؤد والنسائی قطبہ بن
مالک کا لفظ رفعاً یہ ہے اللهم انی اعوذبك من منكرات الاخلاق والاعمال
والاهواء رواہ الترمذی شکل بن حمید نے کہا تھا ای نبی اللہ مجھکو کوئی تعوذ سکھا دو
جسکو مین کہا کرون فرمایا کہہ اللهم انی اعوذبك من شر سمعی وشر بصری وشر
لسانی وشر قلبی وشر منیی رواہ اهل السنن الا ابن ماجہ اور حدیث ابوالیسر
مین یہ دعا رفعاً آئی ہے اللهم انی اعوذبك من الهدم واعوذبك من
التردی ومن الغرق والحرق والهرم واعوذبك من ان يتخبطنی الشيطان عند الموت
واعوذبك من ان اموت فی سبيلك مدبرا واعوذبك من ان اموت
لديغا رواہ ابوداؤد والنسائی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رفعاً کہتے ہین جب
کوئی تم مین نوم مین ڈر جائے تو یون کہے اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه
وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون وہ ڈر اوسکو ضرر
نہ دیگا ابن عمرو اپنی اولاد بالغ کو یہ دعا سکھا دیتے اور جو بالغ نہوتا تو ایک پرچہ کاغذ پر اسکو
لکھکر اوسکے گلے مین ڈالدیتے رواہ ابوداؤد والترمذی وهذا لفظه ابوبکرہ
کہتے ہین حضرت بعد نماز کے یون کہا کرتے اللهم انی اعوذبك من الكفر والفقر
وعذاب القبر رواہ الترمذی بطوله والنسائی *

بیان جامع الدعا کا

انس کہتے ہین اکثر دعا حضرت کی یہ تھی اللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة
وقنا عذاب النار متفق علیہ ابو مالک اشجعی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جب
کوئی آدمی مسلمان ہوتا تو حضرت اوسکو نماز سکھاتے اور حکم کرتے کہ یہ کلمات بطور دعا کے
کہا کرے اللهم اغفر لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی رواہ مسلم حدیث
ابو موسی اشعری مین آیا ہے کہ حضرت یہ دعا کرتے اللهم اغفر لی خطیئتی وجهلی واسرافی
فی امری وما انت اعلم بہ منی اللهم اغفر لی جدی وهزلی وخطای وعمدی
وکل ذلک عندی اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت
وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شئ قدیر متفق
علیہ ابن مسعود کہتے ہین حضرت یہ دعا کرتے تھے اللهم انی اسألک الهدی والتقی
والعفاف والغنی رواہ مسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت منبر پر کھڑے ہوئے
اور روئے پھر فرمایا مانگو اللہ سے عفو و عافیت کسیکو کچھہ بعد یقین کے بہتر عافیت سے نہین
دیا گیا رواہ الترمذی واستغربہ وابن ماجة انس کہتے ہین ایک شخص نے حضرت
سے کہا تھا کون دعا افضل ہے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت و معافات دنیا و آخرت مین
پھر دوسرے تیسرے دن آکر یہی سوال کیا آپنے یہی جواب دیا پھر فرمایا جب تجھکو عافیت و معافات
دنیا و آخرت مین دیگئی تو تو مراد کو پہنچا رواہ الترمذی واستغربہ وابن ماجة مین
کہتا ہون سوال عفو و عافیت کی حدیث پچاس طریق سے آئی ہے کوئی سوال جامع تر
اس دعا سے نہین ہے کل الصید فی جوف الفرا حدیث ابو الدردا مین فرمایا ہے کہ

ایک دعا داؤد علیہ السلام کی یہ تھی اللھم انی اسألک حبک وحب من یحبک والعمل
الذی یبلغنی حبک اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی ومالی واھلی ومن
الماء البارد راوی نے کہا حضرت جب ذکر داؤد علیہ السلام کا کرتے کہتے کان اعبد البشر
یعنی اپنے زمانہ مین سب لوگون سے زیادہ عابد تر تھے رواہ الترمذی وحسنہ ام سلمہ
کہتی ہین حضرت بعد نماز فجر کے کہتے اللھم انی اسألک علما نافعا وعملا متقبلا
ورزقا طیبا رواہ احمد وابن ماجۃ والبیھقی فی الدعوات الکبیر۔

بیان مناسک کا

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا اللہ و رسول پر کہا پھر
کون عمل فرمایا جہاد راہ خدا مین کہا پھر کون عمل فرمایا حج مبرور متفق علیہ دوسرا لفظ
رفعا یہ ہے جسنے حج کیا واسطے اللہ کے پھر رفث وفسق نکیا وہ پھرا مثل اوسدن کے کہ
جنا اوسکو اوسکی مان نے متفق علیہ رفث سے مراد ذکر جماع ہے یا ہر وہ کلمہ جو کہ مراد
مرد کی عورت سے ہوتی ہے فسق سے مراد دشنام دہی وجدال کرنا ہے ساتہ رفقا و خدام
کے ذکر جدال کا اسجگہ باعتماد آیت کے نہین فرمایا لفظ کیوم ولدتہ امہ کا مقتضا
یہ ہے کہ سب گناہ حاجی کے بخشدئے جاتے ہین اوسدم تک خواہ صغائر ہون یا کبائر
اور خواہ قلبی ہون یا قالبی تیسرا لفظ یہ ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے ما بینہما
کا اور حج مبرور کی جزا نہین مگر جنت متفق علیہ حدیث ابن عباس مین عمرہ کو رمضان
مین برابر حج کے فرمایا ہے متفق علیہ عایشہ کہتی ہین مینے حضرت سے اذن چاہا جہاد کرنیکا
فرمایا تمہارا جہاد حج ہے متفق علیہ حدیث ابن عباس مین رفعا آیا ہے کہ حج ایک بار ہے

اور جسنے زیادہ کیا وہ تطوع ہے رواہ احمد والنسائی والدارمی حدیث علی مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو شخص مالک ہوا زادو راحلہ کا جو پہنچا دے اوسکو اللہ کے گہر تک اور حج نکیا اوسنے تو کچہہ نہین اوسپر کہ یہودی مرے یا نصرانی یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی واستغربہ اسکی سند مین ہلال مجہول اور حارث ضعیف ہے لیکن مضمون حدیث ادلۂ دیگر سے ثابت ہے حاصل یہ کہ تارک حج کا باوجود استطاعت کے کافر مرتا ہے اللہم احفظنا ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جو شخص ارادہ حج کا کرے اوسکو چاہئے کہ جلدی کرے رواہ ابو داؤد والدارمی ابن مسعود رفعاً کہتے ہین متابعت کرو درمیان حج وعمرہ کے یعنی جب عمرہ کرو تو حج کرو اور جب حج کرو تو عمرہ بجالاؤ یہ دونون دور کرتے ہین فقر وگناہ کو جسطرح کہ بھٹی دور کرتی ہے میل لوہے اور سونے اور چاندی کا رواہ الترمذی والنسائی واحمد وابن ماجۃ حدیث ابن عمر مین صفت حاجی کی یہ فرمائی ہے کہ سر وبدن مین میلا کچیلا ہو رواہ فی شرح السنۃ یعنی بالون مین کنگھی نہو بدن مین خوشبو وصفائی نہو ابن عباس کہتے ہین یمن والے حج کو بلا زاد آتے اور کہتے تہے کہ ہم متوکل ہین جب مکہ مین پہنچتے لوگو نسے سوال کرتے اللہ نے یہ آیت اوتاری وتزودوا فان خیر الزاد التقوی رواہ البخاری یعنی اللہ سے ڈرو بہیک نہ مانگو اس زمانے مین سیکڑون جاہل سوال کرکے کچہہ روپیہ لیکر حج کو جاتے ہین جس شخص کو استطاعت نہین ہے اوسپر حج فرض بہی نہین ہے پہر بہیک مانگ کر اور مال حرام لیکر حج کو جانا کسنے واجب کیا ہے ونعوذ باللہ من الجہل عائشہ نے کہا تہا کیا عورتون پر بہی جہاد ہے فرمایا ہان ایسا جہاد ہے جسمین لڑنا مارنا نہین ہے یعنی حج وعمرہ رواہ ابن ماجۃ ابو امامہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جسکو نروکا حج سے کسی حاجت ظاہر

یا سلطان ستمگر یا مرض حابس نے پھر وہ مرگیا اور حج نہ کیا تو اب چاہے یہودی مرے یا نصرانی
رواہ الدارمی یعنی مرنا اوسکا اس حالت پر اور مرنا یہودیت و نصرانیت پر برابر ہے اسلئے
کہ وہ کافر نعمت ہے اور تارک امر اور منہمک فی المعصیت ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین حاج و
عمار اللہ کے مہمان ہین اگر دعا کرین تو قبول ہو اور استغفار کرین تو بخشے جائین رواہ
ابن ماجۃ دوسرا لفظ الکار فعاً یہ ہے کہ اللہ کے مہمان تین ہین غازی و حاج و معتمر
رواہ النسائی والبیھقی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے تو جب حاجی سے ملے تو اوسکو
سلام کر اور مصافحہ کر اور اوس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے پہلے اس سے
کہ وہ اپنے گھر مین داخل ہو کیونکہ وہ مغفور لہ ہے رواہ احمد ابوہریرہ کا لفظ رفعاً
یہ ہے جو نکلا حج یا عمرے یا غزا کو پھر مرگیا راہ مین لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے اجر غازی و
حاجی و معتمر کا رواہ البیھقی فی شعب الایمان ❖

ذکر تلبیہ کا

ابن عمر کہتے ہین مین نے حضرت کو سنا اہلال کرتے تھے کہتے لبیک اللھم لبیک لبیک
لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک ان
کلمات سے زیادہ نہ کہتے متفق علیہ زید بن ثابت کہتے ہین مین نے حضرت کو دیکھا کہ
آپ نے واسطے اہلال یعنی احرام کے غسل کیا رواہ الترمذی والدارمی حدیث سہل
بن سعد مین فرمایا ہے نہین تلبیہ کرتا کوئی مسلمان مگر تلبیہ کرتا ہے ہر حجر و شجر و مدر جو
اوسکے دائین بائین ہے یہانتک کہ زمین دونون جانب سے منقطع ہو رواہ الترمذی
وابن ماجۃ خزیمہ بن ثابت کہتے ہین حضرت جب تلبیہ سے فارغ ہوتے اللہ سے سوال

رضوان وجنت کا اور استغفار سیا تہہ اوسکے رحمت کی آگ سے کرتے رواہ الشافعی
ابن عباس نے رفعاً کہا ہی طواف کرنا گرد گہر کے مثل نماز کے ہے اتنی بات ہے کہ تم اسمین
بات کرتے ہو سو جو کوئی بات کرے وہ اچہی بات کہے رواہ الترمذی والنسائی
والدارمی ترمذی نے کہا یہ موقوف ہے دوسر الفظ انکا رفعاً یہ ہے حجر اسود جنت سے نازل
ہوا ہے دودہ سے زیادہ سفید تہا بنی آدم کی خطاؤن نے اوسکو سیاہ کردیا رواہ احمد
والترمذی وصححہ تیسر الفظ یہ ہے کہ اللہ تعالی حجر اسود کو دن قیامت کے اوٹہائیگا
اوسکے دو آنکہین ہونگی جنسے وہ دیکہیگا ایک زبان ہوگی جس سے بات کریگا اور جسنے
اوسکا استلام کیا ہے اوسپر گواہی دیگا رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی حدیث
ابن عمر مین رفعاً آیا ہے کہ رکن ومقام دو یاقوت ہین جنت کے اللہ نے اونکا نور لے لیا
اگر نہ لیتا تو مشرق سے مغرب تک چمک اوٹہتا رواہ الترمذی دوسر الفظ انکا رفعاً یہ ہے
کہ مسح ان دونون کا کفارہ ہے خطاؤن کا جسنے طواف کیا اس گہر کا ایک ہفتہ یعنی ساتہہ
رعایت واجبات وسنن کے تو یہ مثل آزاد کرنے ایک گردن کے ہوا ہر قدم رکہنے اور
اوٹہانے پر ایک خطا دور ہوتی ہے اور ایک نیکی لکہی جاتی ہے رواہ الترمذی عبداللہ
بن سائب کہتے ہین حضرت درمیان دونون رکن کے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ آخر
کہتے رواہ ابو داؤد عابس بن ربیعہ نے کہا ہے مینے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکہا کہ حجر کا
بوسہ لیا اور کہا انی لاعلم انک حجر ما تنفع ولا تضر ولو لا انی رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقبلک ما قبلتک متفق علیہ قوت ایمان وشدت توحید
خالص کو دیکہو کہ اللہ نے عمر فاروق سے اوسوقت کیا کہلایا فی الواقع ہمکو غرض اتباع سنت
سے ہے نہ خوض کرنیسے معانی تعبدات مین حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ مقرر ہین

رکن یمانی پر ستر فرشتے جسنے کہا اللهم انی اسألك العفو والعافية فی الدنيا والاخرة
ربنا اتنا فی الدنیا حسنة الخ تو وہ فرشتے آمین کہتے ہین رواہ ابن ماجة دوسرا
لفظ انکا رفعاً یہ ہے جسنے طواف کیا گھر کا سات دن اور کلام نکیا مگر سبحان الله والحمد لله
ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله مٹتین اوس سے دس
برائیان اور لکھی گئین دس نیکیان اور بلند ہوئے دس درجے اور جسنے طواف کیا اور یہی
کلمات کہے وہ گھسا رحمت مین اپنے دونون پاؤن سے جسطرح کہ کوئی پانی مین دونون
پاؤن سے گھستا ہے رواہ ابن ماجة

بیان وقوف کا عرفہ مین

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین نہین ہے کوئی دن زیادہ تر اس سے کہ آزاد کرے الله اوسمین بندون کو
آگ سے عرفہ کے دن سے اور حال یہ ہے کہ الله تعالی اوسدن نزدیک آجاتا ہے اور فرشتون
سے ساتھہ اونکے فخر کرکے فرماتا ہے ما اراد هؤلاء یہ کیا چاہتے ہین رواہ مسلم ٥

ورنہ من از طرف خویش بغایت دورم	توگر از طرف رحمتِ خود نزدیکی

حدیث عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده مین فرمایا ہے کہ بہتر دعا دعا ہے عرفہ کی اور بہتر کلام
جو مینے اور مجھسے پہلے اور نبیون نے کہا ہے وہ یہ ہے لا اله الا الله وحده لا شریك
له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر رواہ الترمذی و مالك طلحہ
بن عبید الله کا لفظ رفعاً یہ ہے ندیکھا گیا شیطان کسی دن مین ذلیل وحقیر وخوار تر اور نہ زیادہ
غیظ مین عرفہ کے دن سے اور یہ اسی لئے کہ وہ دیکھتا ہے کہ رحمت اوترتی ہے اور بڑے
بڑے گناہون سے درگذر کیجاتی ہے رواہ مالك حدیث جابر مین فرمایا ہے جب عرفہ

کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ طرف آسمان دنیا کے نزول فرماتا ہے اور فرشتون کے ساتھہ مباہات
کرتا ہے اور کہتا ہے دیکھو طرف میرے بندون کے آئے ہین پاس میرے میلے کچیلے گرد
آلودہ چلاتے ہوئے ہر راہ دور و دراز سے مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے اونکو بخشدیا فرشتے
کہتے ہین ای رب فلان متہم تہا یعنی ساتھہ بدی کے اور فلان اور فلانہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے
قد غفرت لهم حضرت نے فرمایا فما من یوم اکثر عتیقا من النار من یوم عرفة
یعنی اس دن سے زیادہ کسی دن لوگ آگ سے آزاد نہین ہوتے ہین رواہ فی شرح
السنة عباس بن مرداس نے کہا حضرت نے دعا کی واسطے اپنی امت کے سہ پہر کو
دن عرفہ کے مغفرت کی جواب ملا کہ مینے اونکو بخشدیا سوا مظالم کے کہ مین عوض مظلوم کا
ظالم سے لونگا کہا ای رب تو اگر چاہے تو مظلوم کو جنت دیکر اور ظالم کو بخشدے اوس
سہ پہر کو کچھہ جواب نہ ملا جب مزدلفہ مین صبح کی پہر وہی دعا مانگی تو سوال قبول ہوا حضرت
ہنسے یا مسکرائے ابوبکرؓ و عمرؓ نے کہا بابی انت و امی اس ساعت مین تو آپ کبھی ہنستے
نہ تھے آپ کیون ہنسے اللہ تعالیٰ آپکے دانتون کو ہمیشہ ہنسائے فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس
نے جب جانا کہ اللہ نے میری دعا قبول کی اور میری امت بخشی گئی تو سر پر خاک
ڈالنے لگا اور ویل و ثبور پکارنے مین اوسکا جزع دیکھکر ہنسا رواہ ابن ماجة وروی
البیھقی فی کتاب البعث والنشور نحوہ مظالم سے مراد حقوق خلق ہین ویل
کہتے ہین حلول شر کو یہ کلمہ عذاب کا ہے اور ثبور بمعنی ہلاک ہے مراد امت سے وہ لوگ
ہین جو اوسوقت عرفات مین کہڑے تھے اسی جگہہ سے یہ بات کہی ہے کہ حج مکفر حقوق
عباد ہے اور بعض نے کہا محمول ہے اون مظالم پر جنسے توبہ کرلی ہے یا اون حقوق
کے وفا کرنے سے عاجز رہا ہے ✣

بیان رمی جمار کا

قدامہ بن عبداللہ کہتے ہیں میںنے حضرت کو دیکھا کہ دن نحر کے رمی جمار کرتے تھے ناقہ صہبائی پر نہ ضرب تھی نہ طرد نہ آواز الیك الیك یعنی دور باش رواہ الشافعی واهل السنن الا النسائی والدارمی حدیث عائشہ میں فرمایا ہے رمی جمار و سعی درمیان صفا و مروہ کے واسطے اقامت ذکر خدا کے مقرر کی گئی ہے رواہ الترمذی وصححہ والدارمی نافع نے کہا ابن عمر نزدیک جمرتین اولیین کے دیر تک کھڑے ہو کر تکبیر تسبیح تحمید کرتے اور دعا مانگتے اور نزدیک جمرۂ عقبہ کے کھڑے نہوتے رواہ مالك

بیان ہدی کا

جابر کہتے ہیں حضرت نے عائشہ کی طرفسے دن نحر کے ایک گاؤ ذبح کی رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہ اپنی بی بیونکی طرفسے حج مین گاؤ نحر کی رواہ مسلم تیسیر الفظ یہ ہے کہ نحر کیا ہمنے سال حدیبیہ مین ایک بدنہ سات شخص کی طرفسے اور ایک گاؤ سات شخص کی طرف سے رواہ مسلم

بیان حلق کا

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے دن حجۃ الوداع کے کہا اللھم ارحم المحلقین صحابہ نے عرض کیا والمقصرین یارسول اللہ کہا اللھم ارحم المحلقین پھر کہا والمقصرین یارسول اللہ فرمایا والمقصرین متفق علیہ اس سے فضیلت حلق کی قصر پر ثابت

ہوئی اور حدیث یحییٰ بن حصین مین تین بار دعا کرنا واسطے محلقین کے اور ایکبار دعا کرنا واسطے مقصرین کے آیا ہے رواہ مسلم اور حدیث عائشہ و علی مین نہی کی ہے عورت کو سر منڈانے سے رواہ الترمذی ابن عباس سے رفعاً کہا ہے عورتون پر حلق نہین ہے تقصیر ہے رواہ ابوداؤد والدارمی

خطبہ یوم النحر

حدیث طویل ابی بکرہ مین آیا ہے کہ اوسدن خطبہ پڑہا اوسمین یہ بھی فرمایا فان دماءکم و اموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شہرکم ھذا وستلقون ربکم فیسألکم عن اعمالکم الحدیث متفق علیہ معلوم ہوا کہ حرمت جان و مال و آبرو کی یکسان ہے بلاتفاوت جیسے قتل کرنا ویسے ہی کسیکا مال ناجائز طور پر لینا یا کسی کی آبروریزی کرنا مظلمہ جان کی نسبت مظلمہ مال کا بہت مروج ہے اور مظلمہ مال کی نسبت مظلمہ آبروریزی کا نہایت درجہ عام ہوگیا ہے حالانکہ معصیت و تحریم و جزا مین یہ سب مظالم برابر ہین بلافرق عمرو بن الاحوص کہتے ہین مینے حضرت کو سنا حجۃ الوداع مین فرماتے تھے یہ کون دن ہے کہا حج اکبر کا دن ہے فرمایا فان دماءکم و اموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا الحدیث رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ حدیث عبدالرحمن دیلمی مین فرمایا ہے حج نام ہے عرفہ کا یعنی وہان کے وقوف کا جسنے پایا عرفہ کو شب جمع یعنی مزدلفہ مین قبل طلوع فجر کے اوسنے پالیا حج کو الحدیث رواہ اہل السنن والدارمی وصححہ الترمذی

بیان حرم مکہ معظمہ کا حرسہا اللہ تعالیٰ

ابن عباس کہتے ہین حضرت نے مکہ کو کہا تو کیا اچھا شہر ہے اور دوست تر مجھکو اگر یہ بات نہوتی کہ میری قوم نے نکالا مجھکو تجھسے تو سکونت نکرتا مین سوا تیرے کسی اور جگہہ رواہ الترمذی وصحیح عبداللہ بن عدی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے حزورہ پر کھڑے ہوکر فرمایا واللہ تو بہترین زمین خدا ہے اور دوست ترین زمین طرف خدا کے اگر مین نکالا نہ جاتا تجھسے تو نہ نکلتا رواہ الترمذی وابن ماجۃ حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے اس شہر کو اللہ نے حرام کیا ہے جسدن کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا تھا سو یہ حرام ہے اللہ کے حرام کرنیسے قیامت کے دن تک اور حلال نہین ہوا قتال کرنا اوسمین کسیکو قبل میرے اور مجھکو بھی حلال نہین ہوا مگر ایک ساعت دن مین فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ الحدیث متفق علیہ حدیث عیاش بن ابی ربیعہ مین فرمایا ہے ہمیشہ یہ امت خیر سے رہیگی جبتک کہ اس حرمت کی پوری پوری عظمت کریگی اور جب اسکو ضائع کردیگی ہلاک ہوجائیگی رواہ ابن ماجۃ +

حرم مدینہ منورہ حرسہا اللہ تعالیٰ

حدیث علی مین رفعاً آیا ہے مدینہ حرام ہے عیر سے ثور تک جسنے نکالی اوسمین کوئی بدعت یا جگہہ دی کسی بدعتی کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگونکی قبول نہین اوس سے صرف اور نہ عدل الحدیث متفق علیہ سعد کا لفظ رفعاً یہ ہے مدینہ بہتر ہے اونکے لئے اگر وہ جانین نہین چھوڑتا ہے اوسکو کوئی بے رغبت ہوکر لکن بدل دیتا ہے اللہ اوسمین اوس شخص کو جو کہ بہتر ہے اوس سے اور ثابت نہین رہتا کوئی وہان کی تکلیف پر مگر ہونگا مین

شفیع یا شہید دن قیامت کے رواہ مسلم ابوہریرہ رض کہتے ہین صبر نہین کرتا تکلیف و سختی مدینہ پر کوئی شخص میری امت مین سے مگر ہوتا ہون مین شفیع اوسکا دن قیامت کو رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ دجال مدینہ مین داخل نہوگا متفق علیہ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے جسکو استطاعت ہو کہ مدینہ مین مرے تو وہین مرے مین شفاعت کرونگا اوسکی جو وہان مریگا رواہ احمد والترمذی وصححہ ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا آخر قریہ قریات اسلام سے ویرانگی مین مدینہ ہے رواہ الترمذی وحسنہ انس نے رض کہا ہے اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة متفق علیہ ایک شخص نے آل خطاب مین سے رض کہا ہے جسنے زیارت کی میری قصد کرکے وہ میری نگاہ مین ہے دن قیامت کے اور جسنے سکونت اختیار کی مدینے کی اور صبر کیا اوسکی تکلیف پر مین شہید و شفیع ہونگا اوسکا دن قیامت کو اور جو شخص مرا کسی ایک جگہہ مین دو حرم مین سے تو اوٹھائیگا اوسکو اللہ امن والون مین دن قیامت کے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسنے حج کیا پھر زیارت کی میری قبر کی بعد میری موت کے وہ مثل اوس شخص کے ہے جسنے زیارت کی میری زندگی مین رواہما البیہقی فی شعب الایمان ان حدیثون کی سند مین ضعف ہے معہذا زیارت آنحضرت صلعم افضل زیارات ہے اختلاف سے بچنے کے لئے اس سے بہتر کوئی صورت نہین کہ بہ نیت مسجد نبوی سفر اختیار کرے مرقد مطہر ملحق بہ مسجد شریف ہے وہان پہنچکر زیارت بقاعدہ مسنون ماثور بجا لائے اور بدع اہل زمان سے محفوظ رہے

تمام ہوا حصہ عبادات کا

والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات ہر باب مین ان ابواب سے رسائل مستقلہ

مع احکام فقہ سنت کیے لکھے گئے ہین مطول و مختصر اور ادعیۂ و اذکار مین رسائل جداگانہ ہین وباللہ التوفیق

بیان کسب و طلب حلال کا

مقدام بن معدیکرب رفعاً کہتے ہین نہ کھایا کسی شخص نے کوئی طعام کبھی بہتر اس سے کہ کھاوے اپنے ہاتھون کی کمائی سے داؤد نبی اللہ اپنے ہاتھون کے عمل سے کماتے تھے رواہ البخاری بیان مین شرف حرفہ کے رسالہ رفو الخرقہ لکھا گیا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ پاک ہے قبول نہین کرتا مگر پاک کو اور اللہ نے حکم کیا ہے مومنون کو اوسی چیز کا جسکا حکم دیا ہے رسولون کو فرمایا یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم پھر ذکر فرمایا ایک شخص کا کہ لنبا سفر کرتا ہے میلا کچیلا گرد آلودہ ہے دراز کرتا ہے دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتا ہے ای رب ای رب حالانکہ کھانا اوسکا اور پینا اوسکا اور پہننا اوسکا حرام ہے اور غذا پائی ہے اوسنے حرام سے پھر کسطرح اوسکی دعا قبول ہو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ پھر اکل حرام کے دعا مردود ہوتی ہے دوسرے لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ آئیگا لوگون پر ایک ایسا زمانہ کہ پروا نکریگا آدمی کہ کہان سے لیا حلال سے یا حرام سے رواہ البخاری بیان مین اموال محرمہ و اموال حلال کے رسالہ سعۃ المجال بہت جامع و نافع ہی حدیث نعمان بن بشیر مین فرمایا ہے حلال ظاہر ہے حرام ظاہر ہے دونون کے بیچ مین مشتبہات ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے جو شخص بچا شبہات سے اوسنے پاک رکھا اپنے دین و آبرو کو اور جو شخص گرا شبہات مین گرا حرام مین جیسے راعی کہ گرد چراگاہ کے چراتا ہی ویب ہے

کہ اوسمین جا چرے سُن لو ہر بادشاہ کا ایک حمی ہوتا ہے اللہ کا حمی اوسکے محارم ہین سُنلو
بدن مین ایک ٹکڑا گوشت کا ہے جب وہ درست ہوا سارا بدن درست ہوگیا جب وہ
بگڑ گیا سارا بدن بگڑ گیا خبردار ہو جاؤ وہ مضغہ دل ہے متفق علیہ یہ حدیث ایک اصل
عظیم ہے واسطے احکام ومسائل کثیر کے امام ربانی محمد بن علی شوکانی رح نے اسکی شرح
مستقل لکھی ہے خلاصہ اوسکا دلیل الطالب مین لکھا گیا ہے غالب مشتبہات وہ اشیاء
ہین جنمین اختلاف مذاہب کا ہوتا ہے سو مختلف فیہ سے بچکر متفق علیہ پر عمل کرنا دین
وآبرو کا بچانا ہے اور اختلاف مین پڑنا حمی مین گرنا ہے ابن مسعود رفعاً کہتے ہین بندہ جب
مال حرام کما کر صدقہ دیتا ہے تو وہ اوس سے قبول نہین ہوتا اور اگر خرچ کرتا ہے تو اوسمین
برکت نہین ہوتی اور اگر چھوڑ جاتا ہے تو وہ اوسکا زاد طرف نار کے ہوتا ہے اللہ برائی
کو برائی سے نہین مٹاتا بلکہ برائی کو بھلائی سے مٹاتا ہے اور ناپاک ناپاک کو محو نہین کرتا
رواہ احمد وکذا فی شرح السنۃ حدیث جابر مین فرمایا ہے داخل نہین ہوتا جنت
مین وہ گوشت جو اوگا ہے حرام سے اور جو گوشت حرام سے اوگتا ہے وہ لایق آگ کے
ہے رواہ احمد والدارمی والبیہقی حسن بن علی کہتے ہین مینے حضرت سے
یہ بات یاد کر لی ہے کہ چھوڑ دے تو اوس چیز کو جو شک مین ڈالے اور اختیار کر اوس چیز کو
جو شک مین نہ ڈالے بیشک صدق طمانینت ہے اور کذب ریبت رواہ احمد والترمذی
والنسائی وابصہ بن معبد سے فرمایا تھا تو بر واثم کو پوچھنے آیا ہے کہا ہان فرمایا استفتا کر اپنے
نفس سے تین بار اسی طرح کہا پھر فرمایا بر وہ ہے جسپر نفس ودل مطمئن ہوا اور اثم وہ ہے
جو نفس مین اثر کرے اور سینے مین تردد لائے اگرچہ لوگ تجھکو فتوی دین رواہ احمد
والدارمی عطیہ سعدی کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہین پہنچتا بندہ اِس درجہ کو کہ پرہیزگارون

مین ہو جبتک کہ ترک نکرے اوس چیز کو جسمین کچھہ ڈر نہین ہے واسطے بچنے کے اوس چیز سے جسمین کہ ڈر ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ عبداللہ رفعاً کہتے ہین طلب کرنا پاک کمائی کا فرض ہے بعد فرض کے رواہ البیہقی یعنی بعد نماز روزہ حج وغیرہ کے حدیث رافع بن خدیج مین آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کونسا کسب پاک ہے فرمایا عمل آدمی کا اپنے ہاتھہ سے اور ہر بیع مبرور رواہ احمد ابوبکر کا لفظ رفعاً یہ ہے داخل نہین ہوتا جنت مین وہ بدن جسنے پرورش پائی حرام سے رواہ البیہقی ابن عمر نے کہا ہے جسنے خرید کیا ایک کپڑا اوس درہم کو اور اوسمین ایک درہم حرام ہے تو قبول نہین کرتا اللہ نماز کو جبتک کہ وہ کپڑا اوسکے بدن پر ہے رواہ احمد والبیہقی وسندہ ضعیف ؀

بیان مساہلت کا معاملہ مین

حدیث جابر مین فرمایا ہے اللہ رحم کرے مرد نرم مزاج کو جب بیچے یا خرید کرے یا تقاضا کرے رواہ البخاری حذیفہ کی حدیث مین رفعاً آیا ہے ایک آدمی تھا تمسے پہلے لوگون مین فرشتہ اوسکی روح قبض کرنے کو آیا اوس سے کہا تو نے کوئی عمل خیر کیا ہے اوسنے کہا مین نہین جانتا کہا بھلا خیال تو کر کہا مجھے نہین معلوم اتنی بات ہے کہ مین دنیا مین لوگون سے لین دین کرتا تھا جو آسودہ ہوتا اوسکو مہلت دیتا اور تنگدست سے درگذر کرتا اللہ نے اوسکو بہشت مین داخل کیا متفق علیہ مسلم کا لفظ عقبہ بن عامر و ابومسعود انصاری سے یہ ہے اللہ نے کہا انا احق بذا منک تجاوزوا عن عبدی ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین حلف مال کی نکاسی کرتا ہے لکن برکت کو مٹا دیتا ہے متفق علیہ ابوسعید کا لفظ رفعاً یہ ہے تاجر راست گو امانتدار ہمراہ نبیین و صدیقین و شہدا کے ہوگا رواہ الترمذی

والدارمی والدارقطنی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

بیان ربا کا

جابر کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا نے آکل وموکل وکاتب وہر دوشاہد ربا پر اور فرمایا یہ سب یکسان ہین رواہ مسلم عبادہ بن صامت کا لفظ رفعًا یہ ہے سونا ساتھ سونے کے اور چاندی ساتھ چاندی کے اور گیہون ساتھ گیہون کے اور جَو ساتھ جَو کے اور کہجور ساتھ کہجور کے اور نمک ساتھ نمک کے مثل ساتھ مثل کے سوا برابر دست بدست پھر جب یہ انواع مختلف ہون تو بیچو جسطرح چاہو جبکہ دست بدست ہو رواہ مسلم یہ چہ چیزین منصوص ہین اور فقہا نے اور چیزون کو بہی اسپر قیاس کیا ہے بہرحال احتیاط اولی ہے ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین البتہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ باقی نرہیگا کوئی مگر سودخوار اگر سود نہ کہائیگا تو اوسکو سود کا بخار یا غبار پہنچیگا رواہ احمد واہل السنن الا الترمذی حدیث عبداللہ بن حنظلہ مین فرمایا ہے ایک درہم سود کا جسکو آدمی کہاتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ سود ہے سخت تر ہے ۳۶ زنا سے رواہ احمد والدارقطنی ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے ربا ستر جزو ہے ادنی اونمین یہ ہے کہ وطی کرے آدمی اپنی مان سے ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ربا اگرچہ زیادہ ہو انجام اوسکا طرف قلت کے ہے رواہما ابن ماجۃ والبیہقی وروی احمد الاخیر ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین آیا مین شب معراج مین ایک قوم پر اونکے پیٹ برابر گہرون کے تہے اونمین سانپ بہرے تھے جو پیٹ کے باہر سے نظر آتے تہے مینے کہا یہ کون لوگ ہین اے جبریل کہا یہ سودخوار لوگ ہین رواہ احمد وابن ماجۃ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے اقالہ کیا کسی مسلمان کو اقالہ کریگا اللہ

اوسکی لغزش کو دن قیامت کے رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ

بیان افلاس و انظار کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ایک آدمی لوگون سے قرض کا لین دین کرتا تھا اپنے غلام سے کہتا تو جب پاس تنگدست کے جائے تو اوس سے تجاوز کرنا شاید اللہ مجسے تجاوز کرے پھر وہ اللہ سے ملا اللہ نے اوس سے تجاوز کیا متفق علیہ ابو قتادہ کا لفظ رفعًا یہ ہے جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ اوسکو کرب یوم قیامت سے نجات دے تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا چھوڑ دے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے جسنے مہلت دی تنگدست کو یا چھوڑ دیا اوسکو قرض تو نجات دیگا اوسکو اللہ کرب یوم القیامہ سے رواہ مسلم ابو الیسر کا لفظ رفعًا یون ہے جسنے مہلت دی یا قرض چھوڑ دیا تنگدست کو تو اللہ اوسکو اپنے ظل مین سایہ دیگا رواہ مسلم حدیث سلمہ بن اکوع مین آیا ہے کہ حضرت نے قرضدار پر نماز جنازہ کی نہین پڑھی جب ابو قتادہ نے کہا کہ اسکا قرض مجپر ہے تب پڑھی رواہ البخاری بطولہ

قرض از مرتبہ مردی انداخت مرا		بس کہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین جسنے لیا مال لوگون کا اس ارادہ سے کہ اوسکو ادا کر دیگا تو اللہ اوسکو ادا کرا دیتا ہے اور جسنے لیا اس ارادے سے کہ اوسکو تلف کرے تو تلف کر دیتا ہے اللہ اوسکو رواہ البخاری حدیث ابی قتادہ سے معلوم ہوا کہ شہادت کفارہ ہے سب گناہون کی مگر قرض جبریل علیہ السلام نے اسی طرح کہا ہے رواہ مسلم بطولہ ابن عمرو رفعًا کہتے ہین یغفر للشہید کل ذنب الا الدین رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے نفس مومن کا معلق رہتا ہے ساتھہ قرض کے یہانتک کہ اوسکی طرف سے

ادا کیا جائے رواه الشافعی واحمد والترمذی وابن ماجة والدارمی براء بن عازب نے رفعاً کہا ہے صاحب قرض گرفتار ہے اپنے قرض مین شکایت کرتا ہے اپنی رب سے تنہائی کی دن قیامت کے رواه فی شرح السنة حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ مسلمان کہ اپنے بہائی کا قرض ادا کرے لیکن چھوڑتا ہے اللہ اوسکے رہان کو دن قیامت کے رواه فی شرح السنة اور حدیث ابوموسی مین کہا ہے اعظم ذنوب نزدیک اللہ کے یہ ہے کہ ملے اوس سے بندہ بعد اون کبائر کے جنسے منع کیا تہا اور وہ مرگیا اور اوسپر کسیکا قرض تہا جسکی قضا نہین چھوڑ گیا رواه احمد وابو داؤد ثوبان نے رفعاً کہا ہے جو شخص مرا اور وہ بری تہا کبر و غلول و دین سے وہ جنت مین گیا رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی عمران بن حصین رفعاً کہتے ہین جس کسیکا کسی شخص پر حق ہو اور وہ اوسمین تاخیر دے تو اوسکو ہر دن ایک صدقہ کا اجر ہوتا ہے رواه احمد ✝

بیان شرکت و وکالت کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ تعالی کہتا ہے مین تیسرا شخص ہون دو شریکون مین جبتک کہ ایک دوسرے کی خیانت نکرے جب خیانت کی تو مین اونکے درمیان سے باہر ہو جاتا ہون رواه ابوداؤد وزاد رزین وجاء الشیطان دوسر الفظ انکا رفعاً یہ ہے تو ادا کر امانت اوسکو جسنے امین کیا تجھکو اور خیانت نکر اوسکی جسنے خیانت کی تیری رواه اهل السنن والدارمی الا النسائی

بیان غصب و عاریت کا

حدیث سعید بن زید مین فرمایا ہے جسنے لی ایک بالشت زمین ظلم سے تو طوق پہنایا جائیگا

اوسکو دن قیامت کے سات زمینونکا متفق علیہ۔ ابو حرۃ رقاشی اپنے عم سے رفعاً راوی ہین
کہ سنلو تم آپس مین ظلم نکرو خبردار ہوجاؤ حلال نہین مال کسی شخص کا مگر اوسکے طیب نفس یعنی
رضامندی خاطر سے رواہ البیھقی والدارقطنی فی المجتبی سمرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے ہاتھہ
پر ہے جو لیا اوسنے یہانتک کہ ادا کردے رواہ اھل السنن الا النسائی یعنی عاریت
مضمون ہوتی ہے حدیث ابوامامہ مین فرمایا ہے عاریت مؤداۃ ہے اور منحہ مردود ہے اور
دین مقضی ہے اور زعیم غارم ہے رواہ الترمذی وابوداؤد یعنی کفیل وضامن
ہے سالم عن ابیہ نے رفعاً کہا ہے جسنے لی کچھہ زمین ناحق وہ خسف کیا جائیگا دن قیامت کے
سات زمین تک رواہ البخاری یعلی بن مرہ کا لفظ یہ ہے جسنے لیا زمین مین سے کچھہ ناحق
اوسکو تکلیف دیجائیگی کہ اوسکی مٹی اوٹہائے محشر تک رواہ احمد دوسرا لفظ یہ ہے
جس شخص نے لی ایک بالشت زمین ظلم سے تو اللہ تکلیف دیگا اوسکو کہ وہ کہودے اوس
زمین کو یہانتک کہ ساتوین زمین کے آخر تک پہنچے پہر اوسکا طوق کرے قیامت تک یہانتک
کہ حکم اخیر ہو درمیان لوگون کے رواہ احمد ٭

بیان اجارہ کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نہین مبعوث کیا اللہ نے کسی نبی کو لکن شبانی کی اوسنے بکریون
کی صحابہ نے کہا آپ نے بہی فرمایا مین بہی بکریان چراتا تہا چند قیراط پر واسطے اہل مکہ کے
رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا مین خصم ہون اوسکا دن
قیامت کے جسنے مزدور سے پورا کام لیا پہر اوسکو مزدوری ندی رواہ البخاری بطولہ
حدیث ابن عباس مین قصہ ایک شخص کا آیا ہے کہ وہ مارگزیدہ یا کژدم گزیدہ تہا ایک صحابی نے

اوسپر فاتحہ الکتاب کا دم کیا اور کچھہ بکریان ٹھیر الین وہ اچھا ہوگیا اوسکے ہمراہیون نے کہا
تو نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی یہ ذکر حضرت سے ہوا فرمایا ان احق ما اخذ تم علیہ اجرا
کتاب اللہ رواہ البخاری دوسری روایت مین یون ہے اصبتم اقسموا واضربوا
لی معکم سہما یعنی تمنے اچھا کیا مجھے بھی حصہ دو اسی طرحکا ایک قصہ حدیث خارجہ
بن الصلت عن عمہ مین آیا ہے کہ ایک دیوانے پر فاتحہ الکتاب کا دم کیا تہا وہ اچھا ہوگیا
تو کچھہ اوسکو دیا حضرت نے فرمایا کل فلعمری لمن اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ
حق رواہ احمد وابو داؤد نوکری چاکری کرنا داخل اجارہ ہے خواہ مسلمان کی
نوکری کرے یا کافر کی لکن مظالم و منہیات شرعیہ سے بچے ورنہ پہر یہ اجارہ فاسد وکاسد و ناجائز
ہوگا حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے کہ دو مزدور کو مزدوری اوسکی پہلے اس سے کہ پسینا خشک ہو
رواہ ابن ماجۃ حسین بن علی نے رفعاً کہا ہے کہ سائل کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آئے
رواہ احمد وابو داؤد عتبہ بن ندر کہتے ہین حضرت نے طسم پڑہی جب قصہ موسیٰ
پر آئے فرمایا اونہون نے آٹھہ یا دس برس عفت فرج و طعام بطن پر اپنے نفس کو مزدور
بنایا رواہ احمد وابن ماجۃ

بیان احیاء موات و شرب کا

حدیث عائشہ مین فرمایا ہے جسنے آباد کی ایسی زمین جو کسیکی ملک نہین ہے تو وہ احق ہے
ساتھہ اوسکے رواہ البخاری صعب بن جثامہ نے رفعاً کہا ہے نہین ہے حمی مگر واسطے
اللہ و رسول کے رواہ البخاری حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے مت روکو آب زائد کو کہ منع
کرو بسبب اوسکی گہاس کو متفق علیہ اسماء بنت ابی بکر کہتی ہین کہ حضرت نے زبیر کو ایک

نخیل جاگیر مین دیاتہا رواہ ابو داؤد اسیطرح زبیر اور والد وائل اور ابیض آرہے کوزمین اور کان نمک جاگیر مین عطا کی تہی حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے مسلمان شریک ہین تین چیزو مین پانی گہاس آگ رواہ ابو داؤد و ابن ماجۃ حدیث عائشہ مین ذکر نمک کابہی فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ

بیان عطا و وقف کا

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین خیبر صدقہ مین دی تہی اس شرط سے کہ فروخت نہ کیجائے اور نہ ہبہ مین دیجائے اور نہ ترکہ مین لیجائے اس زمین کو فقراء و قربی و رقاب و سبیل اللہ اور ابن السبیل و ضیف مین وقف و صدقہ کیا تہا کچہہ گناہ نہین اگر متولی اوسکا ساتہہ معروف کے اوسمین سے کہائے اور غیر کو آنادے کہ وہ متمول نہو متفق علیہ +

بیان خوشبو کی چیز و عطیۂ اولاد و ہدیہ و شکر محسن کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسپر ریحان عرض کیا جائے وہ اوسکو واپس نکرے کہ یہ ایک چیز سبکبار خوشبودار ہے رواہ مسلم انس کہتے ہین حضرت طیب کو رد نہ فرماتے رواہ البخاری نعمان بن بشیر کے باپ نے ایک بیٹے کو غلام دیا تہا اور چاہا کہ حضرت گواہ رہین فرمایا لا اشہد علی جور متفق علیہ معلوم ہوا کہ عطا مین سب اولاد کو برابر کرنا واجب ہے ابن عمر و نے رفعا کہا ہے کوئی شخص اپنی ہبہ مین رجوع نکرے مگر والد رواہ النسائی و ابن ماجۃ یعنی باپ بیٹے کو چیز دیکر واپس لے سکتا ہے نہ اور کوئی حدیث ابن عمر من راجع فی العطیہ کو مثل کتے کے ٹہیرایا ہے کہ قی کرتا ہے پہر اوسی کو کہاتا ہے رواہ

اهل السنن وصحح الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین ایک اعرابی نے حضرت کو ایک شتر جوان بطور ہدیہ بھیجا تھا حضرت نے اوسکے عوض مین چھہ اونٹ دیئے وہ خفا ہوا یہ بات حضرت کو پہنچی فرمایا لقد هممت ان لا اقبل هدیة الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی رواه اهل السنن الا ابن ماجة حدیث جابر مین فرمایا ہے جسکو کچھہ دیا جائے تو وہ اوسکا بدلا کرے اگر پائے اگر نپائے تو ثنا کرے جسنے ثنا کی اوسنے شکر ادا کیا جسنے چھپایا اوسنے کفر کیا اور جسنے ظاہر کی وہ چیز جو اوسکو نہین دیگئی ہے وہ مثل اوس شخص کے ہے جسنے دو کپڑے فریب کے پہنے رواه الترمذی وابو داؤد اسامہ بن زید نے رفعاً کہا ہے جسکے ساتھہ احسان کیا گیا پھر اوسنے محسن سے کہا جزاک الله خیرا تو مبالغہ کیا ثنا مین رواه الترمذی ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے من لم یشکر الناس لم یشکر الله رواه احمد والترمذی دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے ہدیہ بھیجو آپس مین کہ اس سے سینہ کا کینہ دور ہوتا ہے اور حقیر نجانے کوئی زن ہمسایہ کسی زن ہمسایہ کو اگرچہ ایک کھر بکری کا بھیجے رواه الترمذی +

بیان فرائض کا

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے دو فرائض اہل فرائض کو اور جو بچ رہا وہ واسطے قریب تر مرد نر کے ہے متفق علیہ اسامہ بن زید کا لفظ یہ ہے کہ وارث نہین ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا متفق علیہ حدیث انس مین فرمایا ہے مولی قوم کا انفس قوم سے ہے رواه البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ ابن اخت قوم منجملہ قوم کے ہے متفق علیہ ابن عمرو کا لفظ یہ ہے متوارث نہین ہوتے دو مختلف ملت والے رواه

ابوداؤد وابن ماجہ بیان فرائض منصوص علیہا کا رسالہ فتح المغیث مین لکہا گیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تہا تم سیکہو فرائض وطلاق وحج کہ یہ تمہارے دین مین سے ہین رواہ الدارمی

بیان وصایا کا

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے نہین پہنچتا کسی مسلمان کو جسکے پاس کوئی چیز وصیت کرنیکی ہو یہ کہ بسر کرے دو رات لکن اوسکی وصیت لکہی رکہی ہو پاس اوسکے متفق علیہ سعد بن ابی وقاص نے چاہا تہا کہ اپنا سارا مال صدقہ کر دین حضرت نے فرمایا الثلث والثلث کثیر تو اپنے وارثون کو اگر تونگر چہوڑ جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو اونکو محتاج چہوڑ جائے کہ وہ لوگون سے ایک ایک کف مانگین متفق علیہ بطولہ اس سے معلوم ہوا کہ ثلث مال سے زیادہ وصیت نکرے ثلث بہت ہے دوسری روایت مین آیا ہے کہ سعد سے کہا تہا کہ عشر کی وصیت کرو اونہون نے بڑہاتے بڑہاتے ثلث تک پہنچایا تب فرمایا اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ عشر بس ہے اور ثلث سے افضل تر ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا مرد و عورت عمل کرتے ہین اللہ کی طاعت پر ساٹہہ برس تک پہر اونکو موت آتی ہے وہ وصیت مین ضرر دیجاتے ہین اونکے لئے آگ واجب ہو جاتی ہے پہر ابو ہریرہ نے یہ آیت پڑہی من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین غیر مضار **الی قولہ** ذلک الفوز العظیم رواہ احمد واہل السنن الا النسائی جابر کا لفظ یہ ہے کہ جو مرا وصیت کرکے وہ مرا سبیل وسنت پر اور مرا تقی وشہادت پر اور مرا مغفور ہوکر رواہ ابن ماجہ عاص بن وائل نے وصیت کی تہی سو گردن کے آزاد کرنے کی اونکے بیٹے عمرو نے حضرت سے پوچہا کہ پچاس گردنین آزاد کرنا باقی ہے مین کر دون

فرمایا وہ اگر مسلمان ہوتا تو اوسکی طرف سے آزاد کرنا صدقہ دینا حج کرنا اوسکو نفع پہنچاتا رواہ ابو
داؤد بطولہ معلوم ہوا کہ میت کافر کو کوئی عمل خیر نفع بخش نہین ہوتا ہے انس کا
لفظ رفعاً یہ ہے جسنے قطع کی میراث اپنے وارث کی قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے
دن قیامت کو رواہ ابن ماجۃ والبیھقی عن ابی ھریرۃ ؛

بیان نکاح کا

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے ای گروہ جوانون کے جسکو طاقت ہو تم مین جماع کی یا مہر
ونفقہ کی تو وہ بیاہ کرے کہ یہ اغض ہے واسطے بصر کے اور احصن ہے واسطے فرج کے
اور جسکو یہ طاقت نہو وہ روزے رکھے کہ یہ اوسکے لئے خصی ہونا ہے متفق علیہ
ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے نکاح کیا جاتا ہے ساتھ عورت کے چار سبب سے مال و حسب و
جمال و دین کے لئے سو تو دیندار کو اختیار کر تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہون متفق علیہ
ابن عمرو کا لفظ یہ ہے دنیا سب کی سب متاع ہے یعنی برتنے کی چیز اور بہتر متاع دنیا کی نیک
عورت ہے رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بہتر عورتین جو اونٹ پر سوار
ہوئین نیک عورتین ہین قریش کی بڑی شفیق اولاد پر صغر مین اور بڑی رعایت کرنے
والی شوہر پر اوسکے مال مین متفق علیہ اِس سے یہ نکلا کہ عورت کو اونٹ پر سوار ہونا
درست ہے اسامہ بن زید رفعاً کہتے ہین نہین چھوڑا مینے بعد اپنے کوئی فتنہ جو بہت مضر
ہو مردون پر عورتون سے متفق علیہ ابوسعید کا لفظ رفعاً یہ ہے بچو تم عورتون سے
پہلا فتنہ بنی اسرائیل کا انہین عورتون مین تھا رواہ مسلم حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے
نامبارکی عورت اور گھر اور گھوڑے مین ہے متفق علیہ دوسری روایت یون ہے

شوم تین چیز و نمین ہے عورت مسکن داتبہ جابر نے ایک زن ثیب سے نکاح کیا تھا فرمایا
فہلا بکرا تلاعبہا و تلاعبک متفق علیہ یعنی کسی کنواری سے بیاہ کیا ہوتا کہ تو اوسی
سے کہیلتا اور وہ تجھسے کہیلتی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ جب پیغام دے تمکو وہ شخص
جسکے دین و خلق کو تم پسند کرتے ہو تو اوسکو بیاہ دو اگر ایسا نکروگے تو فتنہ ہوگا زمین
اور فساد چوڑا رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ کفارت مین فقط اعتبار دین اور خلق کا
مین ہے اسکے سوا جو اور امور کا اعتبار کیا ہے وہ بے دلیل ہے مذہب امام مالک کا مطابق ظاہر
حدیث باب ہے حدیث معقل بن یسار مین فرمایا ہے بیاہ کرو جننے والی دوست رکہنے
والی عورت سے مین بڑہا چاہتا ہون ساتھہ تمہارے اور امتون پر رواہ ابوداؤد
والنسائی عتبہ بن عویم رفعا کہتے ہین لازم کرو تم اپنے اوپر کواریون کو کہ وہ شیرین دہن
اور کشادہ رحم اور راضی بقلیل ہوتی ہین رواہ ابن ماجۃ مرسلا ابن عباس کا لفظ
مرفوعا یہ ہے نہ دیکھے گا تو دو چاہنے والون کو مثل نکاح کے رواہ ابن ماجۃ یعنی
نکاح کی سی محبت اور متحابین مین نہین ہوتی ہے انس کا لفظ رفعا یہ ہے جو شخص
چاہے کہ ملے اللہ سے طاہر مطہر ہو کر تو وہ بیاہ کرے آزاد عورتون سے رواہ ابن ماجۃ
ابوامامہ رفعا کہتے ہین حاصل نہ کی مومن نے بعد تقوی اللہ کی کوئی چیز جو بہتر ہو واسطے
اوسکے نیک بی بی سے اگر حکم کرتا ہے اوسکو تو اطاعت کرتی ہے اور اگر دیکھتا ہے طرف
اوسکے تو خوش کرتی ہے اوسکو اگر قسم کہاتا ہے اوسپر تو سچا کرتی ہے وہ اوسکو اگر غائب
ہوتا ہے اوسکے پاس سے تو خیر خواہ رہتی ہے اوسکی اپنی جان اور اوسکے مال مین رواہ
ابن ماجۃ انس کا لفظ رفعا یہ ہے جب نکاح کر لیا بندے نے تو کامل کر لیا آدہا ایمان اب چاہئے
کہ ڈرے اللہ سے نصف باقی مین عائشہ نے رفعا کہا ہے بڑی برکت والا نکاح وہ ہے

جو موٴنث مین کمتر ہو رواہما البیہقی

ذکر دیکھنے کا طرف مخطوبہ کے

ابوہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے حضرت سے آکر کہا مینے ایک زن انصار سے نکاح کیا ہے یعنی ارادہ ہے فرمایا اوسکو دیکھہ لے انصار کی آنکھون مین کچھہ ہے رواہ مسلم جابر کا لفظ رفعاً یہ ہے جب منگنی کرے کوئی تم مین کسی عورت سے تو اگر بن سکے یہ بات کہ دیکھہ لے اوس چیز کو جو داعی ہے طرف اوسکے نکاح کے تو کرے رواہ ابوداؤد مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت سے خطبہ کیا تہا حضرت نے فرمایا تو نے اوسکو دیکھہ لیا ہے کہا نہین فرمایا اوسکو دیکھہ لے کہ یہ نزدیک ہے الفت باہمی سے رواہ احمد واہل السنن والدارمی

ذکر ذم زنان

جابر رفعاً کہتے ہین عورت سامنے آتی ہے صورت مین شیطان کے اور جاتی ہے پہر کر صورت مین شیطان کے تم مین جب کسیکو کوئی عورت اچھی لگے اور اوسکے جی مین پڑے تو اپنی عورت کے پاس جا کر صحبت کرے کہ اس سے وہ وسوسہ جو اوسکے جی مین ہے رد ہو جائیگا رواہ مسلم یہی حکم حق مین عورت کے ہے کہ اگر کسی مرد کا وسوسہ دل مین آئے تو اپنے شوہر سے صحبت کرے وہ وسوسہ دور ہو جائیگا ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ایک عورت کو دیکھا وہ آپکو خوش آئی آپ پاس سودہ کے آئے وہ خوشبو بنا رہی تہین اونکے پاس اور عورتین تہین وہ اوٹھہ گئین آپنے اپنا کام کیا پہر فرمایا جو مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اوسکو خوش آئے تو اوٹھکر اپنے اہل کے پاس جائے کیونکہ اسکے پاس مثل اوسکے ہے جو کہ پاس اوس عورت کے ہے

رواہ الدارمی یہی بات عورت حق مین دوسرے مرد کے خیال کرلے سوائے بسواے دوسرا
لفظ انکا یہ ہے کہ عورت ستر ہے جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اوسکو تاکتا ہے رواہ الترمذی
عمر نے رفعا کہا ہے تخلیہ نہین کرتا کوئی مرد ساتھہ کسی عورت یعنی اجنبیہ کے مگر تیسرا اونکا
شیطان ہوتا ہے رواہ الترمذی حدیث جابر مین فرمایا ہے تم مت داخل ہو مغیبات
پر بیشک شیطان پھرتا ہے ایک تمہارے مین خون کی طرح رواہ الترمذی بطولہ حسن
نے مرسلا کہا ہے لعنت کرے اللہ ناظر و منظور الیہ پر رواہ البیہقی یہ عام ہے مرد عورت
امرد کو حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے بغایا یعنی زانیہ وہ عورتین ہین جو نکاح کرتی ہین اپنی
جانون کا بغیر بینہ یعنی گواہ کے رواہ الترمذی صحیح یہ ہے کہ یہ اثر موقوف ہے لیکن ابوہریرہ
نے رفعا کہا ہے الزانیۃ ھی التی تزوج نفسھا رواہ ابن ماجۃ حدیث ابوسعید و ابن
عباس مین فرمایا ہے جب بچہ پیدا ہو تو اوسکا اچھا نام رکھے جب بالغ ہو تو اوسکو بیاہ دے
اگر بالغ ہوگیا اور اوسکا بیاہ نہ کیا پھر اوسنے کوئی گناہ کیا تو وہ گناہ اوسکا اوسکے باپ پر ہے
عمر بن خطاب و انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ توریت مین لکھا ہے جسکی لڑکی بارہ برس کی
ہوگئی اور اوسکا بیاہ نہ کیا پھر اوسنے کوئی گناہ کیا تو یہ گناہ اوس شخص پر ہوا رواہما البیہقی

بیان قسم کا درمیان ازواج کے

عائشہ کہتی ہین حضرت قسمت کرتے درمیان اپنی بی بیون کے پھر برابری کرتے اور فرماتے
اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک رواہ اہل
السنن والدارمی اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جب پاس مرد کے دو عورتین ہون
اور وہ اونمین برابری نکرے تو آئیگا دن قیامت کو اور نصف اوسکا ساقط ہوگا رواہ

اھل السنن والدارمی مراد برابری کرنا ہے لینے دینے اور رات کو رہنے مین نہ جماع و محبت مین

بیان عشرت نسار کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے وصیت مانو حق مین عورتون کے نیکی کرنے کی یہ پسلی سے پیدا ہوئی ہین اور بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اعلی اوسکا ہے تو اگر اوسکو سیدھا کرنے کو جائیگا تو توڑ ڈالیگا اور اگر چھوڑ دیگا تو وہ بدستور ٹیڑھی رہیگی اسلیے قبول کرو وصیت خیر کی حق مین نسار کے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے دشمن نرکھے کوئی مومن کسی مومنہ کو اگر ناپسند کریگا کوئی عادت اوسکی تو راضی ہوگا اوسکی دوسری عادت سے رواہ مسلم تیسرا لفظ یہ ہے کہ اگر حوا نہوتین تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نکرتی متفق علیہ چوتھا لفظ یہ ہے جب بلایا مرد نے عورت کو اپنے بستر پر اور اوسنے انکار کیا اور وہ غصے مین سو رہا تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے صبح تک متفق علیہ دوسری روایت صحیحین کی یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری نہین بلاتا کوئی مرد اپنی بی بی کو اپنے بستر پر پھر وہ انکار کرتی ہے لیکن وہ شخص جو آسمان مین ہے اوسپر خفا رہتا ہے یہانتک کہ شوہر اوس سے راضی ہو انس کا لفظ رفعًا یہ ہے عورت نے جب پانچ وقت کی نماز پڑھی اور مہینے کا روزہ رکھا اور اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچایا اور شوہر کی اطاعت کی اب وہ جس دروازہ جنت سے چاہے داخل ہو رواہ ابونعیم فی الحلیۃ ام سلمہ کا لفظ رفعًا یہ ہے جو عورت مرگئی اور شوہر اوسکا اوس سے راضی تہا تو وہ بہشت مین گئی رواہ الترمذی طلق بن علی رفعًا کہتے ہین مرد نے جب عورت کو اپنی حاجت کے لیے بلایا تو اوسکو چاہیے کہ وہ آئے اگرچہ تنور پر ہو رواہ الترمذی یعنی ضروری کام چھوڑکر آجائے اور اوسکی حاجت

روا کردی حدیث معاذ مین فرمایا ہے ایذا نہین دیتی ہے کوئی عورت اپنے شوہر کو لیکن کہتی ہے زوجہ
اوسکی حور عین مین سے تو ایذا نہ دے اوسکو اللہ تجھکو قتل کرے وہ تو پاس تیرے دخیل ہے یعنی
مہمان و مسافر قریب ہے کہ وہ تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس آجائیگا رواہ الترمذی وابن ماجہ ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین وہ ہم مین سے نہین ہے جو بھڑکائے عورت کو اوسکے
خاوند پر یا غلام کو اوسکے سید پر رواہ ابی داؤد حدیث قیس بن سعد مین رفعاً آیا ہے اگر
مین کسیکو حکم سجدہ کرنیکا واسطے کسیکے دیتا تو عورتون کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہرون کو سجدہ کیا
کرین اسلئے کہ اللہ نے اونکا حق رکھا ہے اونپر رواہ ابی داؤد واحمد عن معاذ بن
جبل اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے اگر شوہر بی بی کو حکم دے کہ زرد پہاڑ کے پتھر کالے پہاڑ
پر لیجا یا سیاہ پہاڑ کے پتھر سفید پہاڑ پر تو اوسکو ایسا ہی کرنا چاہیے رواہ احمد حدیث جابر
مین رفعاً آیا ہے کہ جس عورت پر خاوند خفا رہتا ہے اوسکی نماز قبول نہین ہوتی رواہ البیہقی

بیان خلع و طلاق کا

ابن عباس کہتے ہین ثابت بن قیس کی بی بی نے حضرت سے کہا مین ثابت پر کوئی عیب اوسکے
دین و خلق مین نہین لگاتی لیکن کفر کو اسلام مین ناپسند کرتی ہون فرمایا تو اوسکا باغ اوسکو
پھیر دیگی کہا ہان ثابت سے فرمایا اقبل الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ رواہ البخاری یعنی باغ
واپس لے اوسکو ایک طلاق دیدے یہ خلع ہوا ظاہر یہ ہے کہ یہ امر ایجابی تھا نہ ارشادی اسلئے کہ
اوس عورت پر خوف کفر کا اسلام مین تھا حدیث ثوبان مین فرمایا ہے جس عورت نے اپنے شوہر
سے سوال طلاق کا کیا بغیر باس کے یعنی کسی سختی و ضرورت کے تو اوسپر رائحہ جنت کا حرام
ہے رواہ احمد واہل السنن والدارمی ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ ابغض حلال

اللہ کو طلاق ہے رواہ ابو داؤد حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے المنتزعات والمختلعات
ھن المنافقات رواہ النسائی منتزعات سے مراد ناشزات ہین جو شوہرون سے اپنے
نفس کو علحدہ رکھتی ہین مختلعات سے مراد وہ ہین جو طالب خلع ہین بلا باس انکو منافقات
اسلئے فرمایا کہ ظاہر ازدواج و اختلاط کا مقتضی اسباب کا تھا کہ باطن مین بغض و خلاف نہوتا
لکن اسنے برخلاف اوس مقتضا کے برتاؤ کیا اسلئے منافقہ ٹھیری ابن مسعود کہتے ہین
لعنت کی ہے رسول خدا نے محلل و محلل لہ کو رواہ الدارمی وابن ماجۃ عن علی وغیرہ

بیان نفقات کا

حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ ہند بنت عتبہ نے کہا اے رسول خدا ابوسفیان ایک مرد بخیل ہے
اتنا نہین دیتا کہ مجھے اور میرے بچون کو کفایت کرے لکن جو چیز کہ مین لے لون اور اوسکو
معلوم نہو فرمایا لے جو کفایت کرے تجھکو اور تیری اولاد کو مطابق معروف کے متفق علیہ
حدیث جابر بن سمرہ مین فرمایا ہے جب دے اللہ تم مین سے کسیکو خیر یعنی مال تو شروع
کرے اپنی جان واہل بیت سے رواہ مسلم اول خویش بعدہ درویش ٭

بیان عتق کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے آزاد کیا ایک رقبہ مسلمان آزاد کرتا ہے اللہ عوض ہر عضو
کے اوس سے ایک عضو آگ سے یہانتک کہ فرج اوسکے عوض فرج کے متفق علیہ عمرو
بن عبسہ رفعًا کہتے ہین جسنے آزاد کی ایک جان مسلمان یہ فدیہ ہوگا اوسکا جہنم سے
رواہ فی شرح السنۃ بطولہ ٭

بیان سوگند و نذر کا

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے اللہ منع کرتا ہے تمکو اسبات سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپون کی جسکو قسم کہانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے متفق علیہ ثابت بن ضحاک کا لفظ یہ ہے جسنے حلف کیا ملت غیر اسلام پر اور وہ کاذب ہے تو وہ اوسی طرح کا ہے متفق علیہ بطولہ مثلاً یون کہا کہ وہ یہودی ہے یا نصرانی یا مجوسی اگر یہ کام کرے تو وہ کتابی یا مجوسی ہو جاتا ہے ونعوذ باللہ ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی اوسنے شرک کیا رواہ الترمذی لفظ غیر اللہ شامل ہے ہر شئی کو جو سوا اللہ کے ہے جیسے نبی و کعبہ و انداد و اوثان و اصنام و آباء و مشائخ و شہدا ار دغیرہم اور طواغیت و اعضاء جسد ونحوہا بریدہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جسنے قسم کھائی امانت کی وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ ابو داؤد ابن عمر رفعاً کہتے ہین جسنے اپنی قسم مین انشاء اللہ کہا وہ حانث نہین ہے رواہ اہل السنن والدارمی حدیث ابوہریرہ و ابن عمر مین فرمایا ہے تم نذر نہ مانا کرو نذر کچھہ قدر سے نہین بچاتی بخیل سے اوسکا مال نکالتی ہے متفق علیہ حدیث عمران بن حصین مین رفعاً آیا ہے کہ نہین ہے نذر معصیت خدا مین رواہ مسلم کفارہ نذر کا وہی ہے جو کفارہ ہی سوگند کا اسکو مسلم نے عقبہ بن عامر سے رفعاً روایت کیا ہے *

بیان قصاص کا

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے حلال نہین ہے خون کسی شخص مسلمان کا جو گواہی دیتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مگر تین وجہ سے ایک جان عوض جان کے دوسرا ثیب زانی

تیسرا مارق وین تارک جماعت متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ سب سے پہلے حکم لوگون مین دن قیامت کے مقدمۂ خون مین ہوگا متفق علیہ ابن عمرو نے رفعاً کہا ہے جسنے قتل کیا معاہد کو وہ نپائیگا رائحہ جنت کا حالانکہ رائحہ اوسکا چالیس برس کی راہ سے پایا جاتا ہے رواہ البخاری حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے گرایا آپکو پہاڑ پر سے پھر قتل کیا اپنی جان کو وہ نار جہنم مین ہوگا ہمیشہ اوسمین گرا کریگا اور جسنے پیا زہر اور قتل کیا اپنے نفس کو وہ زہر اوسکے ہاتہہ مین ہوگا ہمیشہ نار جہنم مین اوسکو پیا کریگا اور جسنے قتل کیا اپنی جان کو لوہے سے اوسکا لوہا اوسکے ہاتہہ مین ہوگا وہ اوسکو ہمیشہ اپنے پیٹ مین بہونکا کریگا متفق علیہ حدیث ابن عبداللہ مین ذکر ایک شخص کا رفعاً آیا ہے کہ اوسکو زخم کی تکلیف تہی وہ چھری مار کر مرگیا اللہ تعالی نے کہا میرے بندی نے اپنی جان کے ساتھہ جلدی کی مینے جنت کو اسپر حرام کردیا متفق علیہ ابن عمرو رفعاً کہتے ہین البتہ زوال دنیا کا آسان وحقیر تر ہے اللہ پر قتل مرد مسلمان سے رواہ الترمذی والنسائی والوقف اصح ورواہ ابن ماجۃ عن البراء بن عازب ابوسعید وابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے اگر اہل آسمان وزمین شریک ہون خون مین مومن کے تو اوندہے سنہہ ڈالیگا اونکو اللہ آگ مین رواہ الترمذی واستغربہ روایت ابوالدردار مین فرمایا ہے ہر گناہ قریب ہے کہ اللہ بخشدے مگر جو شخص مرا مشرک ہو کر یا جسنے قتل کیا مومن کو عمداً رواہ ابوداؤد والنسائی عن معاویۃ حدیث ابی رمثہ مین فرمایا ہے لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ رواہ ابوداؤد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رفعاً کہتے ہین جو شخص بتکلف طبیب بنا اور طبیب ہونا اوسکا معلوم نہین ہے تو وہ ضامن ہے رواہ ابوداؤد والنسائی یعنی ضامن ہے دیت کا اور قصاص اوس سے ساقط ہے بسبب اذن بیمار کے

یہ دیت نزدیک علما کے عاقلہ پر ہے *

بیان جنایات کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے عجمار کا زخم جُبار ہے یعنی اگر کوئی بہیمہ کسیکو زخمی کرے تو اوسکا
قصاص نہین اور معدن اور چاہ بہی رائگان ہے متفق علیہ یعنی اگر کوئی کان مین
دب کر مرگیا یا کنوئین مین گر کر فوت ہوا تو معدن و چاہ کی وجہ سے قصاص نہین دوسرا
لفظ اوسکا رفعاً یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا ای رسول خدا اگر کوئی شخص آکر میرا مال چہینے
فرمایا تو اوسکو اپنا مال مت دے کہا اگر وہ مجہسے مقاتلہ کرے کہا تو بہی اوس سے لڑ کہا اگر
وہ مجہے مار ڈالے فرمایا تو شہید ہے کہا اگر مین اوسکو مار ڈالون فرمایا وہ آگ مین ہے
رواہ مسلم تیسرا لفظ یہ ہے جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بہائی کے لوہے سے تو لعنت
کرتے ہین اوسکو فرشتے اگرچہ ایک مان باپ سے ہو رواہ البخاری چوتہا لفظ یہ ہے جسنے
اوٹہایا ہمپر ہتہیار وہ ہم مین سے نہین رواہ البخاری سلمہ بن اکوع کا لفظ رفعاً یہ ہے
جسنے کہینچی ہمپر تلوار وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ مسلم ہشام بن حکیم نے رفعاً کہا ہے
الله عذاب کرتا ہے اونکو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین رواہ مسلم ابوہریرہ سے
فرمایا تہا قریب ہے اگر تیری مدت دراز ہوئی تو دیکہیگا تو ایک ایسی قوم جنکے ہاتہو نمین مثل
دُمہای گاو کے ہونگے وہ صبح کرینگے الله کے غضب مین اور شام کرینگے الله کی لعنت
مین رواہ مسلم مصداق اس حدیث کی یہی سرہنگ وچوبدار ہین جو ہاتہون مین عصا
لیے ہوے دربار مین امرا ور ؤسا و ملوک کے کہڑے رہتے ہین دوسرا لفظ اوسکا رفعاً
یہ ہے دو نوع ہین منجملہ اہل نار کے جنکو مینے نہین دیکہا ایک وہ قوم ہے جو کوڑے لیے

ہوئے ہے جیسے دم گاؤن کی وہ اون سیاط سے لوگون کو مارتے ہین دوسری عورتین ہین
لباس پہنے ہوئے ننگی مردون کو اپنی طرف مائل کرتی ہین اور خود اونکی طرف مائل ہوتی ہین سر
اونکے جیسے کوہان بختی اونٹون کے جھکے ہوئے داخل نہونگی بہشت مین اور نہ پاوینگی ہوا اوسکی
حالانکہ ہوا جنت کی اتنی اتنی دور سے آتی ہے رواہ مسلم یعنی کپڑے ایسے باریک ہونگے
جو بمنزلہ ننگے بدن ہونیکے ہین حدیث سعید بن زید مین فرمایا ہے جو مارا گیا پیچھے اپنے دین کے
وہ شہید ہے اور جو مارا گیا پیچھے اپنے خون کے وہ شہید ہے اور جو مارا گیا پیچھے اپنے مال کے
وہ شہید ہے اور جو مارا گیا پیچھے اپنے اہل کے وہ شہید ہے رواہ الترمذی وابو داؤد
والنسائی ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے جہنم کے سات دروازے ہین ایک دروازہ اوسکے لئے ہے
جنسنے تلوار کھینچی میری امت پر رواہ الترمذی واستغربہ +

بیان قتل مرتدین ومفسدین کا

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جو شخص بدلے دین اپنا اوسکو قتل کر ڈالو رواہ البخاری دوسرا
لفظ رفعا یہ ہے کہ آگ سے عذاب نہین کرتا مگر اللہ رواہ البخاری جریر کہتے ہین حجۃ الوداع
مین فرمایا تھا تم بعد میرے کفار نہو جانا کہ بعض گردن بعض کی مارین متفق علیہ یعنی یہ فعل
مشابہ فعل کفار کے ہے حدیث ابو بکرہ مین فرمایا ہے جب دو مسلمان آپس مین ملتے ہین اور
ایک دوسرے پر ہتھیار اوٹھاتا ہے تو وہ دونون جہنم کے کنارے پر ہوتے ہین اور جب ایک نے
دوسرے کو قتل کر ڈالا تو دونون دوزخ مین گئے قاتل کا جانا ظاہر ہے رہا مقتول سو وہ اسلئے
گیا کہ اپنے صاحب کے قتل پر حریص تھا متفق علیہ عمران بن حصین نے کہا ہے کہ حضرت
ہمکو مثلہ کرنیسے منع کرتے تھے حدیث طویل ابو سعید خدری وانس بن مالک مین دربارۂ خوارج

فرمایا ہے ھم شر الخلق والخلیقۃ طوبیٰ لمن قتلھم وقتلوہ الحدیث رواہ ابوداؤد
جریر بن عبد اللہ رفعاً کہتے ہین مین بری ہون ہر مسلمان سے جو اقامت کرے درمیان مشرکین
کے پوچھا کس طرح فرمایا نظر نہ آئے آگ دونون کی رواہ ابی داؤد یہ کنایہ ہے بُعد سے
حدیث دلیل ہے ہجرت کرنے پر دیار مشرکین سے حدیث جندب مین فرمایا ہے حد ساحر کی
ایک ضربہ سیف ہے رواہ الترمذی اسامہ بن شریک نے رفعاً کہا ہے جو شخص نکلا
یعنی امام پر تفرقہ ڈالتا ہے درمیان میری امت کے اوسکی گردن مارو رواہ النسائی
مراد بغی و خروج ہے امام وقت پر ابو امامہ باہلی نے دمشق کی راہ مین کچھ سر سولی پر رکھے ہوئے
دیکھے کہا کلاب النار شر قتلی تحت ادیم السماء پھر کہا کہ مینے بارہا حضرت سے
اسی طرح سُنا تھا رواہ الترمذی بطولہ وحسنہ وابن ماجۃ یہ حدیث حق
مین خوارج کے ہے

بیان حدود کا

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے جب زنا کرے کنیز تمھاری اور یہ بات ظاہر ہو جائے تو اوسکو حد
مارے کوڑون سے اور ملامت نکرے پھر اگر دوبارہ زنا کرے تو پھر حد مارے بلا ملامت پھر اگر سہ بارہ
زنا کرے تو اوسکو بیچ ڈالے گو ایک ہی بال کی رسی پر ہو متفق علیہ یعنی خواہ وہ کنیز
منکوحہ ہو یا نہو اوسکی حد نصف حد حرہ ہے اور مولی کو اقامت حد کی اپنے مملوک پر پہنچتی
ہے کچھ حاکم تک پہنچانا ضرور نہین ہے حدیث عائشہ مین رفعاً آیا ہے کہ اقالہ کرو ذوی الہیأت
کو اونکی لغزشین مگر حدود رواہ ابی داؤد دوسر الفظ انکا رفعاً یون ہے ٹالو حدود کو مسلمانون
سے جہانتک کہ ٹال سکو اگر اوسکے لئے کوئی مخرج ہو تو چھوڑ دو اسلئے کہ خطا کرنا امام کا عفو مین بہتر ہے

خطا کر نیسے عقوبت مین رواہ الترمذی رفعاً و وقفاً وھو اصح وائل بن حجر کہتے ہین حضرت کے عہد مین ایک عورت پر زبردستی کی گئی تھی یعنی اوس سے زنا بالجبر کیا تھا حضرت نے اوس عورت پر حد جاری نفرمائی اوس مرد زانی کو سزای حد دی دوسر الفظ یہ ہے کہ اوس سے کہا قد غفر اللہ لک اور اوس مرد کے لئے حکم رجم کا دیا اور فرمایا اس مرد نے وہ توبہ کی ہے کہ اگر سارے شہر والے کرتے تو قبول ہو جاتی رواہ الترمذی وابو داؤد عکرمہ نے ابن عباس سے رفعاً روایت کیا ہے کہ جس شخص کو تم پاؤ کہ وہ قوم لوط کا سا کام کرتا ہے تو فاعل و مفعول دونون کو قتل کرو رواہ الترمذی وابن ماجۃ دوسرا لفظ ابن عباس کا رفعاً یہ ہے جو شخص آئے پاس بہیمہ کے تو اوس شخص کو اور اوس بہیمہ کو قتل کرو رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ بعض بددین جاہل لوگ جانورون سے جماع کرتے ہین یہ اونکا حکم فرمایا لکن اصح عدم قتل ہے سفیان ثوری اسیکے قائل ہین ترمذی نے کہا والعمل علی ھذا عند اھل العلم انتھی بہیمہ کے قتل کا حکم شاید اسلئے دیا کہ اوسکے گوشت کھانیکو بعد مفعول بہ ہونیکے مکروہ رکھا حدیث جابر مین فرمایا ہے بڑا خوف مجھکو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ حضرت کو جس بات کا خوف تھا وہ عمل اس امت مین مثل معروف کے مستعمل ہو گیا ہے یہانتک کہ شعرا فرس و ہند نے تغزل ساتھ امارد کے پسند کر لیا ہے فانا للہ ابن عباس رفعاً کہتے ہین ملعون ہے وہ شخص جو عمل کرے قوم لوط کا سا رواہ رزین دوسر الفظ انکا یہ ہے اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس شخص کے جو کسی مرد یا عورت کی دبر مین جماع کرتا ہے رواہ الترمذی واستغربہ +

بیان چوری کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جب غلام چوری کرے تو اوسکو بیچڈالے اگرچہ لصف اوقیہ پر ہو

واستغربه وابن ماجة ؛

بیان تعزیر کا

حدیث ابی بردہ مین فرمایا ہے دس درّہ سے زیادہ نہ مارے جائین مگر کسی حدمین حدود خدا سے متفق علیہ ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے جب ایک شخص نے دوسرے شخص کو کہا اے یہودی تو اوسکو بیس ۲۰ کوڑے مارو اور جب کہا ای مخنث تو بھی بیس ۲۰ درّے مارو اور جسنے زنا کیا زن محرم سے اوسے قتل کرو رواہ الترمذی واستغربہ ؛

بیان خمر کا

حدیث عائشہ مین فرمایا ہے جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے کہ ہر مسکر خمر ہے ہر مسکر حرام ہے رواہ مسلم حدیث جابر مین فرمایا ہے اللہ پر عہد ہے کہ جو شخص نشہ کریگا اوسکو عرق یا عصارہ اہل نار کا پلائیگا رواہ مسلم حدیث وائل حضرمی مین فرمایا ہے کہ خمر دارو ہے نہ دوا رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ یہ ہے جسنے شراب پی اللہ اوسکی نماز چالیس صبح تک قبول نہین کرتا ہان اگر توبہ کریگا تو اللہ اوسکی توبہ قبول کریگا اور چوتھی بار پینے مین پھر توبہ بھی قبول نکریگا اور اوسکو پیپ دوزخیون کا پلائیگا رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی حدیث جابر مین فرمایا ہے جس چیز کا بہت مقدار نشہ لائے اوسکا تھوڑا مقدار بھی حرام ہے رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ ام سلمہ کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے حضرت نے ہر مسکر و مفتر سے رواہ ابو داؤد طیبی نے کہا اس سے حرمت بھنگ اور بر شعثار کی نکلتی ہے اسلئے کہ یہ مفتر ہین یعنی ضعیف وسست وشکستہ کرنیوالی اعضا کی ہاں حدیث

ابن عمرو مین آیا ہے کہ مدمن خمر جنت مین نہ جائیگا رواہ الدارمی ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے
مدمن خمر اگر مرجائیگا تو ملیگا اللہ سے مثل عابد وثن کے رواہ احمد یعنی شرابی اور بت پرست
کا ایک حکم ہے اگر بے توبہ مرگیا ہے ولہذا ابوموسی کہتے تھے مین پروا نہین کرتا کہ شراب پیون یا
اس ستون کو پوجون اللہ کے سوا رواہ النسائی ؞

بیان مزامیر وغیرہ کا

حدیث ابوامامہ مین فرمایا ہے اللہ نے مجھکو رحمت عالمین اور سارے جہان کے لئے ہدایت بنایا ہے
اور حکم کیا ہے مجھکو میرے رب نے کہ مین محو کرون معازف و مزامیر و اوثان و صلیب و امر جاہلیت کو
اور قسم کھائی ہے میرے رب نے اپنی عزت کی کہ جو بندہ ایک گھونٹ شراب کا پیئے گا اوسکو مثل اوسکے
پیپ پلائیگا اور جو بندہ خوف سے میرے شراب کو ترک کر دیگا مین اوسکو حیاض قدس سے
پلاؤنگا رواہ احمد بیان مزامیر کا رسالہ دعوۃ الداع مین اور بیان شراب کا رسالہ تحریم الخمر
مین بسط کے ساتھہ کیا گیا ہے

بیان امارت وقضا کا

حدیث انس مین فرمایا ہے سنو اور کہا مانو اگرچہ عامل ہو تمپر ایک غلام حبشی گویا سر اوسکا ایک منقی
ہے یعنی بہت چھوٹا رواہ البخاری ام الحصین کا لفظ یہ ہے اگر امیر ہو تمپر ایک غلام حبشی وکو
بریدہ اور وہ حکم کرے تمکو اللہ کی کتاب کے موافق تو تم اوسکی بات سنو اور کہا مانو رواہ مسلم
ابن عمر رفعا کہتے ہین سمع وطاعت ہے مرد مسلمان پر پسند و ناپسند امر مین جبتک کہ ماسور نہو ساتھہ
کسی معصیت کے جب اوسکو حکم معصیت کا کیا جائے تو پھر نہ سمع ہے نہ طاعت متفق علیہ

حدیث علی مین فرمایا ہے نہین ہے طاعت معصیت مین طاعت تو معروف مین ہے عبادہ
بن صامت کہتے ہین بیعت لی ہمسے حضرت نے اس بات پر کہ نزاع نکرین ہم امر مین اہل امر سے
مگر یہ کہ دیکھین کفر بواح جسمین اللہ کی طرفسے برہان ہے متفق علیہ حدیث ابو ہریرہ مین
فرمایا ہے جو شخص نکلا طاعت سے اور چھوڑ دیا اوسنے جماعت کو پھر مرگیا تو وہ مرا جاہلیت کی سی موت
رواہ مسلم عوف بن مالک رفعاً کہتے ہین بہتر ائمہ تمھارے وہ ہین جنکو تم چاہتے ہو اور وہ
تمکو چاہتے ہین اور تم اونکو دعا دیتے ہو اور وہ تمکو دعا دیتے ہین اور بدتر ائمہ تمھارے وہ ہین
جنکو تم دشمن رکھتے ہو اور وہ تمکو دشمن رکھتے ہین اور تم اونکو لعنت کرتے ہو اور وہ تمکو
لعنت کرتے ہین رواہ مسلم حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے دو تم اونکو حق اونکا اور مانگو
اللہ سے حق اپنا متفق علیہ حدیث وائل بن حجر مین فرمایا ہے سنو اور کہا مانو اونپر ہے جو
اونھون نے بار اوٹھایا اور تمپر ہے جو بار تمنے اوٹھایا رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے
جسنے کھینچا ہاتھ اپنا طاعت سے وہ ملیگا اللہ سے دن قیامت کے اوسکے لئے کوئی حجت نہوگی اور
جو شخص مرا اور اوسکی گردن مین بیعت نہتھی تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہے رواہ مسلم
یہ جب ہے کہ امام اسلام موجود ہے اور یہ شخص اوسکی طاعت و بیعت سے خارج ہے اور اگر ایسا
زمانہ ہے کہ امام ندارد تو شاید وہ مصداق اس حدیث کا انشاء اللہ تعالی نہوگا عرفجہ نے رفعاً کہا ہے
جو شخص آیا اور امر تمھارا جمع ہے ایک شخص پر وہ چاہتا ہے کہ تمھاری لاٹھی کو پھاڑے یا
تمھاری جماعت مین پھوٹ ڈالے تو اوسکو قتل کرو رواہ مسلم

بیان احتراز کا امارت سے

حدیث عبد الرحمن بن سمرہ مین فرمایا ہے تو سوال نکر امارت کا اگر دیا جائیگا تو امارت سوال

کرنے پر تو سونپ دیا جایگا تو طرف اوسکے اور اگر دیا جایگا بغیر سوال کئے تو اعانت کیجائے گی
تیری اوسپر متفق علیہ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین تم حرص کروگے امارت پر اور وہ ندامت ہی دن
قیامت کے کیا اچھی ہے شیردہ اور کیا بری ہے دودھ چھڑانے والی رواہ البخاری ابوذر نے
کہا تھا اے رسول خدا آپ مجھکو کوئی کام سپرد نہین کرتے اونکے دوش پر ہاتھ مار کر فرمایا اے
اباذر تو ضعیف ہے اور یہ امارت امانت ہے اور دن قیامت کے رسوائی و ندامت ہے مگر جسنے لیا اوسکو
حق سے اور ادا کیا اوسکو جو فرض ہے اوسپر اس امارت مین دوسری روایت مین یون ہی اے
اباذر مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف اور مین دوست رکھتا ہون تیرے لئے جو دوست رکھتا ہون
اپنی جان کے لئے تو حکم نکر دو نفر پر بھی اور متولی مت ہو مال یتیم کا رواہ مسلم حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم پاؤگے بہتر لوگون کا اوس شخص کو جو شدید الکراہتہ ہے اس امر کے
لئے یہانتک کہ گرے اوسمین متفق علیہ ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے سنلو تم سب راعی ہو اور
تم سب سوال کئے جاؤگے اپنی رعیت سے امام لوگون کا راعی ہے اپنی رعیت سے مسئول ہوگا
اور مرد راعی ہے اپنے گھر والون پر وہ مسئول ہوگا اپنی رعیت سے اور عورت راعی ہے گھر پر
اپنی شوہر کے اور اپنی اولاد پر اور وہ مسئول ہوگی اون سے اور غلام راعی ہے مال پر اپنے
آقا کے اور پوچھا جایگا اوس سے فکلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ متفق علیہ
حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے لا نستعمل علی عملنا من اراده متفق علیہ معقل
بن یسار نے رفعاً کہا ہے نہین ہے کوئی والی رعیت مسلمین کا پھر وہ مرا اور خائن تھا اونکے
لئے لکن حرام کر دیتا ہے اللہ اوسپر جنت کو متفق علیہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ نہین ہے کوئی
بندہ کہ راعی بنائے اوسکو اللہ کسی رعیت کا پھر وہ احاطہ نکرے اوسکا ساتھ نصیحت کے
لکن نہ پائیگا ہوا جنت کی متفق علیہ حدیث عائذ بن عمرو مین فرمایا ہے شر الرعاء الحطمۃ

یعنی برا حاکم وہ ہے جو ظالم ہو رواہ مسلم ؀

بیان اہل عدل کا

حدیث ابن عمر و مین فرمایا ہے مقسطین یعنی انصاف کرنیوالے نزدیک اللہ کے نور کے منبرون پر ہونگے بجانب راست رحمٰن اور اوسکے دونون ہاتھہ راست ہین یہ وہ لوگ ہین جو عدل کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر والون مین اور اوس چیز مین جسکے وہ والی ہوئے رواہ مسلم ؀

بیان ولایت زن کا

ابو بکرہ کہتے ہین حضرت کو خبر پہنچی کہ اہل فارس نے اپنے اوپر بنت کسریٰ کو پادشاہ بنایا ہے فرمایا لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ رواہ البخاری یعنی مراد کو نہ پہنچیگی وہ قوم جسنے والی امر کیا عورت کو معلوم ہوا کہ عورت کا حاکم و امیر ہونا درست نہین ہے اور اگر ایسا ہوتا ہے تو وہ قوم فلاح نہین پاتی

بیان امارت سفہا کا

کعب بن عجرہ کہتے ہین حضرت نے مجھسے فرمایا مین اللہ کی پناہ مین دیتا ہون تجھکو امارت سفہا سے مینے کہا کیا بات ہے فرمایا وہ امرا ہین جو کہ بعد میرے ہونگے جو گیا پاس اونکے اور تصدیق کی اوسنے اونکے دروغ کی اور اعانت کی اونکی ظلم پر وہ ہم مین سے نہین اور نہ مین اونمین سے ہون اور نہ آئینگے وہ لوگ میرے حوض پر الحدیث رواہ الترمذی والنسائی حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جو ملازم رہتا ہے پادشاہ کا وہ فتنہ مین پڑتا ہے اور بندہ جتنا بادشاہ سے

نزدیک ہوتا ہے اوتنا ہی اللہ سے دور ہو جاتا ہے رواہ ابو داؤد

بیان بادشاہ ظالم کا

حدیث ابوسعید مین فرمایا ہے بہت دوست اللہ کو دن قیامت کے اور بہت قریب اللہ سے نشست مین امام عادل ہوگا اور بہت دشمن لوگون مین اللہ کو دن قیامت کے اور سخت تر عذاب مین اور دور تر مجلس مین پادشاہ ستمگر ہوگا رواہ الترمذی واستغربہ دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے کہ افضل جہاد حق بات کہنا ہے سامنے پادشاہ ستمگر کے رواہ اہل السنن حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے سلطان سایہ ہے اللہ کا زمین مین پناہ لیتا ہی اوسکی طرف ہر مظلوم بندون مین سے پھر جب وہ عدل کرتا ہے تو اوسکے لئے اجر ہوتا ہے اور رعیت پر شکر لازم آتا ہی اور جب جور کرتا ہی تو اوسپر گناہ ہوتا ہے اور رعیت پر صبر رواہ البیہقی ٥

برست پاس خاطر بیچارگان و شکر		بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا

حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا ہے افضل بندگان خدا نزدیک خدا کے دن قیامت کے امام عادل نرم دل ہی اور بدترین مردم نزدیک خدا کے درجہ مین دن قیامت کے امام ستمگر بدمزاج ہے رواہ البیہقی

بیان قضا کا

حدیث ابن عمرو وابی ہریرہ مین فرمایا ہے جب حکم دیا حاکم نے اور جہد کیا اور ٹھیک بات کو پہنچا تو اوسکو دو اجر ہین اور جب حکم دیا اور باوجود جہد کے چوک گیا تو اوسکو ایک اجر ہے متفق علیہ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے جو قاضی بنایا گیا لوگون مین وہ ذبح ہوا بغیر چھری کے رواہ احمد و اہل السنن الا النسائی حدیث بریدہ مین فرمایا ہے قاضی تین طرح کے ہوتے ہین ایک

جنت مین دو آگ مین جنت مین وہ ہوگا جسنے حق کو پہچان کر حکم دیا اور جسنے حق کو پہچانکر حکم مین جور کیا وہ آگ مین ہے اور جسنے حکم کیا لوگون کو جہل پر وہ آگ مین ہے رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ قضا کہتے ہین حکم کو اور قاضی کہتے ہین حاکم کو معاذ بن جبل کو طرف یمن کے بھیجا تھا فرمایا جب سامنے تیرے کوئی مقدمہ آیگا تو تو کسطرح اوسکا فیصلہ کریگا کہا حکم دونگا مین بموافق کتاب اللہ کے فرمایا اگر تو نے کتاب اللہ مین نہ پایا کہا تو پھر سنت رسول اللہ کے موافق حکم دونگا فرمایا اگر سنت مین بھی نپایا کہا اپنی رای سے اجتہاد کرونگا اور کوتاہی روا نرکہونگا حضرت نے اونکے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی به رسول اللہ رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی معلوم ہوا کہ باوجود قرآن و حدیث کے حکم اجتہاد رای کا نہین ہے یہ اجتہاد جب روا ہے کہ آیت یا حدیث میسر نہ آئے یا معلوم نہو ائمہ مجتہدین نے ایسے ہی موقعون پر اجتہاد کیا تھا اکثر احادیث پر اونکو اطلاع نہین ہوئی تھی پھر جب علوم سنت مدون ہو گئے تو وہ اجتہاد جو برخلاف کسی حدیث کے تھا ساقط ہو گیا حدیث عائشہ مین فرمایا ہے آیگا قاضی عدل پر دن قیامت کے ایک ایسا وقت کہ وہ تمنا کریگا کہ نیئے کاش درمیان دو شخصون کے کبھی کبھی ایک دانہ کھجور مین حکم نکیا ہوتا رواہ احمد ابن ابی اوفی کہتے ہین اللہ ہمراہ قاضی عدل کے ہے جبتک کہ وہ جور نہین کرتا ہے پھر جب اوسنے جور کیا اللہ اوسکو چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اوسکے ساتھ لگ جاتا ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ

بیان رزق وہدایای ولاۃ کا

حدیث خولہ انصاریہ مین فرمایا ہے کچھہ لوگ گھستے ہین اللہ کے مال مین ناحق اونکے لئے آگ ہی دن قیامت کے رواہ البخاری بریدہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسکو عامل کیا ہمنے کسی کام پر پھر کچھہ تنخواہ

دی اوسکو اب جو لیگا وہ بعد اسکے وہ خیانت ہے رواہ ابوداؤد حدیث عدی مین فرمایا ہی جسنے چھپائی ہمسے ایک سوزن یا زیادہ اس سے وہ خائن ہے اوس خیانت کو دن قیامت کے لاوے گا رواہ مسلم ابن عمرو کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا نے راشی و مرتشی کو رواہ اہل السنن واحمد حدیث ثوبان مین ذکر رائش کا بھی آیا ہے رواہ البیھقی رائش وہ ہے جو درمیان مین پڑکر رشوت دلوائے ابو امامہ رفعًا کہتے ہین جسنے کسی شخص کی سفارش کی اور اوس سفارش پر اوسکے لئے ہدیہ بھیجا گیا اور وہ ہدیہ اوسنے لیلیا تو وہ سود کے پھاٹک مین داخل ہوا رواہ ابی داؤد +

بیان اقضیہ وشہادات کا

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہی البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر رواہ البیھقی باسناد حسن او صحیح یعنی گواہ وثبوت لانا مدعی پر ہے اور قسم کھانا مدعا علیہ پر عمرو بن شعیب کا لفظ یہ ہے البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعیٰ علیہ رواہ الترمذی یہ حدیث ایک قاعدہ کلیہ ہے منجملہ قواعد احکام شرعیہ کے معلوم ہوا کہ انسان کا قول مجرد دعوی سے قبول نہین ہوتا بلکہ محتاج حجت روشن یا تصدیق مدعا علیہ ہوتا ہے جمہور کا مذہب یہی ہے کہ یمین متوجہ ہے طرف مدعا علیہ کے خواہ درمیان اوسکے اور مدعی کی اختلاط ہو یا نہو اور یہی راجح ہے حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے جسنے لیا مال کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھاکر تو واجب کیا اللہ نے اوسکے لئے نار کو اور حرام کیا اوسپر جنت کو ایک شخص نے کہا اگرچہ ذرا سی چیز ہو فرمایا اگرچہ ایک شاخ درخت اراک کی ہو رواہ مسلم ام سلمہ نے رفعًا کہا ہے کہ مین بشر ہون تم میرے پاس جھگڑتے ہو اور کوئی تم مین اپنی دلیل خوب بیان کرتا ہے بہ نسبت دوسری کے اور مین جیسا اوس سے سنتا ہون ویسا حکم دیتا ہون سو جس کسیکو مین حق اوسکے بھائی کا دلادون تو وہ نہ لے کیونکہ مین اوسکے لئے ایک

قطعہ آگ کا الگ کرتا ہون متفق علیہ حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ حضرت نے یمین اور ایک
شاہد پر حکم دیا رواہ مسلم اہل حدیث اسی طرف گئے ہین یہی راجح ہے اور حدیث ابوذر مین
فرمایا ہے جسنے دعوی کیا ایسی چیز کا جو اوسکی نہین ہے تو وہ ہم مین سے نہین ہے وہ اپنی جگہہ
آگ مین لے رکھے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ مدعی کاذب لائق دوزخ کے ہوتا ہے حدیث ابن
مسعود مین فرمایا ہے بہتر لوگ میرے قرن کے ہین یعنی صحابہ پھر وہ لوگ ہین جو کہ اونسے نزدیک
ہین یعنے تابعین پھر وہ لوگ ہین کہ اونسے قریب ہین یعنی تبع تابعین پھر ایک ایسی قوم آئیگی جنکی
گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی متفق علیہ حدیث عبد اللہ بن انیس مین یمین
غموس کو منجملہ اکبر کبائر کے شمار کیا ہے رواہ الترمذی اور حدیث خریم بن فاتک مین شہادت
زور کو برابر اشراک باللہ کے ٹھیرایا ہے رواہ ابی داؤد وابن ماجۃ واحمد والترمذی

بیان سبیل اللہ کا

حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے رباط ایکدن کی راہ خدا مین بہتر ہے دنیا وما علیہا سے متفق
علیہ انس کا لفظ یہ ہے ایک صبح یا شام کا چلنا راہ خدا مین بہتر ہے دنیا وما فیہا سے متفق علیہ
حدیث سلمان فارسی مین رفعاً آیا ہے رباط ایک دن رات کی راہ خدا مین بہتر ہے ایک ماہ کے صیام و
قیام سے اور اگر مرگیا تو جاری رہتا ہے عمل اوسکا جو وہ کیا کرتا تھا اور پہنچتا ہے اوسکو رزق اوسکا
اور امن مین رہتا ہے فتان سے رواہ مسلم ابو عبس رفعاً کہتے ہین گرد آلودہ نہوئے قدم
کسی بندہ کے راہ خدا مین پھر چھوئے اوسکو آگ کبھی رواہ مسلم ابو مسعود نے کہا ہے ایک شخص
ایک ناقہ مخطومہ لایا اور کہا کہ یہ راہ خدا مین ہے فرمایا تجھکو دن قیامت کے عوض اسکے سات سو ناقے
مخطوم ملینگے رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے زخمی نہین ہوتا کوئی راہ خدا مین اور اللہ

داناتر ہے کہ اوسکی راہ مین کون زخمی ہوا لکن آئیگا وہ دن قیامت کے اور اوسکا زخم بہتا ہوگا
رنگ خون کا رنگ ہوگا اور بو مشک کی بو ہوگی متفق علیہ حدیث ابن عمرو مین رفعاً آیا ہے
کہ مارا جانا راہ خدا مین ہر چیز کا کفارہ ہوتا ہے مگر قرض کا رواہ مسلم سہل بن حنیف کا لفظ رفعاً
یہ ہے جسنے سوال کیا اللہ سے شہادت کا سچے دل سے پہنچا دیتا ہے اللہ اوسکو منازل شہدار
مین اگرچہ اپنے بستر ہی پر کیون نہ مرا ہو رواہ مسلم ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین جو شخص مرا اور
اوسنے غزا نہ کی یا اپنے جی مین اوسکا ذکر نہ کیا تو وہ ایک شعبۂ نفاق پر مرا رواہ مسلم حدیث
ابو موسی مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا کوئی آدمی غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور
کوئی ذکر یعنی ناموری کے لئے اور کوئی اسلئے کہ اوسکی بہادری دیکھی جائے انمین سے کون
راہ خدا مین ہے فرمایا من قاتل لتکون کلمة اللّٰہ ہی العلیا فھو فی سبیل اللّٰہ
متفق علیہ مراد اس سے اخلاص نیت ہے لکن وجود اس اخلاص کا عنقا و کیمیا سے کچھ
کم نہین ہے عمران بن حصین نے رفعاً کہا ہے ہمیشہ ایک گروہ اس امت کا حق پر لڑتا رہیگا
اور اپنے دشمنون پر غالب ہوگا یہانتک کہ پچھلے اونکے مسیح دجال سے مقاتلہ کرینگے رواہ
ابو داؤد حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے جسنے مقاتلہ کیا راہ خدا مین برابر فواق ناقہ کے
واجب ہوگئی اوسکے لئے جنت اور جسکو کوئی زخم لگا راہ خدا مین یا صدمہ پہنچا وہ آئیگا دن قیامت
کے خوب فربہ ہوکر رنگ زعفران کا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور جس کسی شخص کے کوئی پھوڑا
نکلا راہ خدا مین اوسپر مہر شہدار کی ہوتی ہے رواہ اہل السنن الا النسائی حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ داخل نہوگا آگ مین جو شخص کہ رویا ڈر سے اللہ کی یہانتک کہ پھرے
دودھ تھن مین اور جمع نہین ہوتا بندے پر غبار راہ خدا کا اور دھوان جہنم کا رواہ الترمذی
ابن عباس کا لفظ یہ ہے دو آنکھین ہین جنکو آگ نہ چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو ڈر سے اللہ کے

روئی دوسری وہ آنکھہ جسنے حراست کی راہ خدامین رواہ الترمذی ؞

بیان صید وذبح کا

عائشہ کہتی ہین حضرت سے کہا اِسجگہ کچھہ لوگ ہین تازہ عہد بشرک وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ وہ اللہ کا نام اوس گوشت پر لیتے ہین یا نہین فرمایا تم اوسپر اللہ کا نام لیکر کھاؤ رواہ البخاری یعنی بسم اللہ کہنا وقت اکل کے مستحب ہے اگرچہ یہ بات معلوم نہو کہ وقت ذبح کے بسم اللہ کہی ہے یا نہین حدیث علی مین رفعًا آیا ہے لعنت کرے اللہ اوسپر جسنے ذبح کیا واسطے غیر اللہ کے رواہ مسلم یعنی اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو مگر جب نیت غیر اللہ کی ہے توپہر وہ ذبیحہ حرام اور ذابح اوسکا ملعون ہو احدیث شداد بن اوس مین فرمایا ہے اللہ تبارک و تعالی نے لکہا ہے احسان کو ہر شئی پر سو جب تم قتل کرو تو اچہی طرح کرو اور جب ذبح کرو تو اچہی طرح کرو اور چہری کو تیز کر لو ذبیحہ کو آرام دو رواہ مسلم حدیث ابن عمر مین لعنت کی ہے اوس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے متفق علیہ جابر کہتے ہین حضرت نے منع فرمایا ہے منہہ پر مارنے اور داغ دینے سے رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہ آپکا ایک گدہے پر گذر ہوا اوسکے منہہ پر داغ دیکہا فرمایا لعنت کرے اللہ اوس شخص پر جسنے اسکو داغا ہے رواہ مسلم عرباض بن ساریہ کہتے ہین منع کیا ہے حضرت نے دن خیبر کے ہر درندہ ذی ناب اور ہر پرندہ چنگل والے سے اور گوشت سے دیسی گدہون کے اور مجثمہ و خلیسہ اور وطی زن حاملہ سے یہانتک کہ وضع حمل کرے ابو عاصم نے کہا مجثمہ وہ پرندہ اور وہ شئی ہے جسکو نشانہ بنائین اور مراد خلیسہ سے وہ جانور ہے جسکو گرگ و درندہ نے پہاڑ کہایا ہو پہر وہ کسی شخص کے ہاتہہ لگے اور ذبح سے پہلے مرجائے رواہ الترمذی ذی ناب مین شیر و گرگ و کلب غیر معلم و نحوہا داخل ہین جیسے

چیتا وغیرہ اور ذی مخلب مین لگنُر وصقر وبازی ونحوہا داخل ہین اور مراد عدم وطی حاملہ سے یہ ہے
کہ اگر کوئی کنیز ہاتھہ آئی ہے اور وہ حاملہ ہے یا کسی زن زانیہ یا بردار سے نکاح کیا ہے تو جبتک
کہ وضع حمل نہو اوس سے صحبت نکرے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے جسنے قتل کیا کنجشک
کو یا اوسکے مافوق کو یعنی حقارت مین ناحق تو سوال کریگا اللہ اوسکے قتل سے پوچھا حق اوسکا
کیا ہے فرمایا ذبح کرکے کھائے یہ نکرے کہ سر کاٹ کر پھینکدے رواہ احمد والنسائی والدارمی

بیان کُتّے کا

حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے جسنے پالا کُتّا سوای سگ مویشی یا شکار یا کشت کے تو کم ہوجاتا
ہے اوسکے اجر سے ہردن ایک قیراط متفق علیہ حدیث جابر مین حکم دیا ہے قتل کرنے کا
سگ سیاہ کو جو دو نقطے رکھتا ہو کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے رواہ مسلم اور حدیث ابن عمر
مین حکم قتل کلاب کا عموماً بھی آیا ہے متفق علیہ پھر حدیث ابن مغفل مین خاص اسود
بہیم کے قتل کرنیکا حکم دیا ہے رواہ ابو داؤد والدارمی والترمذی والنسائی اور
حدیث ابن عباس مین تحریش کرنیسے درمیان بہائم کے منع فرمایا ہے ؁

بیان اطعمہ کا

حدیث ابی جحیفہ مین فرمایا ہے مین تکیہ لگاکر نہین کھاتا رواہ البخاری انس کہتے ہین نہین
کھایا حضرت نے خوان پر اور نہ تشتری مین اور نہ آپ کے لئے چپاتی پکائی گئی قتادہ سے
کہا پھر کس چیز پر کھانا کھاتے تھے کہا دسترخوان پر رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا یہ ہے
کہ حضرت نے کبھی گوسفند بریان آنکھہ سے نہین دیکھی رواہ البخاری سہل بن سعد

لئے کہا اور نہ کبھی میدہ دیکھا اور نہ چھلنی یہانتک کہ انتقال ہوا کہا پھر تم جَو کو کس طرح کھاتے تھے
کہا آٹا پیسکر منہہ سے پھونکتے جو اوڑ جاتا وہ اوڑ جاتا اور جو بچتا اوسکو گوندہ کر اور پکا کر کھاتے
رواہ البخاری حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات
آنت مین رواہ البخاری اور حدیث ابوموسی و ابن عمر مین فرمایا ہے کہ مومن ایک آنت مین
پیتا ہے اور کافر سات آنت مین رواہ مسلم یعنی علامت ایمان کی قلت اکل و شرب ہے اور
علامت کفر کی افراط اکل و شرب ہے ولہذا حدیث عائشہ مین فرمایا ہے کہ کثرت اکل کی شوم ہے
رواہ البیہقی اور خود عائشہ کو ایک دن مین دوبار کھاتے ہوئے دیکھکر فرمایا تھا کہ تجھکو
سوای اپنے پیٹ کے اور کچھ دہندا نہین ہے جابر نے رفعاً کہا ہے ایک شخص کا کھانا دو
کو اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھہ کو کفایت کرتا ہے رواہ مسلم دوسر الفظ یہ ہے کہ اچھا سالن
سرکہ ہے رواہ مسلم عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت مٹھائی اور شہد کو دوست رکھتے تھے حدیث
جابر مین فرمایا ہے جو شخص لسن پیاز کھائے وہ ہماری مسجد مین نہ آئے اپنے گھر مین بیٹھہ رہے
متفق علیہ خام کھانا انکا حرام یا مکروہ ہے اور پختہ کھانا جائز ولہذا علی مرتضی نے کہا ہے کہ
نہی فرمائی ہے رسول خدا صلعم نے لسن کھانیسے مگر پختہ رواہ الترمذی و ابوداؤد
اور حدیث ابی زیاد مین آیا ہے کہ آخر طعام جو حضرت نے کھایا اوسمین پیاز تھی یعنی مطبوخ رواہ
ابوداؤد مقدام بن معدیکرب نے کہا ہے کہ غلہ کو تولو تمکو اوسمین برکت ہوگی رواہ البخاری
یعنی خرید فروخت کے وقت وزن کر کے لینا چاہیے اور خرچ کرتے وقت کچھہ ضرورت وزن
کی نہین ہے حدیث انس مین فرمایا ہے اللہ تعالی راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے اس بات پر
کہ وقت اکل و شرب کے اوسکی حمد کرے رواہ مسلم عائشہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا اگر
کوئی تم مین وقت کھانا کھانیکے اللہ کا ذکر کرنا بھول جائے تو یون کہہ لے بسم اللہ اولہ

وآخرہ رواہ الترمذی وابو داؤد حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے طاعم شاکر مثل صائم صابر کے
ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ ابوسعید خدری کا لفظ رفعًا یہ ہے حضرت جب کھانا
کھا چکتے کہتے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین رواہ اہل السنن
الا النسائی ابوایوب کا لفظ یہ ہے کہ جب کھاتے پیتے یون کہتے الحمد للہ الذی اطعم
وسقی وسوّغہ وجعل لہ مخرجا رواہ ابو داؤد ان دعاؤن کو پڑہے طاعم شاکر
ہوگا حدیث سلمان مین فرمایا ہے برکت کھانیکی وضو کرنا یعنی ہاتھہ دہونا ہے قبل وبعد اوسکے
رواہ الترمذی وابو داؤد حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت کو تہ دیگی بہت پسند آتی
تھی رواہ الترمذی والبیھقی حدیث نُبیشہ مین فرمایا ہے جسنے کھایا رکابی مین اور پہر
چاٹ لیا اوسکو تو رکابی اوسکے لئے استغفار کرتی ہے رواہ احمد والترمذی واستغربہ
وابن ماجۃ والدارمی ابن عباس کہتے ہین بہت محبوب طعام حضرت کو ثرید نان وثرید حیس تھا
رواہ ابو داؤد حیس وہ ہے جسمین کہجور واقط و گہی ملا ہوا ہو جیسے مالیدہ ونحوہا حدیث
نبیشہ مین فرمایا ہے جو کھا کر رکابی چاٹ لیتا ہے رکابی کہتی ہے اعتقک اللہ من النار کما
اعتقتنی من الشیطان رواہ رزین ❊

بیان ضیافت کا

حدیث ابوشریح مین فرمایا ہے جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ اور یوم آخر پر وہ اکرام یعنی خاطر داری
کرے اپنے مہمان کی جائزہ مہمان کا ایک دن رات ہے اور ضیافت تین دن اور بعد تین دن کے صدقہ ہے
مہمان کو درست نہین ہے کہ نزدیک میزبان کے اتنا ٹہیرے کہ وہ تنگدل ہو متفق علیہ
حدیث عقبہ بن عامر مین فرمایا ہے کہ اگر وہ لوگ مہمانی نکرین تو اونسے حق ضیف کا لے لو

متفق علیہ یعنی مہمان نادار گرسنہ کو پہنچتا ہے کہ خود بقدر اپنے حق کے مال مہمان سے لیلے
اگر وہ نہ دے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت و ابوبکر و عمر بھوکے تھے ایک انصاری نے
بکری ذبح کی اور ایک خوشہ کھجور کا لایا اور میٹھا پانی پلایا آپ نے کھا کر فرمایا والذی نفسی
بیدہ لتسئلن عن ھذا النعیم یوم القیامۃ رواہ مسلم بطولہ حدیث ابوعسیب
مین اتنا اور آیا ہے کہ عمر نے کہا ای رسول خدا کیا ہم مسئول ہونگے اس سے دن قیامت کو
فرمایا ہان مگر تین چیزین ایک لتہ جس سے مرد ستر چھپالے یا ٹکڑا روٹی کا جس سے بھوک
بند کرے یا ایک حجرہ جسمین گرمی سردی سے گھسے رواہ احمد والبیھقی مرسلا حدیث
عمر مین فرمایا ہے تم سب ملکر کھاؤ کیونکہ برکت ہمراہ جماعت کے ہے رواہ ابن ماجۃ ✦

بیان اشربہ کا

حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت پانی پینے مین تین بار سانس لیتے متفق علیہ یعنی تھم تھم
کر پیتے ایک بارگی نہ پیجاتے ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے کہ نہ پیو تم یکبارگی اونٹ کی طرح
ولکن دو تین بار مین پیو اور بسم اللہ کرو جب پیو اور جب پی چکو رواہ الترمذی دوسرا لفظ یہ ہے
کہ منع کیا ہے سانس لینے سے اندر برتن کے اور پھونکنے سے اوسمین رواہ ابی داؤد وابن
ماجۃ عائشہ کہتی ہین حضرت کو آب شیرین سردبہت پسند تھا رواہ الترمذی والمرسل
اصح دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت کے لئے آب شیرین سقیا سے آتا تھا یہ ایک چشمہ تھا دو میل
پر مدینہ سے رواہ ابی داؤد حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہے جو شخص پیتا ہے برتن مین چاندی
کے وہ اوتارتا ہے اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی متفق علیہ مسلم کا لفظ یہ ہے جو شخص کھاتا
اور پیتا ہے چاندی سونے کے برتن مین وہ دوزخ کی آگ پیٹ مین غٹ غٹ اوتارتا ہے حذیفہ

کا لفظ رفعا یہ ہے تم نہ پہنو حریر و دیباج اور نہ پیو ظروف زر و سیم مین اور نہ کھاؤ اونکی رکابیو نمین
کہ یہ واسطے اونکے یعنی کفار کے دنیا مین ہین اور واسطے تمہارے آخرت مین متفق علیہ
ابن عمر نے رفعا کہا ہے جسنے پیا برتن ہین چاندی یا سونے کے یا ایسے برتن مین جسمین کچھہ سونا
چاندی ہے تو وہ کھینچتا ہے اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی رواہ الدارقطنی اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ ملمع کے برتن مین بھی نہ کھائے پیئے +

بیان برتن چھپانیکا

حدیث جابر مین فرمایا ہے چھپاؤ برتنون کو اور منھہ بند کرو مشکون کا اور کواڑ بھیر و دروازون کے
اور جمع کرلو بچون کو وقت شام کے اسوقت جن منتشر ہوتے ہین اور اوچک لیتے ہین اور
بجھاؤ چراغون کو وقت سونیکے کیونکہ کبھی چوہا بتی لیجا کر گھر کو جلادیتا ہے رواہ البخاری ابو حمید
ایک برتن مین دودہ لائے تھے فرمایا تو نے اسکو چھپایا نہین ایک آڑی لکڑی ہی سہی متفق علیہ

بیان لباس کا

انس کہتے ہین بہت محبوب کپڑا حضرت کو جسکو پہننا چاہتے حبرہ تھا متفق علیہ یعنی چادر یمنی
عائشہ کہتی ہین آپ ایک دن صبح دم باہر گئے ایک مرط مرحل یعنی لنگی اوڑھے تھے رواہ مسلم
مغیرہ بن شعبہ نے کہا آپنے جبۂ رومیہ پہنا جسکی آستینین تنگ تھین متفق علیہ عائشہ نے
ایک کسا ملبد اور ازار غلیظ نکال کر بتائی اور کہا کہ حضرت کی روح اسمین قبض ہوئی تھی
متفق علیہ ملبد سے مراد یہ ہے کہ اوسمین پیوند لگے تھے دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت کا بستر
جسپر سوتے تھے چمڑے کا تھا اوسمین چھال کھجور کی بھری تھی متفق علیہ تیسرا لفظ یہ ہے

کہ آپکا تکیہ بھی اسی چمڑے اور چھال کا تھا رواہ مسلم چوتھا لفظ یہ ہے کہ دوپہر کو حضرت آئے متقنع تھے رواہ البخاری یعنی شدت گرمی سے سر مبارک کو کنارۂ چادر سے چھپا لئے ہوئے تھے جابر سے فرمایا تھا ایک بستر مرد کے لئے ایک بستر عورت کیلئے تیسرا بستر مہمان کے لئے چوتھا بستر شیطان کے لئے ہے رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ رنغا یہ ہے جو شخص کھینچتا ہے کپڑا اترا کر نظر نکریگا اللہ طرف اوسکے دن قیامت کے متفق علیہ اسمین ہر کپڑا داخل ہے ازار ہو یا رد ادوسری روایت مین فرمایا ہے اس درمیان مین کہ ایک شخص اپنی ازار کو کھینچتا چلتا تھا اترا کر وہ زمین مین دھنس گیا اب قیامت تک زمین مین دھنستا چلا جاتا ہے رواہ البخاری حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جو ایڑی سے نیچے ہے وہ آگ مین ہے رواہ البخاری اور حدیث ابن عمر و ابن زبیر و ابی امامہ مین فرمایا ہے جسنے پہنا ریشمی کپڑا دنیا مین وہ نہ پہنیگا اوسکو آخرت مین متفق علیہ حدیث عمر مین دو یا تین یا چار انگشت تک حریر کا پہننا روا رکھا ہے رواہ مسلم ابن عمر و کو دو جامۂ معصفر پہنے ہوئے دیکھکر فرمایا تھا کہ یہ کفار کا لباس ہے تو انکو مت پہن رواہ مسلم مرد کو سب رنگ درست ہین پختہ ہون یا خام مگر معصفر و مزعفر علیؓ کو حلۂ سیر اردیا تھا وہ پہنکر آئے آپکو غصہ مین پایا فرمایا مینے تیرے پہننے کو نہین دیا تھا بلکہ اسلئے دیا تھا کہ عورتون کو اوڑھنی بنادے متفق علیہ وہ خالص حریر نہ تھا اسلئے ابن دقیق العید و شوکانی رح نے کہا ہے کہ مشروع بھی نہ پہنے یعنی جسکا تانا یا بانا ریشم ہو حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ بہت محبوب جامہ حضرت کو قمیص یعنی کرتہ تھا رواہ الترمذی و ابو داؤد اسماء بنت یزید نے کہا ہے کہ حضرت کی آستین پہنچے تک تھی رواہ الترمذی وحسنہ و ابو داؤد معلوم ہوا کہ زیادہ لنبا کرنا آستین و دامن و نحو ہما کا درست نہین ہے طول جامہ داخل اسراف و خیلا و بطر و تبختر ہے علی قاری رح نے اہل مکہ کے بڑے بڑے علماء

اور لبنی لبنی آستینین دیکھکر لکھا ہے عمائم کا لا ابراج و کمائم کا لا اخراج یعنی ؎

خانۂ شرع خراب است کہ ارباب صلاح		در عمارت گری گنبد دستار خوند

ولنعم ما قیل ؎

کنند گور پرستان زیارت زاہد		کہ زیر گنبد دستار زندہ درگورست

حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے ازار مومن کی نصف ساق تک ہوتی ہے اور نہین ہے گناہ اوسپر مابین ساق و کعبین تک اور جو کعبین سے نیچے ہے وہ نار مین ہے تین بار اسی طرح فرمایا رواہ ابو داؤد و ابن ماجۃ سالم اپنے باپ سے رفعاً راوی ہین کہ اسبال ازار و قمیص و عمامہ مین ہوتا ہے رواہ اہل السنن الا الترمذی حدیث ام سلمہ مین عورتون کو ایک بالشت یا ایک گز تک اجازت اسبال کی دی ہے تاکہ اونکے قدم نظر نہ آئین رواہ مالک و اہل السنن حدیث سمرہ مین فرمایا ہے سفید کپڑا پہنا کرو کہ یہ اطہر و اطیب ہے اور اوسی مین مردون کو کفن کرو رواہ احمد و اہل السنن ابن عمر کہتے ہین حضرت جب عمامہ باندہتے درمیان دونون دوش کے سدل کرتے یعنی شملہ لٹکاتے رواہ الترمذی وحسنہ حدیث معاذ بن انس مین فرمایا ہے جسنے کپڑا پہنا پھر کہا الحمد للہ الذی کسانی ھذا من غیر حول منی ولا قوۃ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ ابو داؤد عائشہ سے فرمایا تھا تو اگر مجھسے ملنا چاہتی ہے تو کافی ہے تجھکو دنیا سے برابر زاد راکب کے اور بچ بیٹھنے سے پاس اغنیا کے اور پرانا مت ٹھیرا کسی کپڑے کو یہانتک کہ پیوند لگائے تو اوسمین رواہ الترمذی واستغربہ بخاری نے صالح بن حسان راوی کو منکر کہا ہے حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے کیون تم نہین سنتے کیون تم نہین سنتے کہ بذاذت ایمان ہے رواہ ابو داؤد

یعنی میلا کچیلا رہنا پھٹے پرانے کپڑے پہننا ایمان کی نشانی ہے ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے جسنے
پہنا کپڑا شہرت کا دنیا مین پہنا یگا اللہ اوسکو کپڑا ذلت کا دن قیامت کے رواہ احمد و
ابوداؤد وابن ماجۃ تراش خراش نکالنا کپڑے مین جس سے خلق مین انگشت نما ہو منع
ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے جسنے تشبہ کیا ساتھہ کسی قوم کے وہ اوسی قوم مین سے ہوا رواہ
احمد وابوداؤد انواع اس تشبہ کے بے گنتی ہین اس حدیث کی شرح جیسی
شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے کتاب اقتضاء الصراط المستقیم مین لکھی ہے ویسی کسی نے
نہین لکھی یہ تشبہ عام ہے ہر امر مین لباس ہو یا اکل یا شرب یا سواری یا مکان یا نکاح یا
عید یا موسم یا نحوہا حدیث معاذ بن انس مین رفعًا آیا ہے جسنے ترک کردیا پہننا جامۂ جمال کا
براہ خاکساری اور وہ اوسکو پہن سکتا تہا تو پہنا یگا اللہ اوسکو حلہ کرامت کا رواہ الترمذی
وابی داؤد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفعًا یہ ہے اللہ دوست رکھتا ہے اِس
بات کو کہ دیکھے اثر اپنی نعمت کا اپنے بندہ پر رواہ الترمذی یعنی پہننا عمدہ کپڑے کا واسطے
اظہار شکر منعم حقیقی کے اللہ کو پسند ہے جسطرح کہ تواضع کے لئے ترک کرنا جامۂ زینت کا
فضیلت رکھتا ہے غرضکہ اعتبار نیت کا ہے حدیث ابن عمرو مین آیا ہے ایک شخص کو لال
کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اوسکو سلام کا جواب ندیا رواہ الترمذی ابوریحانہ کہتے ہین منع
فرمایا ہے حضرت نے اس بات سے کہ کوئی شخص استر حریر کا مثل اعاجم کے لگائے یا دوش
پر مثل اعاجم کے حریر جالے رواہ ابی داؤد بطولہ والنسائی معلوم ہوا کہ ترنج لگانا منع
ہے ابورمثہ کہتے ہین مینے حضرت کو دو جامہ سبز پہنے ہوئے دیکھا رواہ الترمذی عامر نے
کہا حضرت نے منیٰ مین ایک خچر پر خطبہ پڑہا آپ چادر سرخ اوڑہے ہوئے تہے یعنی لال
دہاری کی رواہ ابی داؤد ام سلمہ نے کہا ہے حضرت آئے مین اوڑہنی اوڑہ رہی تھی

فرمایا یکتا چاہیے نہ دوتا رواہ ابوداؤد یعنی دو پیچ داخل اسراف ہین حفصہ بنت عبد الرحمن
پاس عائشہ کے آئین وہ ایک باریک اوڑھنی پہنے ہوئے تہین عائشہ نے اوسکو پہاڑ ڈالا
اور ایک موٹی اوڑہنی اوڑہادی رواہ مالک معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا پہننا جس سے بدن
نظر آئے منع ہے ابن عباس نے کہا ہے کہ منع کیا ہے حضرت نے ٹھوس کپڑے ریشمی سے
رہا علم یا تانا سوا اوسکا کچھہ ڈر نہین ہے رواہ ابوداؤد اس سے جواز پارچہ مشروع کا نکلتا
ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ کھا جو تو چاہے اور پہن جو تو چاہے جب تک کہ اسراف و مخیلہ
نہو رواہ البخاری یہ حدیث موقوف ہے اور عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفعاً
یہ ہے کہاؤ پیو صدقہ دو پہنو جبتک کہ اسراف و اترانا نہو رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ

بیان خاتم کا

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرت کی مُہر چاندی کی تہی جب اوسکو پہنتے نگین مہر کا طرف بطن
کف کے رکہتے متفق علیہ انس کا لفظ یہ ہے کہ خاتم اور اوسکا نگین دونون چاندی
کے تھے رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ نگین حبشی تھا متفق علیہ یعنی عقیق سیاہ
تھا معلوم ہوا کہ متعدد مہرین تہین تیسرا لفظ یہ ہے کہ مہر خنصر دست چپ مین پہنتے تھے رواہ
مسلم علی کو تختم سے وُسطی اور اوسکے پاس کی اونگلی مین منع فرمایا تہا رواہ مسلم
مراد مسبحہ ہے عبد اللہ بن جعفر کہتے ہین حضرت دست راست مین مہر پہنتے رواہ اہل السنن
اور ابن عمر نے کہا ہے کہ دست چپ مین پہنتے رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ کبھی یمین مین
اور کبھی یسار مین پہنتے مگر بیہقی نے کہا ہے کہ تختم فی الیمین منسوخ ہے ابن عدی نے کہا
منسوخ نہین ہے مگر یسار مین پہننا افضل ہے علی کہتے ہین حضرت نے دست راست مین حریر

اور دست چپ مین سونا لیکر فرمایا کہ یہ دونون حرام ہین میری امت کے مردون پر رواہ احمد وابوداؤد والنسائی ابن عباس نے کہا ہے ایک شخص کے ہاتھہ مین سونے کی انگوٹھی دیکھی اوسکو نکال کر پھینکدیا اور فرمایا کوئی تم مین آگ کی چنگاری لیکر اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہے رواہ مسلم بطولہ بریدہ کہتے ہین ایک شخص کے ہاتھہ مین خاتم برنج دیکھکر فرمایا مین تجھسے بدبو اصنام کی پاتا ہون اور اوسکو پھینکدیا وہ پھر لوہے کی انگوٹھی پہنکر آیا فرمایا یہ کیا بات ہے کہ تو زیور اہل نار کا پہنکر آیا ہے اوسکو بھی پھینکدیا اوس نے کہا پھر مین کس چیز کی بناؤن فرمایا چاندی کی اور ایک مثقال نہو یعنی وزن مین اس مقدار سے کم ہو رواہ اہل السنن الا ابن ماجۃ اور مراد ولی خاتما من حدید سے شی یسیر ہے نہ عین حدید ابن زبیر کی ایک کنیز دختر ابن زبیر کو پاس عمر رضی اللہ عنہ کے لیگئی تھی اوسکے پاؤن مین جرس تہا یعنی آواز دار گہنا عمر نے اوسکو توڑ ڈالا اور کہا مینے حضرت کو سنا ہے کہ فرماتے تھے ہر جرس کے ساتھہ ایک شیطان ہے رواہ ابو داؤد جب لڑکی کے پاؤن مین جلاجل ہوتی عائشہ اوسکو اپنے پاس آنے نہ دیتین مگر یہ کہ وہ اونکو توڑ ڈالے اور کہتین حضرت نے فرمایا ہے کہ جس گھر مین جرس ہوتا ہے وہان فرشتے نہین آتے رواہ ابو داؤد اس سے حرمت زیور آوازدار کی ثابت ہوئی کوئی سا بھی زیور ہو عرفجہ بن اسعد کی ناک لڑائی کے دن کلاب کے کٹ گئی تھی حضرت نے حکم دیا کہ سونے کی ناک بناکر لگالو رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی اس سے اہل علم نے جواز یعنی زر اور ربط دندان کا تار زر سے سمجہا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جو شخص یہ چاہے کہ اپنے دوست کو ایک حلقہ آگ کا پہنائے تو وہ سونے کا حلقہ گلے مین ڈالے اور جو شخص یہ چاہے کہ آگ کا طوق اوسکو پہنائے تو وہ سونے کا طوق پہنالے اور جو یہ چاہے کہ آگ کا کنگن پہنائے تو وہ سونے کا کنگن پہنائے

ولکن علیکم بالفضة فالعبوا بھا رواہ ابوداؤد یعنی چاندی کا زیور پہننا مضائقہ نہین ہے اور مرد کو بھی حلیہ سیف وآلات حرب کا چاندی سے بنانا درست ہے حذیفہ کی بہن نے کہا ہے کہ حضرت فرماتے تھے اے گروہ عورتون کی کیا تمکو چاندی مین یہ کفایت نہین ہے کہ تم اوسکا زیور پہنو سُن رکھو تم مین کوئی عورت سونے کا زیور نہین پہنتی ہے لیکن عذاب کی جائیگی رواہ ابو داؤد والنسائی اس باب مین حدیث اسماء بنت یزید بھی آئی ہے رواہ ابو داؤد والنسائی لیکن اور حدیثون سے جواز استعمال زر کا زیور نسار مین ثابت ہو چکا ہے جیسے حدیث ابو موسی اشعری کہ احل الذھب والحریر للاناث من امتی مگر ترک اوسکا افضل ہے اہلبیت رسالت سوای چاندی کے سونے کا زیور باوجود جواز کے نہ پہنتے تھے یہ اونکا تقوی تھا متقی عورت کو اسی طرح زیبا ہے امام مالک نے کہا ہے مین پہنانا سونے کا لڑکون کو مکروہ یعنی حرام جانتا ہون اسلئے کہ مجھکو حضرت سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے تختم ذھب سے منع فرمایا ہے اسلئے مین بڑے اور چھوٹے لوگون کے لئے استعمال سونے کا مکروہ رکھتا ہون رواہ فی الموطا محاورۂ سلف مین کراہت بجای تحریم کے مستعمل تھی ابن القیم نے ذکر اسکا کتاب اعلام الموقعین مین کیا ہے اور اصل نہی مین تحریم ہوتی ہے ؎

بیان پاپوش کا

ابن عمر کہتے ہین مینے حضرت کو دیکھا کہ پاپوش بے بال کی پہنتے تھے رواہ البخاری انس نے کہا حضرت کی نعل مین دو تسمے تھے رواہ البخاری مراد چپل ہے حدیث جابر مین فرمایا ہے کہ جوتا پہنا کرو مرد جبتک کہ منتعل ہے راکب ہے رواہ مسلم اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے تم مین جب کوئی جوتا پہنے تو پای راست سے شروع کرے اور جب اوتارے تو پای چپ

سے اوتارے متفق علیہ اور حدیث جابر مین نہی کی ہی کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے رواہ ابو داؤد یعنی بیٹھ کر پہنے ابن عباس نے کہا ہے سنت یہ ہے کہ آدمی جب بیٹھ کر جوتا اوتارے تو اپنے بائین طرف اوسکو رکھہ لے رواہ ابو داؤد یعنی سامنے اور دائین طرف اور پس پشت نہ رکھے

بیان کنگھی کرنے اور خصال فطرت وغیرہ کا

عائشہ کہتی ہین مین حضرت کے سر مین کنگھی کرتی اور حائض ہوتی متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے فطرت پانچ چیزین ہین ختان استحداد قص شارب تقلیم اظفار نتف ابط متفق علیہ انس کہتے ہین مقرر کیا حضرت نے ہمارے لئے قص شارب و تقلیم اظفار و نتف ابط و حلق عانہ مین یہ امر کہ چالیس دن سے زیادہ ہم انکو ترک نکرین رواہ مسلم یہ منتہاے مدت بتائی اور اگر کوئی کم مدت مین یہ کام کرے تو بہتر ہوگا واللہ یحب المتطہرین جابر کہتے ہین دن فتح مکہ کے ابو قحافہ والد ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس حضرت کے لائے گئے اونکا سر اور داڑہی مثل ثغامہ کے تھے یعنی سفید فرمایا اسکو متغیر کرو کسی شئی سے اور سیاہی سے بچو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہے ابن عمر کہتے ہین حضرت نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ بعض سر اوسکا منڈا ہے اور بعض نہین اونکو اس کام سے منع کیا اور کہا کہ سارا سر مونڈو یا سب بال سر کے رکھو رواہ مسلم سوا ان دو صورتون کے جتنی شکلین موی سر کی ہین سب ممنوع ہین حاجت بیان کرنے انواع کی نہین ہے حلق بعض اور ترک بعض کو قزع کہتے ہین یہی قول ہے نافع کا حدیث ابن عمر مین قزع سے نہی فرمائی ہے متفق علیہ ابن عباس کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا نے مخنثین رجال و مترجلات نساء پر اور فرمایا ہے کہ تم انکو اپنے گھرونین سے نکالدو رواہ البخاری معلوم ہوا کہ زنخون کا گھر مین رکھنا درست نہین ہے دوسرا لفظ

انکار رفعًا یہ ہے کہ لعنت کرے اللہ اون مردون پر جو عورتون کی طرح بنتے ہین اور اون عورتون
پر جو مردون کی طرح بنتی ہین رواہ البخاری ابن عمر نے رفعًا کہا ہے کہ لعنت کرے اللہ واصلہ
مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر متفق علیہ اور حدیث ابن مسعود مین متنمصات متفلجات
پر بھی لعنت خدا کی آئی ہے رواہ الشیخان بطولہ واصلہ وہ ہے جو اپنے بال جوڑے
مستوصلہ وہ ہے جس سے بال جڑوائے واشمہ وہ ہے جو بدن گودے مستوشمہ وہ جس سے
گدوائے اور اوسمین نیل وغیرہ بھرے متنمصہ وہ ہے جو ماتھے کے بال اوکھیڑے متفلجہ
وہ ہے جو دانت ریتے یہ سب کام عورتین واسطے حسن کے کرتی ہین اللہ کے خلق کو بدلتے
ہین حدیث انس مین منہی فرمائی ہے زعفرانی کپڑے پہننے سے مرد کو متفق علیہ زید بن
ارقم کا لفظ رفعًا یہ ہے جو نہ لے اپنی موچھین وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ احمد والترمذی
والنسائی معلوم ہوا کہ مونچھون کا بڑہانا شعار اسلام سے باہر نکلنا ہے یہی حکم داڑھی چڑہانے
اور ڈہاٹا باندھنے اور ریش تراشنے کا ہے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین کان
یاخذ یعنی النبی صلعم من لحیتہ من عرضہا وطولہا رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث غریب یعنی ریش کو عرض وطول مین درست کرتے حدیث ابوہریرہ مین
فرمایا ہے کہ خوشبو مردونکی وہ ہے جسکی بو ظاہر اور رنگ مخفی ہو اور خوشبو عورتون کی وہ ہے
جسکا رنگ ظاہر اور بو مخفی ہو رواہ الترمذی والنسائی انس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت
سر مین تیل اور داڑہی مین کنگھی بہت کرتے اور کثیر القناع تھے گویا آپکا کپڑا تیلی کا کپڑا
ہوتا رواہ فی شرح السنۃ حدیث عبداللہ بن مغفل مین آیا ہے کہ منع کیا ہے حضرت نے
کنگھی کرنیسے مگر بعد ایک دن کے رواہ اھل السنن الا ابن ماجۃ یعنی ایک روز شانہ
کرے ایک روز نکرے پھر تیسرے دن کرے یہ اسلئے کہ مبالغہ تحسین مین اور تمالک تزئین مین

اچھا نہین ہوتا ہے حدیث ابوذر مین رفعاً آیا ہے بہتر چیز جس سے بوڑھاپے کو متغیر کرے حنا وکتم ہے رواہ اھل السنن الا ابن ماجۃ کتم ایک گھاس ہوتی ہے جسکو وسمہ مین ملاتے ہین خود وسمہ نیل کا نہین ہے حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے آخر زمانے مین ایک قوم ہوگی جو کالا خضاب کریگی جیسے سینہ کبوتر کا وہ لوگ جنت کی ہوا نہ پائینگے رواہ ابوداؤد والنسائی نووی نے اس حکم کو عام ٹھیرایا ہے حق مین مرد و عورت کے اسلئے کہ علت سیاہی کی ایک ہے بالجملہ سوا سیاہی کے خضاب حنا اور ورس و زعفران و صفرت کا درست ہے اس باب مین احادیث آئی ہین اور حدیث ابوہریرہ مین حکم فرمایا ہے تغییر شیب کا اور کہا ہے کہ مشابہ نہ بنو یہود کے رواہ الترمذی وغیرہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ سفید بال نہ چنو کہ یہ مسلمان کا نور ہے جو شخص اسلام مین بوڑھا ہوا اللہ اوسکے لئے ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک سیئہ اوسکا محو کرتا ہے اور ایک درجہ اوسکا بڑھاتا ہے رواہ ابوداؤد حدیث کعب بن مرہ مین فرمایا ہے من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ رواہ الترمذی والنسائی ام عطیہ انصاریہ کہتی ہین ایک عورت تھی وہ مدینہ مین ختنہ کرتی حضرت نے اوسکو فرمایا تو گہرا ختنہ نہ کر کہ یہ انفع ہے واسطے عورت کے اور دوست تر ہے طرف شوہر کے رواہ ابوداؤد لکن اسکی سند مین ایک راوی مجہول ہے عائشہ کہتی ہین ہند بنت عتبہ نے کہا مجھسے بیعت لو فرمایا مین تجھسے بیعت نہین لیتا جبتک کہ تو اپنی ہتیلیون کو متغیر نکرے گویا وہ درندہ کے کفدست ہین رواہ ابوداؤد دوسری روایت مین ہے کہ ایک عورت سے کہا تو اگر عورت ہوتی تو ناخنون کو متغیر کرتی حنا سے رواہ ابوداؤد والنسائی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے لعنت کرے اللہ اوس مرد پر جو زنانہ لباس پہنے اور اوس عورت پر جو مردانہ لباس پہنے رواہ ابوداؤد عائشہ سے کہا تھا کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے کہا حضرت نے لعنت کی ہے زن مردانہ پر

روا ہ ابو داؤد حدیث ابن عباس مین آیا ہے کہ حضرت سونیسے پہلے تین تین سلائیان سرمہ کی ہر آنکھہ مین لگاتے اور فرماتے بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہے یہ نظر کو جلا دیتا ہے اور بال اوگاتا ہے روا ہ الترمذی بطولہ واستغربہ عائشہ کہتی ہین منع کیا حضرت نے مردون اور عورتون کو حمام مین داخل ہونیسے پہر رخصت دی مردون کو حمام مین جانیکی تہمد باندہ کر روا ہ الترمذی وابوداؤد دوسر الفظ انکا یہ ہے کہ نہ اوتارے کسی عورت نے کپڑے اپنے سوای شوہر کے گھر کے اور جگہہ لیکن پہاڑ ڈالا اوسنے وہ پردہ جو کہ درمیان اوسکے اور رب کے تھا روا ہ الترمذی وابوداؤد حدیث ابن المسیب مین فرمایا ہے نظفوا افنیتکم ولا تشبہوا بالیہود روا ہ الترمذی یعنی صاف رکھو اپنے گھر کے صحن کو اور مشابہ یہود کے نہو کہ وہ اپنے گھرون کو خس و خاشاک سے پاک صاف نہین رکھتے ہین

بیان تصاویر کا

حدیث ابو طلحہ مین فرمایا ہے نہین آتے فرشتے اوس گھر مین جسمین کتا یا تصاویر ہوتی ہین متفق علیہ عائشہ کہتی ہین نہ چھوڑتے حضرت اپنے گھر مین کوئی ایسی شئے جسمین تصالیب یعنی تصاویر ہو مگر اوسکو دور کر دیتے روا ہ البخاری دوسر الفظ انکا یہ ہے کہ حضرت سفر سے آئے گھر کے دروازے پر ایک باریک پردہ دیکھا اوسکو پکڑ کر پہاڑ ڈالا اور فرمایا اللہ نے ہمکو یہ حکم نہین دیا ہے کہ ہم پتھر و مٹی کو کپڑا پہنائین متفق علیہ اس حدیث سے چھت گیری لگانا پردے لٹکانا در و دیوار کو کپڑا اوڑہنا منع ثابت ہوا جب زندون کے گھرونمین یہ امر منع ہے تو مردون کی قبرون اور قبون پر چادر غلاف ڈالنا بالاولی اضاعت مال و اسراف ہے پہر اگر ان پردون مین تصویرین بھی ہون تو اور زیادہ گناہ ہوتا ہے تیسری روایت عائشہ مین فرمایا ہے کہ سب سے

زیادہ سخت عذاب دن قیامت کے اون لوگون کو ہوگا جو اللہ کے خلق سے مشابہت پیدا کرتے
ہین یعنی مصورین متفق علیہ حدیث بریدہ مین فرمایا ہے جسنے نردشیر کا کھیل کھیلا
گویا اپنے ہاتھ گوشت اور خون خوک مین رنگے رواہ مسلم اسی پر قیاس باقی لعب کا ہے علی
مرتضی نے کہا ہے شطرنج جوا ہے اعاجم کا ابوموسی اشعری نے کہا شطرنج نہین کھیلتا مگر
خطاکار پھر کہا کہ یہ باطل ہے اور اللہ باطل کو دوست نہین رکھتا ہے رواہ البیہقی ابوہریرہ
نے رفعاً کہا ہے حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ پیچھے ایک کبوتری کے جاتا ہے فرمایا ایک
شیطان ہے جو پیچھے ایک شیطانی کے لگا ہے رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ
والبیہقی نووی نے کہا کبوتربازی کرنا مکروہ یعنی حرام ہے اور بچے انڈے لینے کو پالنا یا
انس کے لئے رکھنا بلا کراہت جائز ہے

بیان طب ورقی کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے نہین اوتاری اللہ نے کوئی بیماری لیکن اوتاری اوسکے لئے شفا
رواہ البخاری جابر کا لفظ رفعاً یہ ہے ہر درد کی ایک دوا ہے جب وہ دوا اوس درد کو پہنچ
جاتی ہے اللہ کے اذن سے صحت پاتا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ تاثیر دوا کی موقوف ہے
اذن خدا پر دوائی نفسہ شافی نہین ہے شافی کافی وافی اللہ تعالی ہے وللہ الحمد حضرت نے
خود بھی اپنی دوا کی ہے اور دوسرون کو بھی دوا بتائی ہے کتاب طب نبوی ایک تالیف مستقل
ہے اس باب مین اور اس بحث کو ابن القیم نے ہدی نبوی مین بھی خوب بسط ونفاست وتنقیح
کے ساتھ لکھا ہے اور حدیث انس مین رخصت دی ہے رقیہ کی نظر بد ونیش وپھنسی کے
لئے رواہ مسلم اور حدیث جابر مین فرمایا ہے من استطاع منکم ان ینفع

اخاہ فلینفعہ رواہ مسلم یہ صریح اجازت ہے استعمال رقی کی عوف بن مالک کا لفظ رفعاً یہ ہے لا باس بالرقی مالم یکن فیہ شرک رواہ مسلم اور حدیث اسامہ بن شریک مین فرمایا ہے یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء غیر داء واحد الھرم رواہ احمد والترمذی وابوداؤد پہلی حدیث سے جواز رقی کا اور دوسری حدیث سے حکم تداوی کا ثابت ہوا لکن رقی مین یہ شرط ہے کہ شرک نہو اور دوا مین یہ قید ہے کہ حرام نہو حدیث ابوالدرداء مین فرمایا ہے اللہ نے بیماری اور دوا اوتاری ہے اور ہر بیماری کے لئے ایک دوا رکھی ہے سو تم دوا کرو و لا تداووا بحرام لکن حرام دوا نکرو رواہ ابوداؤد اور حدیث ابوہریرہ مین نہی کی ہے دوا خبیث سے رواہ احمد واھل السنن الا النسائی مراد خبیث سے نجس یا حرام ہے یا سَمّ کما فی روایۃ الترمذی وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ سنکھیا وغیرہ سمیات سے علاج کرنا حرام ہے خواہ قتل کرے یا نکرے عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہین ایک طبیب نے حضرت سے پوچھا کہ مینڈک کا دوا مین ملانا کیسا ہے اوس طبیب کو قتل غوک سے منع کیا رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ علاج کے لئے کسی جاندار کا مارنا درست نہین ہے اگرچہ حرام جانور ہو اور حدیث جابر مین نشرہ کو عمل شیطان فرمایا ہے رواہ ابوداؤد نشرہ رقیہ ہے یا علاج جسکو اہل جاہلیت کرتے تھے اور حدیث ابن عُکیم مین فرمایا ہے من تعلق شیئاً وکل الیہ رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ گنڈہ وغیرہ لٹکانا شرک ہے ابوسعید خدری کہتے ہین حضرت جان اور عین انسان سے تعوذ کرتے تھے یہانتک کہ معوذتین نازل ہوئین تب سے انکے ماسوا کو ترک کردیا رواہ الترمذی واستغربہ وابن ماجۃ

بیان فال وطیرہ کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے طیرہ نہین ہے بہتر طیرہ فال ہے کہا فال کیا چیز ہے فرمایا کلمۂ صالحہ
جسکو کوئی تم مین سے سنے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور نہ ہامہ
اور نہ صفر اور بھاگ مجذوم سے جیسے کہ شیر سے بھاگتے ہین رواہ البخاری عدوی کہتے ہین ایک
کی بیماری دوسرے کے لگ جانیکو اور طیرہ کہتے ہین بدشگونی لینے کو اور ہامہ ایک پرندہ ہے جسکو
لوگ منحوس جانتے ہین جیسے اُلّو اور مراد صفر سے مہینا صفر کا ہے کہ تیرہ دن اوسکے شوم سمجھتے
ہین یا کوئی کیڑا ہے پیٹ مین کہ کھاتا جائے اور پیٹ نہ بھرے اور حدیث جابر مین فرمایا ہے کہ
غول نہین ہے رواہ مسلم عرب کو گمان تھا کہ جنگلون مین کوئی جن یا شیطان ہوتا ہے جو صورت
بدل کر راہ سے گمراہ کردیتا ہے اسلام نے اوسکے وجود کی نفی کی ہے حدیث قبیصہ مین فرمایا ہے کہ
عیافت وطرق وطیرہ جبت ہے یعنی سحر یا شرک رواہ ابوداؤد عیافت کہتے ہین پرندہ سے
فال لینے کو اور طرق سے کنکری مارنا یا خط رمل مراد ہے حدیث عروہ بن عامر مین فرمایا ہے طیرہ کسی
مسلمان کو اوسکے کام سے نہ پھیرے اور تم مین جب کوئی کسی شئ مکروہ کو دیکھے تو یون کہے اللھم
لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

رواہ ابوداؤد مرسلا

بیان کہانت کا

حدیث عائشہ مین فرمایا ہے کہّان کچھہ چیز نہین ہین جن اونکے کان مین کچھہ کہدیتا ہے وہ سو جھوٹ
اوسمین ملاکر بکتے ہین متفق علیہ لطبی لہ حفصہ نے رفعاً کہا ہے جو آیا پاس عرّاف کے اور کچھہ پوچھا

اوس سے تو قبول نہین ہوتی نماز اوسکی چالیس رات رواہ مسلم عراف وہ شخص ہے جو چوری
کی جگہہ یا ضالہ کی جگہہ کا نشان بتائے حدیث طویل زید بن خالد مین فرمایا ہے جسنے کہا پانی ملا
ہمکو فلان نچھتر سے وہ میرا کافر اور کوکب کا مومن ہے متفق علیہ اور حدیث ابن عباس مین
نجوم کو ایک شعبہ سحر کا فرمایا ہے رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ قتادہ نے کہا اللہ
نے ستارون کو تین کام کے لئے بنایا ہے ایک زینت آسمان کی دوسرے مارنا شیاطین کا تیسری
علامت راہ کی اب جو کوئی اسکے سوا اور کچھہ بیان کرے وہ مخطی ہے اوسنے اپنا نصیب برباد کیا
اور جو بات نہ جانتا تھا وہ بتکلف بتائی رواہ البخاری یہ اشیاء جنکا ذکر اسجگہہ ہوا منجملہ انواع
شرک کے ہین حدیث مین آیا ہے کہ شرک کے ستر دروازے ہین بیان اقسام شرک کا رسالہ
دعایۃ الایمان وغیرہ مین کیا گیا ہے اسی طرح بدعت کے بہتر در ہین بیان اونکا رسالہ دعوۃ الداع
مین لکھا گیا ہے شرک سے بدتر کوئی شئی نزدیک اللہ کے نہین ہے اسی لئے توحید کو راس
طاعات افضل حسنات کہا ہے بیان توحید ورد شرک مین دس رسائل مستقل اردو زبان مین
تالیف ہوئی ہین موحد عاصی ہزار درجہ مشرک متقی سے بہتر ہوتا ہے گناہ سے فقط اعمال مین خلل
پڑتا ہے اور شرک سے اصل ایمان مین خلل آتا ہے مشرک کو اللہ تعالی ہرگز نہ بخشیگا اور موحد کو
اللہ تعالی ہرگز دوزخ مین باقی نہ چھوڑیگا ایک نہ ایک دن وہ نجات پائیگا جسطرح کہ مشرک کو کبھی
نجات نہوگی وہ خالداً مخلداً نار مین رہیگا جسکو اپنا ایمان عزیز ہو اور وہ اپنے دین پر نجل رہتا
ہو اور طامع اسلام ہو اوسپر واجب ہے کہ اعمال صالحہ بجالانیسے پہلے تحقیق انواع شرک واقسام
بدعت کی بخوبی کرلے پھر عمل پر ہمت باندہے ورنہ ہوتے ہوئے شرک وبدعت مکفرہ کے کوئی
عمل صالح اوسکو کچھہ نفع نہ دیگا عاملۃ ناصبۃ ٹھیریگا اور ہمراہ اخلاص توحید کے تھوڑا سا عمل
صالح بھی اپنا کام کرجائیگا اور خلود نار سے بچا دیگا بڑی غفلت لوگون مین یہی ہے کہ وہ انواع

شرک وبدع پر علم حاصل نہین کرتے ہین بلکہ جنکو کچھہ شُد بُد ہے یا عالم مولوی درویش پیر فقیر مرشد شیخ کہلاتے ہین اونمین بھی اکثر لوگ بہت سے اقسام شرک کے جاننے والے نہین ہین اور اگر جانتے ہین تو ترک نہین کرتے یہہ دونون فریق داخل اہل شرک ہین شرک مین جہل باتفاق اہل علم باللہ کے نزدیک اللہ کے عذر نہین ہوسکتا ہے اور جب عذر نہوا توکوئی طریقہ نجات کا واسطے مشرک کے باقی نرہا بخلاف اعمال سیئات کے کہ اونکے لئے طریقہ مغفرت کا مقرر ہے اور اونمین فی الجملہ جہل کو گنجایش ہے اسی کثرت شرک کی وجہ سے اللہ نے فرمایا ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون مراد اس شرک سے جو ہمراہ ایمان کے ہوتا ہے شرک فی الالہیۃ ہے اسلئے کہ توحید ربوبیت کے سارے مشرکین قائل تھے اللہ نے جو اونکو مشرک فرمایا اور اونسے قتال کرنیکا حکم دیا اور اونکے انفس و اموال واسطے اہل ایمان کے حلال کردئے وہ یہی شرک فی العبادۃ تھا اسی شرک مین اکثر نام کے مومن جھوٹے مسلمان آجکل بکثرت مبتلا ہین اور اوسکو حسن عقیدت خدمت مین اولیار احیار و اموات و اہل قبور و مشاہد کے خیال کرتے ہین اور نہین جانتے کہ اصل شرک تمام عالم یہی شرک فی العبادۃ تھا اور سارے انبیاء و رسل و تمام کتب منزلہ واسطے ازالہ اسی شرک کے بانواعہ آئے تھے اور توحید الوہیت کے ثابت کرنے کو یہہ سارے زلازل و قلاقل واقع ہوئے جنپر کتب سیر متضمن ہین اور وقائع غزوات دلالت واضحہ رکھتے ہین اور تمام سُور قرآن و علم حدیث اسی توحید و رد شرک سے مملو و مشحون ہے معہذا کوتاہی و تغافل کرنا مدعیان اسلام اور معترفان ایمان کا دریافت و شناخت مراتب توحید و مہالک شرک سے ایک مصیبت عظمی و بلیہ کبری ہے اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

بیان خواب دیکھنے کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے باقی نرہا نبوت سے کچھہ مگر یہی مبشرات کہا وہ کیا ہین فرمایا رویای صالحہ
رواہ البخاری روایت مالک مین عطا ابن لیسار سے اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ یراہا الرجل المسلم
او ترای لہ یعنی کوئی مرد مسلمان خود دیکھے یا دوسرا شخص اوسکے حق مین دیکھے انس کا لفظ مرفوع
یہ ہے خواب صالح ایک جزء ہے ۴۶ اجزاء نبوت سے متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
جسنے دیکھا مجکو خواب مین اوسنے مجہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ہے متفق
علیہ مگر یہ ہوسکتا ہے کہ کسی اور کی صورت مین ہو اور خواب والے کے خیال مین یہ بات ڈالدے
کہ مین حضرت ہون اسکا تمیز بہت مشکل ہے بڑے بڑے لوگون نے اس جگہہ دہوکا کہا یا ہے
اور بعض بدعات کے استحسان پر آپکے ارشاد کا ذکر کیا ہے حالانکہ یہی استحسان دلیل واضح ہے
اس بات پر کہ اوسنے حضرت کو نہین دیکھا ہے کیونکہ حضرت کی شان یہ نہین ہے کہ زمانہ تبلیغ مین
بحالت حیات کل بدعۃ ضلالۃ ارشاد فرمائین اور پہر خواب مین برعکس اوسکے کسی بدعت
کو مستحسن بتائین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کو نہین دیکھا دہوکا ہوا ابوقتادہ کہتے ہین کہ حضرت نے
فرمایا ہے رویای صالحہ طرف سے اللہ کے ہے اور حلم طرف سے شیطان کے تم مین جب کوئی کسی امر
محبوب کو دیکھے تو نہ کہے مگر کسی دوست سے اور جب کسی امر مکروہ کو دیکھے تو اللہ کی پناہ چاہے
اوسکے شر سے اور تین بار تہتکار دے اور کسی سے ذکر اوسکا نکرے وہ خواب اوسکو ضرر نہ پہنچائیگی
متفق علیہ حدیث جابر مین اتنا اور آیا ہے کہ جس کروٹ پر ہو اوسکو بدل لے رواہ مسلم
محمد بن سیرین نے کہا ہے رویا تین قسم ہے ایک حدیث نفس دوسری تخویف شیطان تیسری بشری
من اللہ *

بیان سلام کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ نے آدم کو آدم کی صورت پر بنایا ساٹھہ گز کا لنبا جب اونکو
پیدا کیا فرمایا جا سلام کر ان لوگون پر وہ کچہہ ملائکہ تھے بیٹھے ہوئے اور سن تجھکو کیا جواب دیتے
ہین کہ وہی تیری اور تیری ذریت کی تحیت ہوگی آدم نے جا کر کہا السلام علیکم اونھون نے
کہا السلام علیک و رحمۃ اللہ سو لفظ رحمۃ اللہ بڑہا کر کہا اب جو کوئی جنت مین جائیگا
وہ آدم کی صورت پر ساٹھہ گز لنبا ہوگا ہمیشہ خلق بعد آدم کے ناقص ہوتی رہی یہانتک کہ جو اب سدم
ہے متفق علیہ۔ ابوسعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہون مین کہا
ای رسول خدا ہمکو اس سے چارہ نہین ہے ہم وہان بیٹھہ کر بات چیت کرتے ہین فرمایا اگر تمسے
بے بیٹھے نہین بنتا تو راہ کا حق ادا کرو کہا وہ کیا ہے فرمایا چشم پوشی کرنا یعنی محارم خدا سے اور
باز رہنا ایذا دہی سے اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا بالمعروف اور منع کرنا منکر سے متفق علیہ
ابوہریرہ نے ارشاد سبیل کا بھی زیادہ کیا ہے رواہ ابوداؤد اور حدیث عمر مین ذکر اغاثہ ملہوف
اور ہدایت ضال کا بھی آیا ہے رواہ ابوداؤد یہ آٹھہ حقوق ہین نشست طریق کے حدیث
علی مین فرمایا ہے مسلمان کے مسلمان پر چھہ حق ہین سلام کرے اوسپر جب ملے جواب دے جب کوئی
اوسکو پکارے یرحمک اللہ کہے جب چھینکے عیادت کرے جب بیمار ہو ہمراہ جنازے کے جائے
جب مرے اور دوست رکھے واسطے اوسکے وہی جو اپنے لئے چاہے رواہ الترمذی والدارمی
حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے کہ ایک شخص پاس حضرت کے آیا کہا السلام علیکم اوسکو
جواب دیا وہ بیٹھہ گیا فرمایا دس ہین پھر ایک اور آیا اوسنے کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ
اوسکو بھی جواب دیا وہ بیٹھہ گیا فرمایا بیس ہین پھر ایک اور آیا اوسنے کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ

وبرکاتہ اوسکو جواب دیا وہ بیٹھہ گیا فرمایا تیس ہین رواہ الترمذی وابو داؤد عن معاذ
بن انس بمعناہ وزاد پھر ایک اور آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و
مغفرتہ فرمایا چالیس ہین پھر کہا ھکذا تکون الفضائل رواہ ابو داؤد یعنی ترقی فضیلت
کی اسی طرح پر ہوتی ہے کہ حسنات کو زیادہ کرتا جائے ومن زاد زاد اللہ فی حسناتہ
عبداللہ رفعاً کہتے ہین ابتدا کرنیوالا سلام کے بری ہے کبر سے رواہ البیہقی فی
شعب الایمان

بیان استیذان کا

ابوموسی سے فرمایا تھا جب اذن چاہے کوئی تم مین تین بار پھر اوسکو اذن نہ ملے تو وہ پھر جائے
متفق علیہ حدیث جابر مین فرمایا ہے تم اذن نہ دو اوسکو جو ابتدا بالسلام نکرے رواہ البیہقی
طریقہ استیذان کا یہی ہے کہ دروازہ پر پہنچکر سلام کرے اگر اذن ہو اندر جائے ورنہ پھر جائے

بیان مصافحہ ومعانقہ کا

قتادہ نے انس سے کہا کیا اصحاب رسول خدا مین مصافحہ تھا کہا ہان رواہ البخاری سب سے
پہلے ظہور مصافحہ کا اہل یمن مین ہوا ہے حدیث براء بن عازب مین فرمایا ہے جب دو مسلمان
ملکر مصافحہ کرتے ہین توجدا ہونیسے پہلے بخشدئے جاتے ہین رواہ احمد والترمذی و
ابن ماجۃ انس کہتے ہین ایک شخص نے کہا ای رسولخدا آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے
بھلا اوسکے لئے جھکے فرمایا نہین کہا اوسکے گلے لگے اور بوسہ لے فرمایا نہین کہا اوسکا ہاتھہ
پکڑکر مصافحہ کرے فرمایا ہان رواہ الترمذی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مصافحہ ایک

ہاتھہ سے کیا جاتا ہے کسی حدیث مرفوع مین دو ہاتھہ سے مصافحہ کرنا نہین آیا ہان ایک اثر صحابی
مین آیا ہے حدیث ابوامامہ مین مصافحہ کو تمام تحیت فرمایا ہے رواہ احمد والترمذی و
ضعفہ حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ جب زید بن حارثہ مدینہ مین آئے تو حضرت نے اونسے معانقہ
کیا اور بوسہ لیا رواہ الترمذی شعبی نے کہا ہے حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے
معانقہ کیا اور درمیان دونون چشم کے بوسہ دیا رواہ ابی داؤد زارع کہتے ہین ہم جب مدینہ
مین آئے ہمراہ وفد عبدالقیس کے تو جلد اپنی راحلہ سے اوترکر حضرت کے ہاتھہ پاؤن چومنے
لگے رواہ ابوداؤد اہل علم نے کہا ہے کہ یہ تقبیل اگر بسبب زہد وصلاح وعلم وشرف و
نحوہا کے ہو تو مکروہ نہین ہے بلکہ مستحب ہے اور اگر بسبب غنا ودنیا وثروت وشوکت ووجاہت
کے نزدیک اہل دنیا کے ہو تو سخت مکروہ ہے بلکہ متولی نے کہا کہ حرام ہے حدیث عائشہ مین
آیا ہے کہ فاطمہ رض جب آتین تو حضرت اوٹھکر اونکا ہاتھہ پکڑلیتے اور بوسہ دیتے اور اپنی جگہہ مین
بٹھاتے اسی طرح جب حضرت پاس اونکے جاتے تو وہ اوٹھکر ہاتھہ پکڑکے بوسہ لیتین اور اپنی
جگہہ پر بٹھاتین رواہ ابی داؤد یعلی کہتے ہین حسنؓ وحسینؓ دوڑکر طرف حضرت کے گئے آپنے
اونکو چمٹا لیا اور فرمایا ان الولد مبخلۃ مجبنۃ رواہ احمد یعنی اولاد بخیل وجبان بنادیتی ہے

بیان قیام کا

انس کہتے ہین نہ تھا کوئی شخص دوست تر اونکو رسول خدا صلعم سے لکن جب آپکو دیکھتے تو کھڑے
نہوتے اسلئے کہ آپکا مکروہ رکھنا اس قیام کو جانتے تھے رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث حسن صحیح یہ کراہت بغرض مخالفت عادت متکبرین ومتجبرین کے تھی عرب ہمیشہ
قیام وجلوس واکل وشرب ولبس ومشی وسائر افعال واخلاق مین تارک تکلف رہتے تھے

قال تعالیٰ وما انا من المتکلفین ۵

ای ذوق تکلف مین ہی تکلیف سراسر	آرام مین وہ ہین جو تکلف نہین کرتے

یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ کسیکی نری تعظیم کے لئے کھڑا ہونا مکروہ یعنی حرام ہے حدیث
معاویہ مین فرمایا ہے جسکو یہ بات خوش آئے کہ لوگ اوسکے لئے تصویر کی طرح سامنے کھڑے رہین
وہ اپنی جگہہ آگ مین بنا رکھے رواہ الترمذی وابو داؤد ملوک و رؤسا رکے دربار مین
یہی طریقہ نامرضیہ خوب شائع و مستعمل ہے ابو امامہ کہتے ہین حضرت ایک لاٹھی پر ٹیکا لگائے
نکلے ہم سب کھڑے ہوگئے فرمایا تم اعاجم کی طرح مت کھڑے ہوا کرو کہ بعض اونکے بعض کی
تعظیم کرتے ہین رواہ ابو داؤد اسمین صریح نہی فرمائی ہے قیام تعظیمی سے اور اصل
نہی مین تحریم ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تعظیم کے لئے اوٹھنا رسم عجم ہے نہ عرف عرب سعید بن
ابی الحسن کہتے ہین ابو بکرہ ایک گواہی مین آئے ایک مرد اپنی جگہہ سے اونکے لئے کھڑا ہوگیا
انھون نے اوسجگہہ بیٹھنے سے انکار کیا اور کہا حضرت نے اس سے منع کیا ہے رواہ ابو داؤد
بعض اہل علم واسطے اہل علم و اہل شرف کے قیام تعظیمی کو تجویز کرتے ہین حالانکہ بالکل خلاف
سنت ہے اور سب سے بدتر وہ قیام ہے جو واسطے اہل غنا و ثروت کے کیا جاتا ہے البتہ تزحزح
کرنا حدیث واثلہ بن خطاب مین آیا ہے وہ کہتے ہین ایک آدمی پاس حضرت کے آیا آپ مسجد
مین تھے اوسکے لئے تزحزح کیا یعنی جگہہ سے ذرا سرک گئے اوسنے کہا ای رسول خدا جگہہ وسیع
ہے فرمایا مسلمان کا حق ہے کہ جب اوسکا بھائی اوسکو دیکھے تو اوسکے لئے تزحزح کرے
رواہ البیہقی فی شعب الایمان مراد اس تزحزح سے فسحت مجلس ہے اور یہ جائز
بلکہ مستحب ہے

بیان جلوس و نوم و مشی کا

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ مینے حضرت کو صحن کعبہ مین دیکھا کہ دونون ہاتھون سے محتبی تھے رواہ
البخاری احتبا یہ ہے کہ دونون گھٹنے کھڑے کرے اور پاؤن زمین پر ہون اور دونون ہاتھون
سے دونون ساقون کو حلقہ کے طور پر پکڑے یہ ایک ہیئت ہے نشست کی جابر بن سمرہ کہتے ہین
مینے حضرت کو دیکھا کہ آپ ایک تکیہ پر جو جانب چپ رکھا تھا ٹیکا لگائے ہوئے ہین رواہ
الترمذی اِس حدیث سے تکیہ لگا کر بیٹھنا جائز ٹھیرا اور تکیہ بسیار اتفاقی ہے قیلہ بنت مخرمہ
نے حضرت کو مسجد مین بیٹھے ہوئے دیکھا بطور قرفصا کے رواہ ابو داؤد یہ ایک طرح کی
نشست ہے جسکو ہندی مین اکڑو بیٹھنا کہتے ہین جابر بن سمرہ کہتے ہین حضرت جب نماز فجر
پڑھ چکتے تو اپنی جگہہ چار زانو ہو کر بیٹھتے یہانتک کہ اچھی طرح سورج نکل آتا رواہ ابو داؤد اس سے
مربع بیٹھنا جائز ٹھیرا حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹا ہوا
دیکھکر فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے جسکو اللہ دوست نہین رکھتا رواہ الترمذی قیس غفاری کا
لفظ یہ ہے کہ فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ اللہ اوسکو دشمن رکھتا ہے رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ
ابوذر کا لفظ رفعاً یہ ہے انما هی ضجعة اهل النار یعنی یہ لیٹنا دوزخیون کا ہے رواہ ابن ماجہ
حذیفہ نے کہا جو شخص وسط حلقہ مین بیٹھتا ہے وہ ملعون ہے رواہ الترمذی و ابو داؤد *

بیان عطاس و تثاؤب کا

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ چھینکنے کو دوست رکھتا ہے اور جمائی لینے کو مکروہ رکھتا ہے تم مین
جب کسی کو چھینک آئے اور اللہ کی حمد کرے تو ہر مسلمان پر حق ہے کہ اوسکے جواب مین یرحمک اللہ

کہے اور جمائی طرف سے شیطان کے ہے جب تم مین کسی کو جماہی آئے تو جہانتک بنے اوسکو روکے
کیونکہ جماہی کے آنے پر شیطان مضحکہ کرتا ہے رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ یرحمک اللہ
کے جواب مین یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے رواہ البخاری اور حدیث ابو موسی مین فرمایا
ہے کہ جو شخص چھینک آنے پر الحمد للہ نہ کہے اوسکو جواب بھی نہ دے رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ
رفعا یہ ہے تم مین جب کسی کو جماہی آئے تو اپنا ہاتھ دہن پر رکھکر روکے اسلئے کہ شیطان
منھہ مین گھس جاتا ہے رواہ مسلم +

بیان ضحک کا

عائشہ کہتی ہین مینے کبھی حضرت کو خوب ہنستے ہوئے نہین دیکھا کہ کوا نظر آئے یہی تبسم
فرماتے تھے رواہ البخاری جریر کہتے ہین جب سے مین اسلام لایا حضرت نے کبھی مجکو اپنے
پاس آنیسے نہ روکا اور جب مجھے دیکھتے تو مسکراتے متفق علیہ ہ

بر آسمان چہارم مسیح بیمار ست	تبسمی ز تو بہر علاج می طلبد

حدیث جابر بن سمرہ مین آیا ہے کہ صحابہ آپس مین باتین کرتے اور امر جاہلیت کا ذکر نکال کر
ہنستے اور حضرت تبسم فرماتے رواہ مسلم عبد اللہ بن حارث کہتے ہین مینے کسی کو حضرت سے
زیادہ تبسم کرتے نہین دیکھا رواہ الترمذی قتادہ کہتے ہین ابن عمر سے پوچھا تھا کہ اصحاب
ہنستے تھے کہا ہان اور ایمان اونکے دل مین پہاڑ سے بھی بڑا تھا بلال بن سعد نے کہا مینے صحابہ
کو دیکھا کہ طرف ہدف کے دوڑتے ہین اور بعض بعض سے ہنستے ہین جب رات ہوتی تو رہبان
ہوجاتے رواہ فی شرح السنۃ

بیان نامون کا

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے بہت محبوب تمھارے نامون مین اللہ کو عبد اللہ و عبد الرحمن ہے رواہ مسلم حدیث سمرہ مین رفعاً آیا ہے کہ نام نرکھہ اپنے غلام کا رباح و لیسار و افلح و نافع تو اگر کہیگا کہ وہ یہان ہے اور وہ نہوگا تو یہی کہا جایگا کہ نہین ہے رواہ مسلم ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین بہت بد اور برا نام دن قیامت کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے جو ملک الاملاک کہلاتا ہے رواہ البخاری مسلم کی روایت یون ہے کہ بہت مغضوب علیہ شخص اللہ پر اوسدن اور نہایت ناپاک وہ مرد ہے جسکا نام ملک الاملاک ہے کوئی ملک نہین مگر اللہ یہ نام بمعنی شاہنشاہ و مہاراج ہے اس معنی مین لفظ شاہ عالم و سلطان عالم و نحو ہما ہے اس سے بدتر لفظ صاحب عالم ہے زینب بنت ابی سلمہ کا نام برہ تھا حضرت نے فرمایا لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم تم اسکا نام زینب کہو رواہ مسلم بالجملہ جس نام مین تعریف یا ثنا نکلتی ہے اوس نام کا رکھنا کچھہ اچھا کام نہین ہے اور یہ بات کچھہ حق مین انسان ہی کے نہین ہے بلکہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ تم انگور کو کرم نہ کہو کیونکہ کرم مومن کا دل ہے رواہ مسلم دوسری روایت مین فرمایا ہے کہ عنب و حبلہ کہو تیسر الفظ یہ ہے کہ برا نہ کہے کوئی تم مین دہر کو کیونکہ دہر اللہ ہے رواہ مسلم شعرا نے اس باب مین بہت زبان درازی و بالاخوانی کی ہے اشعار اونکے سب دہر و دشنام زمان و شکایت فلک و حکایت اختر سے بھرے ہوتے ہین اگر سمجھین تو یہ خاص خالق افعال کو برا کہنا ہے عیاذاً باللہ اس شرک خفی و کفر جلی مین ایک جہان اس فرقہ کا گرفتار ہے حتی کہ بعض صوفیہ شعرا بھی حافظ شیراز نے کہا ہے ؎

فلک بمردم نادان دہد زمام مراد	تو اہل فضلی و دانش ہمین گناہت بس

حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے تم پکارے جاؤگے دن قیامت کے اپنے نامون اور اپنے باپ کے نامون سے سو تم اپنے نام اچھے رکھو رواہ احمد وابو داؤد مثلاً یون پکارین گے تعالی یا صدیق بن حسن الی مغفرۃ اللہ ورضوانہ اسامہ بن اخدری نے کہا ہے کہ حضرت نے اصرم کا نام زرعہ رکھا تھا اور عاص وعزیز وعتلہ وشیطان وحکم وحباب وشہاب کا نام بدل دیا تھا رواہ اہل السنن اور حزن کا نام سہل مقرر کیا تھا حدیث ابی وہب مین فرمایا ہے تم نام رکھو پیغمبرون کے نام پر احب اسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن ہے اور اصدق اسماء حارث وہمام اور اقبح اسماء حرب ومرہ رواہ ابو داؤد بیان مین اسماء وکنی والقاب کے کتاب الجوائز والصلات بہت جامع ونافع ہے

بیان بیان وشعر کا

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ دو آدمی طرف سے مشرق کے آئے اونھون نے خطبہ پڑھا لوگون نے اونکی خوش بیانی پر تعجب کیا حضرت نے فرمایا ان من البیان لسحرا رواہ البخاری یہ ارشاد معرض ذم مین تھا یعنی بعضی تقریر دل کے پھیرنے مین طرف باطل کے بمنزلہ سحر کے ہوتی ہے اور بعض نے کہا کہ مراد مدح ہے لکن اول اولی واظہر ہے بدلیل حدیث ابو امامہ کہ حضرت نے فرمایا شرم کرنا اور بات کرنے مین رکنا ایمان سے ہے اور بدزبانی وبیان دو شعبے ہین نفاق کے رواہ الترمذی ابن مسعود کا لفظ رفعا یہ ہے ہلاک ہوئے متنطعین یعنے منہہ بھر کر باتین کرنیوالے تین بار اسی طرح کہا رواہ مسلم حدیث ابو ثعلبہ خشنی مین فرمایا ہے بہت دوست مجھکو اور بہت قریب مجھسے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے جنکے اخلاق اچھے ہین اور دشمن تر مجھکو اور دور تر مجھسے وہ لوگ ہونگے جو بد اخلاق ہین ثرثار متشدق متفیہق رواہ البیہقی وروی الترمذی

نحوہ عن جابر ثرثار کہتے ہین بہت بکواس کرنیوالے کو اور متشدق وہ ہے جو منہہ بھر کر
بات کرتا ہے اور متفیہق کہتے ہین متکبر کو سعد بن ابی وقاص نے رفعاً کہا ہے قائم نہو گی
ساعت یعنی قیامت یہانتک کہ نکلے گی ایک قوم جو اپنی زبان سے کہائیگی جسطرح کہ گاؤ اپنی
زبان سے کہاتی ہے رواہ احمد یعنی اپنی زبان آوری کو وسیلہ رزق و اکل کا ٹہیرائیگی
اور کسی کی مدح اور کسیکی ذم کریگی ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے مرد بلیغ کو
جو پہیرتا ہے اپنی زبان کو جسطرح کہ بیل اپنی زبان کو اپنے دہن مین پہیرتا ہے رواہ الترمذی
و ابو داؤد مراد یہ ہے کہ تکلف کرتا ہے بات کرنے مین واسطے اظہار فصاحت کے انس نے
کہا ہے حضرت نے فرمایا گذرا مین شب معراج مین ایک قوم پر جنکے ہونٹ مقراض آتش سے
کترے جاتے تھے مینے کہا ای جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا تمہاری امت کے خطیب ہین جنکا
قول موافق اونکے فعل کے نہین ہے رواہ الترمذی واستغربہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً
یہ ہے جسنے سیکہا پہیرنا بات کا تاکہ دل لوگون کے مائل کرے تو قبول نہین کریگا اللہ اوس سے
دن قیامت کے صرف اور نہ عدل رواہ ابی داؤد حدیث عمرو بن عاص مین فرمایا ہے مجھکو
حکم دیا گیا ہے کہ مین تجوز یعنی توسط کرون بات مین کیونکہ جواز یعنی اختصار بہتر ہے رواہ
ابی داؤد بریدہ رفعاً کہتے ہین بعضا بیان سحر ہوتا ہے اور بعضا علم جہل اور بعضا شعر حکمت
اور بعضا عیال یعنی ثقل و بال رواہ ابی داؤد ابی بن کعب نے رفعاً کہا ہے ان من
الشعر حکمۃ رواہ البخاری اسکی نظیر حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً یون آئی ہے بہت
سچی بات جو شاعر نے کہی ہے کلمہ لبید کا ہے ع الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل متفق علیہ
یعنی اللہ کا نام سچا چہوڑا ہے سب جہوٹ معلوم ہوا کہ سچا مضمون شعر کا حکمت ہوتا ہے شرید
نے کہا مین ایک دن ردیف آنحضرت تہا فرمایا تیرے ساتھہ کچہہ شعر امیہ بن ابی الصلت کے ہین

سینے کہا ہان فرمایا ھیہ یعنی پڑہ مینے ایک بیت پڑہی فرمایا اور پڑہ مینے ایک بیت اور پڑہی فرمایا اور پڑہ
یہانتک کہ سو شعر پڑہے رواہ مسلم یہ اشعار بیان مین توحید کے تھے براء کہتے ہین دن قریظہ
کے حسان بن ثابت سے کہا کہ ہجو کر مشرکون کی جبریل تیرے ساتھہ ہین اور فرمایا جواب دے میری
طرف سے اللھم ایدہ بروح القدس متفق علیہ معلوم ہوا کہ مشرک کی ہجو ذم کرنا داخل
غیبت نہین ہے اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے کہ ہجو کرو تم قریش کی کہ یہ سخت تر ہے اونپر
تیر چلانیسے رواہ مسلم اور فرمایا ھجاھم حسّان فشفی واشتفی رواہ مسلم اور جو اشعار
اس قبیل کے نہین ہین بلکہ ذکر معاشیق وعشاق وثنا ووصفت غنج ودلال وخط وخال ووصف
خدود وقدود مین ہین وہ سخت مذموم ہین اسی جگہہ سے حدیث ابی ہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ اگر کسی
شخص کا پیٹ پیپ سے پُر ہو جائے تو یہ بہتر ہے کہ شعر سے پُر ہو متفق علیہ ابو سعید خدری کہتے
ہین ہم حضرت کے ساتھہ عرج مین چلے جاتے تھے کہ اتنے مین ایک شاعر شعر پڑہتا ہوا سامنے آیا
فرمایا پکڑو اس شیطان کو اگر کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے پُر ہو
رواہ مسلم غرضکہ ضابطہ مسئلہ شعر مین یہ ہے کہ عائشہ کہتی ہین کہ حضرت کے سامنے ذکر شعر کا
آیا فرمایا ھو کلام حسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدارقطنی والشافعی عن عروۃ مرسلا
اس فیصلہ کے روبرو اب حاجت کسی عالم یا فقیہ کے قول وحکم کی باقی نہین رہی وللہ الحمد کعب بن
مالک نے حضرت سے کہا تھا اللہ نے دربارۂ شعر جو کچھہ اوتارا ہے وہ اوتار الیعنی شعر کی ذم کی ہے
فرمایا مومن جہاد کرتا ہے اپنی تلوار سے اور زبان سے واللہ تم نشانہ بنا لیتے ہو اونکو تیر چلانے
کی طرح رواہ فی شرح السنہ ابن عبد البر کا لفظ کتاب استیعاب مین یہ ہے کہ کعب نے کہا
یا رسول اللہ ماذا تری فی الشعر فقال ان المومن یجاھد بسیفہ ولسانہ
معلوم ہوا کہ جو اشعار ہجو کفار یا حمایت دین اسلام ومدح سنت خیر الانام مین ہوتی ہین وہ حکم جہاد

مین ہین خصوصًا جبکہ دل پر اہل شرک و بدع کے گران گذرین کہ یہ اونپر ایک طرح کی تیر بارانی
ہے ولہذا عائشہ نے کہا ہے کہ حسّان کے لئے مسجد مین منبر رکھا جاتا تھا وہ اوسپر کھڑے ہوکر
طرف سے حضرت کے مفاخرت یا منافحت یعنی مدافعت و مخاصمت مشرکین کرتے تھے اور حضرت فرماتے
ان اللہ یؤید حسّان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلعم رواہ
البخاری انس نے کہا ہے حضرت کا ایک حادی تہا یعنی شتربان اوسکو انجشہ کہتے تھے وہ
خوش آواز تھا حضرت نے اوس سے کہا رویدک یا انجشہ لا تکسر القوارير قتادہ نے
کہا یعنی ضعفۃ النساء متفق علیہ انجشہ بعض عورتون کے اونٹ کو حدی کرتا تھا اوسکو
روکدیا اور عورتون کے دل کو شیشہ ٹھیرایا باعتبار رقت و سرعت انکسار و ضعف کے کہین وہ
اوسکی خوش آوازی سے فتنہ مین نہ پڑین حدا ایک غناء مباح ہے اسمین کسیکا خلاف نہین
صراح مین کہا ہے حدا راندن شتر بسرود آواز انتہی اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ عورتون کو
آواز خوش اور سماع اشعار سے محفوظ رکھنا بہتر ہے حدیث جابر مین فرمایا ہے غنا اوگاتا ہے
نفاق کو دل مین جسطرح کہ پانی کشت کو اُگاتا ہے رواہ البیھقی فی شعب الایمان جو
عورتین مثنوی میر حسن میر تقی وغیرہما کی پڑہتی ہین اور گانا سنتی ہین وہ فاسقات منافقات
ہو جاتی ہین اسکا تجربہ ہو چکا ہے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اپنی مستورات کو کتب مثنویات
عشق و فسانۂ عشاق اور قصہ ہای باطل اور داستانہای لغو سے باز رکھے کہ اصل فتنہ کی یہی
منظومات و منثورات ہوتے ہین اور قرآن مین اللہ نے انکو لہو الحدیث اور موجب ضلالت
ٹھیرایا ہے نافع کہتے ہین مین ہمراہ ابن عمر کے راہ مین چلا جاتا تھا آواز مزمار کی سنی اپنی اونگلیان
دونون کانو مین رکھین اور راہ سے ایک طرف کو ہو گئے پہر دور جاکر مجھسے کہا ای نافع تو
کچھہ سنتا ہے مینے کہا نہین تب اونگلی کان سے الگ کی پہر کہا مین ہمراہ حضرت کے تھا آپ نے

آواز نی یعنی بانسلی سُنکر ایسا ہی کیا تھا جیسا مینے کیا نافع نے کہا مین اوسوقت کم عمر تھا رواہ احمد وابو داؤد اگلی حدیث سے حرمت غنا کی ثابت ہوئی یعنی گانے کی اور اس حدیث سے حرمت مزمار کی معلوم ہوئی یعنی بجانے کی

بیان حفظ لسان وغیبت وشتم کا

حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے جو شخص ضامن ہو میرے لئے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونون جبڑون کے ہے یعنی زبان اور اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونون پاؤن کے ہے یعنی شرمگاہ کا مین ضامن ہوتا ہون اوسکے لئے بہشت کا رواہ البخاری یعنی اون گناہون سے محفوظ رہے جنکا تعلق زبان و فرج سے ہے تو وہ جنتی ہوگا اس حدیث کی شرح مین ایک عالم نے رسالہ ضمان الفردوس اچھا لکھا ہے ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین بندہ کوئی بات اللہ کی رضامندی کی کہتا ہے اور کچھ اوسکی طرف التفات نہین کرتا لکن اللہ تعالی بسبب اوس کلمے کے درجہ اوسکا بلند کر دیتا ہے اور بندہ کوئی بات اللہ کی نارضامندی و خفگی کی کہتا ہے اور کچھ التفات طرف اوسکے نہین کرتا لکن اوسکے سبب سے جہنم مین جا گرتا ہے رواہ البخاری حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتال کرنا اوسکے ساتھ کفر ہے متفق علیہ ابوذر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ تہمت نہین لگاتا کوئی شخص کسی شخص کو فسق اور کفر کی لکن پھرتی ہے یہ تہمت اوسی پر اگر وہ شخص ویسا نہین ہے رواہ البخاری انس و ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین دو گالی دینے والے جو کچھ کہتے ہین اوسکا گناہ اوسپر ہوتا ہے جو پہلے گالی دیتا ہے جبتک کہ مظلوم حد سے آگے نہ بڑھے رواہ مسلم ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے کہ صدیق کو لازم نہین ہے کہ لعان یعنی کثیر اللعن ہو رواہ مسلم حدیث ابوالدرداء کر

مین فرمایا ہے لعنت کرنے والے نہ شہید ہونگے نہ شفیع دن قیامت کے رواہ مسلم ابوہریرہ
کا لفظ رفعًا یہ ہے تم پاؤگے بدترین مردم دن قیامت کے دو رویہ شخص کو کہ انکے پاس ایک رخ
سے آتا ہے اور اونکے پاس دوسرے رخ سے متفق علیہ منافقین و نمامین کا یہی حال ہے
حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے داخل نہوگا جنت مین سخن چین متفق علیہ مسلم کی روایت مین لفظ
نمام آیا ہے مقداد بن اسود نے رفعًا کہا ہے تم جب دیکھو مداحین کو تو اونکے منہہ مین خاک جھونکو
رواہ مسلم یہ اسلیئے کہ اکثر مداح و خوشامدی کذاب دروغگو ہوتے ہین انھین مین وہ شعرا
بھی داخل ہین جو کہ اہل فسق و کفر کی تعریف مین قصیدے کہتے ہین ابوبکرہ نے کہا ایک شخص
نے ایک شخص پر ثنا کی پاس حضرت کے فرمایا تیری خرابی ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی تین بار
اسی طرح فرمایا تم مین اگر کوئی کسی کی مدح کرے لامحالہ تو یون کہے احسب فلانا واللہ حسیبہ
اگر یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اسی طرح کا ہے اور کسی کو اللہ پر مزکی نکرے متفق علیہ حدیث
ابوہریرہ مین فرمایا ہے تم جانتے ہو غیبت کیا ہے کہا اللہ و رسول جانین فرمایا ذکر کرنا تیرا
اپنے بھائی کو اوس چیز کے ساتھہ جسکو وہ مکروہ رکھتا ہے کہا بھلا اگر میرے بھائی مین وہ
بات ہو جو مین کہتا ہون فرمایا اگر اوسمین وہ بات ہے تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر نہین ہے
تو تو نے اوسپر بہتان باندہا رواہ مسلم انس نے کہا ہے جسنے ترک کیا جھوٹ اور جھوٹ
باطل ہوتا ہے تو بنایا جائیگا اوسکے لئے ایک گھر گرد جنت کے اور جسنے ترک کیا جھگڑنا اور وہ
حق پر ہے تو بنایا جائیگا واسطے اوسکے ایک گھر وسط جنت مین اور جسنے درست کیا اپنی خلق
یعنی عادت کو تو بنایا جائیگا واسطے اوسکے ایک گھر اعلای جنت مین رواہ الترمذی و
حسنہ بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رفعًا کہتے ہین خرابی ہے اوسکی جو جھوٹ بول کر لوگونکو
ہنساتا ہے ویل لہ ویل لہ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والدارمی حدیث

ابن عمر مین فرمایا ہے جو خاموش رہا اوسنے نجات پائی رواہ احمد والترمذی والدارمی والبیہقی عقبہ بن عامر نے حضرت سے کہا تھا نجات کی کیا صورت ہے فرمایا روک اپنی زبان کو اور بیٹھہ رہ اپنے گہر مین اور رو اپنی خطا پر رواہ احمد والترمذی حدیث علی بن حسین مین رفعاً آیا ہے کہ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ رواہ مالک واحمد وغیرہما یعنی اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بیفائدہ کام نکرے سفیان بن اسد نے رفعاً کہا ہے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنی بھائی سے جھوٹی بات کہے اور وہ تجکو سچا جانے اور تو کاذب ہو رواہ ابوداؤد ابن مسعود رفعاً کہتے ہین مومن طعان لعان فاحش بدزبان نہین ہوتا ہے رواہ الترمذی والبیہقی حدیث ابوالدرداء مین فرمایا ہے بندہ جب کسی شئی پر لعنت کرتا ہے تو وہ طرف آسمان کے چڑہتی ہے آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہین وہ زمین پر اوترتی ہے اوسکے دروازے بھی بند ہو جاتے ہین پھر دائین بائین جاتی ہے جب کوئی رستہ نہین پاتی تو ملعون کی طرف پھر آتی ہے اگر وہ لائق لعنت کے ہوتا ہے تو خیر ورنہ قائل کی طرف رجوع کرتی ہے یعنی وہ لعنت خود اوسی لاعن پر پڑتی ہے رواہ ابوداؤد اسی جگہہ سے کہا ہے کہ الرافضی فوادہ لعنت حدیث ابن مسعود مین رفعاً آیا ہے لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئاً فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابوداؤد یعنی کوئی مجھکو طرف سے میرے اصحاب کے کوئی بات نہ پہنچائے مین چاہتا ہون کہ مین گھر سے باہر آؤن اور سینہ صاف ہون حدیث انس مین فرمایا ہے جس چیز مین فحش ہوتا ہے وہ اوسکو عیب دار کر دیتا ہے اور جس چیز مین حیا ہوتی ہے وہ اوسکو زینت دیتی ہے رواہ الترمذی معاذ رفعاً کہتے ہین جسنے ملامت کی اپنے بھائی کی کسی گناہ پر یعنی جس سے اوسنے توبہ کر لی تھی تو وہ نہ مریگا یہانتک کہ خود بھی وہ گناہ کریگا رواہ الترمذی وستغرب

واثلہ کا لفظ رفعاً یہ ہے ظاہر نکر تو خوشی بلا پر اپنے بھائی کے کہ رحم کریگا اللہ اوسپر اور تجکو اوسمین مبتلا فرمائیگا رواہ الترمذی وحسنہ حدیث انس مین فرمایا ہے جب مدح کیجاتی ہے فاسق کی تو اللہ تعالیٰ غضب کرتا ہے اور عرش ہل جاتا ہے رواہ البیھقی عمران بن حطان کہتے ہین مین پاس ابوذر کے گیا اونکو مسجد مین پایا دہ ایک کالا کمل لپیٹے ہوئے تنہا بیٹھے تھے مینے کہا یہ کیسی تنہائی ہے کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے الوحدۃ خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ واملاء الخیر خیر من السکوت والسکوت خیر من املاء الشر یعنی ہمنشین بد سے تنہائی بہتر ہے اور ہمنشین نیک تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بد بات کہنے سے بہتر ہے عمران بن حصین نے رفعاً کہا ہے مقام مرد کا خاموشی مین بہتر ہے ساٹھہ برس کی عبادت سے حدیث طویل ابوذر مین آیا ہے مینے کہا اے رسول خدا مجھے وصیت کرو فرمایا مین تجھکو وصیت کرتا ہون اللہ سے ڈرنے کی کہ یہ تیرے کام کو رونق دیگا مینے کہا اور فرمائیے کہا تلاوت قرآن اور ذکر خدا کیا کر کہ یہ یاد ہے واسطے تیرے آسمان مین اور نور ہے زمین مین مینے کہا کچھہ اور فرمایا بہت خاموش رہا کر یعنے ہمراہ تفکر کے اللہ کی نعمتون مین کہ یہ شیطان کو بھگاتا ہے اور تیرے لئے عون ہے امر دین پر مینے کہا کچھہ اور فرمایا بچ بہت ہنسنے سے کہ یہ دل کو مارتا ہے اور نور روح کو لیجاتا ہے ؎

مباش در صدد بیشمار خندیدن	کہ صبح باخت نفس در دو بار خندیدن

مینے کہا کچھہ اور فرمایا حق بات کہہ اگرچہ تلخ ہو مینے کہا کچھہ اور فرمایا مت ڈر راہ خدا مین لوم لائم سے مینے کہا کچھہ اور فرمایا چاہئے کہ روکے تجھکو لوگون سے وہ چیز جو جانتا ہے تو اپنے نفس سے رواہ البیھقی فی شعب الایمان یعنی اپنا عیب دیکھہ دوسرے کا عیب نہ کر مثل سائر مین آیا ہے

عیب مردم نمودن عیب خود بمردم نمودن ست عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یہ ہے تم ضامن ہو میرے لئے

چھہ چیزون کے اپنی جان سے مین ضامن ہوتا ہون واسطے تمہارے جنت کا سچ بولو جب بات کرو وفا کرو جب وعدہ کرو ادا کرو جب امانت رکھو نگاہ رکھو اپنی شرمگاہون کو بند کرو اپنی آنکھین روکو اپنے ہاتھہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ابوسعید وجابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا غیبت سخت تر ہے زنا سے کہا ای رسول خدا کسطرح فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اللہ اوسکی توبہ قبول فرماتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ اوسکو بخشدیتا ہے اور صاحب غیبت کو نہین بخشتا جب تک کہ وہ شخص نہ بخشے جسکی غیبت کی ہے انس کی روایت یہ ہے کہ صاحب زنا توبہ کرتا ہے اور صاحب غیبت کے لئے توبہ نہین ہے رواہ البیہقی دوسر الفظ انس کا رفعاً یہ ہے کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ جسکی غیبت کی ہے اوسکے لئے استغفار کرے اور کہے اللھم اغفر لنا ولہ رواہ البیہقی وسندہ ضعیف ❋

بیان وعدکا

حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے جب وعدہ کیا آدمی نے اپنے بھائی سے اور اوسکی نیت مین وفا کرنا ہے پھر وفا نکرسکا اور میعاد پر نہ آیا تو اوسپر کچھہ گناہ نہین ہے رواہ ابوداؤد والترمذی

بیان مفاخرت وعصبیت کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بہتر لوگ تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہارے ہین اسلام مین جبکہ فقیہہ ہوجائین متفق علیہ یعنی کرامت علم مین ہے اگر جاہلیت کا عزت والا اسلام مین عالم ہوا تو وہ کریم ہے اللہ نے فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم تقوی کو سبب کرامت کا ٹھیرایا نہ نسب و حسب کو حدیث عیاض بن حمار مین رفعاً آیا ہے کہ اللہ نے مجھے وحی کی کہ تم لوگ خاکساری

اختیار کرو کوئی شخص کسی شخص پر فخر نکرے اور نہ بغی رواہ مسلم فخر سے مراد ادعاء عظمت و کبر و
شرف ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے لوگ باز رہین فخر کرنیسے اپنے باپ دادون پر جو مر گئے ہین وہ
تو جہنم کا کوئلا ہین یا خوار تر ہین اللہ پر جعل سے جو نجاست کو اپنے ناک سے لڑکاتا ہے اللہ نے تمسے
عبیہ یعنی نخوت و فخر جاہلیت کو دور کر دیا کہ باپ دادون پر ناز کرتے تھے اب تو یہی دو قسم کے لوگ
ہین مومن تقی یا فاجر شقی سب آدمی بنی آدم ہین آدم مٹی سے بنے ہین رواہ الترمذی و
ابو داؤد اور حدیث عمر مین فرمایا ہے تم نہ بڑہاؤ مجکو جسطرح کہ نصاریٰ نے ابن مریم کو بڑہایا مین تو
اللہ کا بندہ ہون تم مجکو اللہ کا بندہ و رسول کہو متفق علیہ حضرت کی مدح مین شعراء نے اتنا مبالغہ
کیا ہے کہ حد عبودیت و رسالت سے آگے بڑہا دیا یہ فعل اونکا کسی جگہہ شرک ہے اور کسی جگہہ بدعت
اور اس بلا مین بڑے بڑے علماء و مشائخ گرفتار ہو گئے جیسے صاحب قصیدہ بردہ و مولانا
جامی وغیرہما مومن تقی کو پابندی سنت کی چاہئے نہ رسم و عادت جاہلیت کی ابی بن کعب رفعاً
کہتے ہین جو شخص نسب جاہلیت کا فخر کرے تم اوسکو ناقص کرو شرمگاہ سے اوسکے باپ کے اور
کنایہ نکرو رواہ فی شرح السنۃ یعنی صاف کہدو کہ تیرا باپ بت پرست یا حرامکار تھا تاکہ وہ
لوگون کی آبروریزی سے ڈرے واثلہ بن اسقع نے کہا تہا اے رسول خدا عصبیت کیا ہے
فرمایا یہ ہے کہ اعانت کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر رواہ ابو داؤد جبیر بن مطعم کا لفظ رفعاً یہ ہے
وہ ہم مین سے نہین ہے جو بلائے کسی کو طرف عصبیت کے یا مقاتلہ کرے عصبیت پر یا مرے
عصبیت پر رواہ ابو داؤد اکثر لوگ اپنی قوم و برادری کی حمایت کرتے ہین ناحق امر پر اور ظلم
مین اونکے سعین بنجاتے ہین حضرت نے اوسکے نفی ایمان کی فرمائی ہے حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے
محبت کسی شئی کی تجھکو اندہا بہرا کر دیتی ہے رواہ ابو داؤد یعنی دوست کے قبائح کو نہین دیکھتا
سنتا سو ایسی افراط محبت مذموم ہے عقبہ بن عامر نے رفعاً کہا ہے یہ انساب تمہارے کچھہ دشنام نہین ہین

کسی پر تم سب بنی آدم ہو جیسے دو صاع تم اونکو پر نکروگے یعنی تم سب نقصان مین یکسان ہو کسی کو
کسی پر فضیلت نہین ہے مگر تقوی سے کافی ہے آدمی کو یعنی نقصان و عار مین یہ بات کہ ہو وہ
بدزبان فاحش بخیل رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان +

بیان بِرّ و صلہ کا

ابوہریرہ کہتے ہین ایک مرد نے کہا ای رسول خدا کون زیادہ حقدار ہے میرے حسن صحابت کا یعنی
جسکے ساتھ مین اچھا برتاو کرون فرمایا تیری مان کہا پھر کون فرمایا تیری مان کہا پھر کون فرمایا تیری
مان کہا پھر کون فرمایا تیرا باپ دوسری روایت مین تین بار مان کا ذکر کیا پھر باپ کا پھر فرمایا
ثم ادناک فادناک یعنی پھر وہ شخص جو تجسے رشتہ مین قریب ہو جیسے بہن بھائی پھر وہ جو
بعد انکے قریب ہو دوسرا لفظ انکا رغما یہ ہے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی تین بار اسی طرح فرمایا
کہا کسکی ای رسول خدا فرمایا جسنے پایا اپنے مان باپ کو وقت پیری کے یا ایک کو یا دونون کو
پھر جنت مین نگیا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ خدمت و اطاعت والدین کی موجب مغفرت ہوتی ہے
اسمار بنت ابی بکر نے کہا میرے نزدیک میری مان آئی اور وہ مشرکہ تھی زمانہ قریش مین مینے
حضرت سے یہ حال کہا کہ مان آئی ہے اور وہ کفر مین راغب ہے مین اوسکے ساتھ صلہ رحم کرون
فرمایا ہان صلہ کر متفق علیہ معلوم ہوا کہ کافر مان باپ کے ساتھ بھی صلہ رحم کرنا درست ہے بلکہ
یہ حدیث دلیل ہے وجوب نفقہ مادر و پدر پر اگرچہ کافر ہون اولاد مسلمان پر اور احسان کرنا ساتھ
کافر کے جائز ہے عمرو بن عاص نے رفعا کہا ہے کہ آل ابی فلان میرے اولیا نہین ہین یعنی
مین اونکو بسبب قرابت کے دوست نہین رکھتا میرے دوستدار تو اللہ اور نیک لوگ ایماندار ہین
لکن اونسے رشتہ ہے اسلئے اوس رشتہ کو تر رکھتا ہون بسبب صلہ رحم کے متفق علیہ معلوم ہوا

کہ صلۂ رحم کرنا ساتھہ اقارب غیر مومنین کے بھی درست ہے مگر اونکے ساتھہ محبت و ولایت نرکھے ۵

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد	فدای یک تن بیگانہ کآشنا باشد

حدیث مغیرہ مین فرمایا ہے اللہ نے حرام کیا ہے تمپر عقوق ماؤن کا یعنی اونکی نافرمانی کرنا اور زندہ
درگور کرنا دخترون کا اور بخل وسوال کرنا اور مکروہ کیا ہے تمہارے لئے قیل وقال و کثرت سوال و
اضاعت مال کو متفق علیہ۔ اس حدیث مین سات چیزون سے نہی فرمائی ہی ابن عمر رفعاً کہتے ہین
بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستون سے بعد اوسکی پشت پھیرنیکے یعنی موت یا غیبت
کے صلہ کرے یعنی اچھا سلوک برتاو کرے رواہ مسلم انس کا لفظ رفعاً یون ہے جسکو یہ بات محبوب
ہو کہ اوسکے رزق مین کشایش ہو اور اوسکی موت مین دیر لگے تو وہ صلہ رحم کرے متفق علیہ
معلوم ہوا کہ صلۂ رحم سے رزق بڑہتا اور عمر زیادہ ہوتی ہے تجربہ بھی اسیکا شاہد ہے حدیث ابوہریرہ
مین آیا ہے کہ اللہ نے رحم سے فرمایا تو اسپر راضی نہین کہ مین اوسکو جوڑون جو تجکو جوڑے اور
اوسکو کاٹون جو تجکو کاٹے کہا ہان ای رب فرمایا فذاک متفق علیہ یعنی بس اب یہی بات ٹہیر گئی
دوسرا لفظ اونکا یہ ہے کہ رحم شجنہ ہے یعنی مشتق ہے رحمن سے اللہ نے فرمایا من وصلک وصلتہ و
من قطعک قطعتہ رواہ البخاری جبیر بن مطعم نے رفعاً کہا ہے قاطع رحم جنت مین نجائیگا
متفق علیہ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے واصل وہ نہین ہے جو مکافات کرتا ہے بلکہ واصل یعنی
صلۂ رحم کرنیوالا وہ ہے کہ جب اوسکا رحم قطع کیا جائے تو وہ اوسکو وصل کرے رواہ البخاری
ابوہریرہ کہتے ہین ایک شخص نے حضرت سے کہا میرے رشتہ مند لوگ ہین مین اونسے صلہ کرتا ہون
وہ مجسے قطع کرتے ہین مین اونکے ساتھہ احسان کرتا ہون وہ میرے ساتھہ برائی کرتے ہین
مین اونسے حلم کرتا ہون وہ مجسے جہل کرتے ہین فرمایا اگر تو ایسا ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے
منہہ مین راکھہ ڈالتا ہے اور ہمیشہ تیرے ساتھہ طرف سے اللہ کے ایک پشت پناہ اونپر رہیگا جبتک کہ تو اس

حال پر ہے رواہ مسلم ثوبان نے رفعاً کہا ہے نہین پھیرتی قدر کو مگر دعا اور نہین بڑہاتی عمر کو مگر
نیکی اور آدمی محروم ہوجاتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے جو وہ کرتا ہے رواہ ابن ماجۃ ابن عمرو رفعاً
کہتے ہین رضا رب کی والد کی رضا مین ہے اور سخط رب کا والد کے سخط مین ہے رواہ الترمذی
ابوالدرداء کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ باپ اوسط ابواب جنت ہے اب تو چاہے اس باب کی حفاظت کر اور
چاہے ضائع کر رواہ الترمذی وابن ماجۃ اوسط سے مراد افضل ہے یا وسط بہر حال اس حکم
مین مان بالاولی داخل ہے اسلئے کہ اوسکا حق باپ سے تگنا فرمایا ہے مقصود اس ارشاد سے حفظ
حقوق والدین ہے بیان حقوق ابوین مین رسالہ اسعاد العباد بہت جامع ہے بہز بن حکیم عن ابیہ
عن جدہ کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا مین کسکے ساتھہ نیکی کرون فرمایا اپنی مان سے مینے کہا
پھر کسکے ساتھہ کہا اپنی مان سے کہا پھر کسکے ساتھہ فرمایا وہی تیری مان کہا پھر کسکے ساتھہ کہا تیرا
باپ ثم الاقرب فالاقرب رواہ الترمذی وابو داؤد حدیث ابن ابی اوفی مین فرمایا ہے
نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر جسمین کوئی قاطع رحم ہوتا ہے رواہ البیھقی ابوبکرہ کا لفظ
رفعاً یہ ہے نہین ہے کوئی گناہ کہ لائق اسکے ہو کہ اوسکے صاحب کے عقوبت مین جلدی کیجاوے
دنیا مین علاوہ اوس عقوبت کے جو آخرت مین اوسکے لئے ذخیرہ ہے بغی و قطع رحم سے رواہ الترمذی
وابو داؤد ابن عمرو نے رفعاً کہا ہے نہ جائیگا جنت مین منّان و عاق و مدمن خمر رواہ النسائی
والدارمی ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے تم سیکھو اپنے نسب کہ صلہ کرو اپنے ارحام کا صلۂ رحم محبت ہے
اہل مین اور ثروت ہے مال مین اور تاخیر ہے اجل مین رواہ الترمذی واستغربہ ابو
اُسَید ساعدی کہتے ہین ایک مرد بنی سلمہ نے حضرت سے کہا تہا کیا باقی ہے بر ابوین سے کچھہ
جو مین بجالاؤن بعد اونکی موت کے فرمایا ہان دعا اور استغفار کرنا واسطے اونکے اور جاری کرنا
اونکے عہد کا بعد اونکے اور صلہ کرنا ایسے رحم کا جو نہین کیا جاتا مگر بسبب اونکے اور اکرام کرنا اونکے

دوستدار کا رواہ ابو داؤد وابن ماجہ یہ پانچ چیزین ہین جنکو منجملہ بر والدین کے بعد الموت فرمایا ہے حدیث ابو الطفیل مین آیا ہے کہ حضرت نے حلیمہ اپنی مرضعہ کے لئے اپنی چادر بچھادی تھی وہ اوسپر بیٹھین رواہ ابو داؤد معاویہ بن جاہمہ سلمی کہتے ہین جاہمہ نے حضرت سے مشورہ جہاد کرنیکا چاہا فرمایا تیری مان ہے کہا ہان فرمایا فالزمہا فان الجنۃ عند رجلہا رواہ احمد والنسائی والبیہقی اس جگہہ خدمت مادر کو جہاد پر مقدم رکھا اور بہشت کو زیر قدم مادر بتایا اور حضرت عمرؓ کے کہنے پر ابن عمر سے اونکی بی بی کو طلاق دلوادی تھی رواہ الترمذی حدیث ابوامامہ مین آیا ہے کہ ایک مرد نے کہا اے رسول خدا والدین کا حق اولاد پر کیا ہے فرمایا ہما جنتک ونارک رواہ ابن ماجہ یعنی وہ تیری بہشت ودوزخ ہین ابن عباس کا لفظ رفعًا یہ ہے جو صبح کرتا ہے اور وہ مطیع ہے اللہ کا حق مین اپنے مان باپ کے تو کھلتے ہین واسطے اوسکے دو دروازے بہشت کے اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ اور جسنے صبح کی اور وہ عاصی ہے اللہ کا حق مین والدین کے تو کھلتے ہین واسطے اوسکے دو دروازے آگ کے اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ ایک شخص نے کہا اگرچہ وہ دونون ظلم کرین فرمایا وان ظلماہ یہ لفظ تین بار کہا رواہ البیہقی فی شعب الایمان دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے نہین ہے کوئی ولد بار کہ نظر کرے طرف اپنے مان باپ کے رحمت سے لکن لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے ہر نظر پر ایک حج مبرور کہا اگرچہ نظر کرے ہر دن سو بار فرمایا نعم اللہ اکبر واطیب رواہ البیہقی یعنی اللہ کا انعام بیحد وبے حصر ہے اوسکے قدرت مین قصور یا اوسکی مشیئت وارادہ مین کچھہ نقصان وفتور نہین ہے پھر اس استبعاد کی کیا جگہہ ہے حدیث ابوبکرہ مین فرمایا ہے سب گناہ ہو نہین جس گناہ کو اللہ چاہتا ہے بخشدیتا ہے لکن عقوق والدین کے عاق کے لئے مرنیسے پہلے اوسکی زندگی مین عجلت کرتا ہے رواہ البیہقی حدیث سعید بن العاص مین رفعًا آیا ہے کہ حق بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر برابر

حق والد کے ہے ولد پر رواہ البیہقی

بیان شفقت و رحمت کا خلق پر

جریر بن عبد اللہ رفعاً کہتے ہین اللہ رحم نہین کرتا اوسپر جو رحم نہین کرتا ہے لوگون پر متفق علیہ عائشہ
کہتی ہین ایک اعرابی آیا کہا تم بچون کو پیار کرتے ہو ہم تو نہین کرتے حضرت نے فرمایا کیا مین کچھہ
کر سکتا ہون اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے متفق علیہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے
جو شخص مبتلا ہوا ان دخترون مین پھر احسان کیا ساتھہ اونکے تو وہ پردہ ہونگی واسطے اوسکے
آگ سے متفق علیہ انس کا لفظ رفعاً یہ ہے جسنے عیالداری کی دو لڑکیون کی یہانتک کہ وہ
جوان ہوگئین تو آئیگا وہ دن قیامت کے اور مین اسطرح اور اپنی اونگلیون کو ملایا رواہ مسلم
ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین ساعی زنان بیوہ و مسکین پر مثل ساعی فی سبیل اللہ کے ہے اور مین گمان
کرتا ہون کہ یون کہا مثل قائم کے ہے کہ تھکتا نہین اور مثل صائم کے ہے کہ افطار نہین کرتا سہل
بن سعد نے رفعاً کہا ہے مین اور کافل یتیم خواہ یتیم اوسکا ہو یا غیر کا اسطرح پر ہونگے اور اشارہ
کیا سبابہ و وسطی سے اور درمیان دونون کے کچھہ شگاف رکھا رواہ البخاری حدیث نعمان
بن بشیر مین فرمایا ہے تو دیکھتا ہے ایمان والون کو تراحم و توادد و تعاطف مین مثل بدن کے کہ
جب ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا بدن بے خوابی و تپ سے موافق اوسکے ہو جاتا ہے یعنی الم
و مشقت مین متفق علیہ

بنی آدم اعضای یک دیگر اند	کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوی بدرد آورد روزگار	دگر عضوہا را نماند قرار

دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے مومنین مثل ایک شخص کے ہین اگر ایک آنکھہ دکھتی ہے تو سارا بدن

دُکھتا ہے اور اگر سر دُکھتا ہے تو سارا بدن دُکھنے لگتا رواہ مسلم حدیث ابوموسیٰ مین فرمایا ہے کہ مومن
واسطے مومن کے مثل بنیان کے ہے کہ بعض بنیاد بعض کو مضبوط کرتی ہے پھر درمیان اپنے
اصابع کے تشبیک کی متفق علیہ ابوموسیٰ کہتے ہین حضرتؐ کے پاس جب کوئی سائل یا صاحب
حاجت آتا تو فرماتے سفارش کرو اجر لو متفق علیہ حدیث انس مین فرمایا ہے مدد کر اپنے بھائی
کی ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے کہا مظلوم کی مدد کرونگا ظالم کی مدد کسطرح کرون فرمایا اوسکو
ظلم سے روک یہی اوسکی مدد کرنا ہے متفق علیہ ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے مسلمان بھائی ہے
مسلمان کا نہ ظلم کرتا ہے اوسپر اور نہ سپرد کرتا ہے اوسکو کسی تھلکہ مین اور جو شخص کام مین ہوتا ہے
اپنے بھائی کے اللہ اوسکے کام مین ہوتا ہے اور جو شخص دور کرتا ہے کسی مسلمان سے کوئی کربت دور کرتا ہے اللہ اوس سے کربت
کو دن قیامت کے اور جو پردہ پوشی کرتا ہے کسی مسلمان کی پردہ رکھتا ہے اللہ اوسکا دن قیامت کے
متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے مسلمان برادر ہے مسلمان کا نہ ظلم کرے اوسپر نہ بے
مدد چھوڑے اوسکو نہ حقیر کرے اوسکو تقویٰ اسجگہ ہے اور اشارہ کیا طرف اپنے سینے کے تین بار
کافی ہے آدمی کو اسقدر شر کہ حقیر کرے اپنے بھائی مسلمان کو کل المسلم علی المسلم حرام دمہ
ومالہ وعرضہ رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین
میری جان ہے مومن نہین ہوتا ہے بندہ یہانتک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے جو
جو دوست رکھتا ہے اپنی جان کے لئے متفق علیہ انس کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ داخل نہوگا جنت
مین وہ شخص کہ امن مین نہین ہے ہمسایہ اوسکا شرور سے اوسکے رواہ مسلم تمیم داری
رفعًا کہتے ہین تین بار فرمایا دین نصیحت ہے یعنی خیر خواہی ہمنے کہا کسکی خیر خواہی کرین فرمایا اللہ
کی اور کتاب اللہ کی اور رسول اللہ کی اور ائمہ مسلمین کی اور عامہ اہل اسلام کی رواہ مسلم
نصیحت للہ یہ ہے کہ اللہ کے واجب الوجود ہونیکا مع اوسکے اسماء وصفات کے اعتقاد کرے اور

اور عبادت وطاعت مین مخلص ہو اور کتاب اللہ کی یہ ہے کہ اوسپر ایمان لائے اور امر ونہی کی تصدیق کرے اور قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور خیر خواہی رسول کی یہ ہے کہ آپکی نبوت کا مقر ہو آپکی اطاعت کو واجب جانے آپکی سنت پر کسی کے قول وفعل کو ترجیح نہ دے بدعت سے جدا رہے تقلید سے بھاگے ائمہ کی یہ ہے کہ اونپر خروج نکرے حق امر مین اونکی اطاعت بجالائے اگرچہ وہ جور وظلم کرین علما کی یہ ہے کہ اونکے فتوی پر عمل کرے جب کہ وہ حق بات کہین اور اونکی روایت کو مانے جبکہ سند صحیح سے بیان کرین عامہ کی یہ ہے کہ اونکو طرف مصالح دین ودنیا کے ارشاد کرے اور دفع ضرر وجلب نفع مین اونکا معین ہو یہ حدیث جوامع الکلم ہے اسکی شرح بسیط ہے اس جگہہ گنجائش نہین ہو سکتی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے نہین لیجاتی رحمت مگر بدبخت سے رواہ احمد والترمذی یعنی جسکے دل مین رحم نہین ہوتا ہے وہ شقی ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے رحم کرنے والون پر رحمن رحم کرتا ہے تم رحم کرو اوسپر جو زمین مین ہے رحم کریگا تمپر وہ شخص جو آسمان مین ہے یعنی اللہ تعالی رواہ ابوداؤد والترمذی سپر حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو رحم نکرے ہمارے صغیر پر اور توقیر نکرے ہمارے بڑے کی رواہ الترمذی واستغربہ انس نے رفعاً کہا ہے بزرگی نکی کسی جوان نے کسی بوڑے کی بسبب اوسکے سن وسال کے لیکن مقرر کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے وقت بڑہاپے کے وہ شخص جو اوسکی بزرگی کرے رواہ الترمذی حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے منجملہ اجلال خدا کے اکرام کرنا ہے بوڑہے مسلمان اور حامل قرآن کا جو قرآن مین غالی اور اوس سے جافی نہین ہے اور اکرام کرنا پادشاہ عادل کا رواہ ابوداؤد والبیہقی اور حدیث ابو امامہ مین رفعاً آیا ہے جسنے ہاتھہ پھیرا سر پر کسی یتیم کے اللہ کے لئے تو اوسکو عوض ہر بال کے جسپر ہاتھہ لگا ہے حسنات ملتے ہین اور جسنے احسان کیا ساتھہ یتیم کے اپنا ہو یا غیر کا تو ہونگا مین اور وہ جنت مین

اسطرح اور ملائین دوانگلیان اپنی رواہ احمد والترمذی واستغربہ حدیث ابن
عباس مین فرمایا ہے جسنے ملایا یتیم کو اپنے کھانے پینے مین واجب کرتا ہے اللہ اوسکے لئے جنت
مگر یہ کہ ایسا گناہ کرے کہ اللہ اوسکو نہ بخشے اور جسنے پالاتین بیٹیون یا بہنون کو پھر ادب سکہایا اونکو
اور رحم کیا اونپر یہانتک کہ غنی کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہے اللہ اوسکے لئے جنت کو ایک شخص نے
کہا بھلا اگر دو ہون فرمایا دو بھی یہانتک کہ اگر ایک کہتا تو آپ ایک بھی فرماتے اور جسکی آنکھین اللہ
نے اندہی کردین اوسکے لئے جنت واجب ہوگئی رواہ فی شرح السنۃ حدیث عوف بن
مالک اشجعی مین فرمایا ہے مین اور عورت سیاہ رخسار مثل وسطی وسبابہ کے ہونگے دن قیامت
کے یہ وہ عورت ہے جو بیوہ ہوگئی اور صاحب منصب و جمال تھی اوسنے اپنی جان کو اپنے یتیمون
پر روکا یہانتک کہ وہ جدا ہون یا مر جائین رواہ ابی داؤد مراد سیاہ رخسار سے یہ ہے کہ اوسنے
زینت کرنا بسبب پرورش ایتام کے ترک کردیا یہانتک کہ اوسکا رنگ سیاہ پڑگیا ابن عباس کا لفظ
یہ ہے جسکے لڑکی ہے اور اوسنے اوسکو زندہ درگور نکیا اور نہ اوسکو خوار رکھا اور نہ اوسپر ولد کو اختیار
کیا تو داخل کریگا اللہ اوسکو بہشت مین رواہ ابی داؤد حدیث انس مین فرمایا ہے جسکے پاس
اوسکے بھائی مسلمان کی غیبت کی گئی اور وہ قادر تھا اوسکی نصرت پر پھر اوسنے نصرت کی اوسکی
تو نصرت کریگا اللہ اوسکی دنیا و آخرت مین اور اگر باوجود قدرت کے اوسنے نصرت نہ کی تو مخذول
کریگا اللہ اوسکو دنیا و آخرت مین رواہ فی شرح السنۃ ردّ غیبت کے بڑے فضائل آئے
ہین جہنم سے آزادی کا وعدہ ہے اور ترک ردّ پر سخت وعید آئی ہے لکن غیبت سے بچنا اور مغتاب پر
ردّ کرنا نہایت مشکل امر ہے اللھم اغفر لی ولھم عائشہ نے رفعاً کہا ہے انزلوا الناس منازلھم
رواہ ابی داؤد یعنی ہر شخص کا اکرام اوسکے رتبہ کے موافق کرنا چاہئے بقدر شرف و فضل کے
یہ نکرے کہ وضیع و شریف و خادم و مخدوم کو برابر سمجھے ہان فقراء کی تحقیر نکرے جس سے اونکو ایذا

پہنچے کذا فی اللمعات حدیث عبدالرحمن بن ابی قراد مین آیا ہے کہ ایکدن حضرت نے وضو کیا صحابہ
وضو کا پانی لیکر اپنے بدن مین ملنے لگے فرمایا تم یہ کام کیون کرتے ہو کہا اللہ و رسول کی محبت سے فرمایا
جس شخص کو یہ بات خوش آئے کہ وہ اللہ و رسول سے محبت رکھے یا اللہ و رسول کو وہ محبوب ہو تو جب
بات کہے سچ بولے اور امانت ادا کرے اور ہمسایہ کے ساتھہ نیکی کرے رواہ البیہقی معلوم
ہوا کہ مجرد اظہار محبت کا بدون عمل کے کچھہ نافع نہین ہوتا ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت سے
کہا فلان عورت بڑی نمازی روزہ دار صدقہ دینے والی ہے اتنی بات ہی کہ اپنی زبان سے ہمسایون کو
ستاتی ہے فرمایا وہ دوزخ مین ہے پھر ایک اور عورت کا ذکر کیا کہ وہ تھوڑے روزے رکھتی اور کم صدقہ
دیتی اور کم نماز پڑھتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو نہین ستاتی فرمایا وہ جنت مین ہی
رواہ احمد والبیہقی ٥

مباش درپی آزار وہرچہ خواہی کن	کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے اللہ نے تقسیم کیا ہے اخلاق کو درمیان تمہارے جسطرح کہ رزق
کو درمیان تمہارے تقسیم فرمایا ہے اور اللہ دیتا ہے دنیا اوسکو جسکو دوست رکھتا ہے اور جسکو
دوست نہین رکھتا اور نہین دیتا ہے دین مگر اوسی کو جسکو دوست رکھتا ہے سو جسکو اللہ نے
دین دیا اوسکو دوست رکھا رواہ البیہقی انس نے رفعاً کہا ہے جسنے کام کر دیا کسی شخص کا
میری امت مین سے اس ارادہ سے کہ وہ خوش ہو تو اوسنے مجھے خوش کیا اور جسنے مجھے خوش
کیا اوسنے اللہ کو خوش کیا اور جسنے اللہ کو خوش کیا اللہ اوسکو بہشت مین لیجائیگا رواہ البیہقی
دوسرا لفظ یہ ہے جسنے فریاد رسی کی کسی مظلوم کی لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے ۷۳ مغفرت ایک مغفرت
مین اوسکا سارا کام بنجاتا ہے اور ۷۲ درجے قیامت کو ملینگے رواہ البیہقی تیسرا لفظ یہ ہے
الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ رواہ البیہقی

سراقہ بن مالک نے رفعا کہا ہے کیا نہ بتاؤن مین تمکو افضل صدقہ تیری دختر طرف تیرے پھیری جائے
کوئی اوسکے لئے کمانے والا سوا تیرے نہو روایہ ابن ماجۃ ✤

بیان حبّ فی اللہ و من اللہ کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے کہیگا کہان ہین محبت رکھنے والے آپس مین بسبب میرے جلال کے آجکے دن مین اونکو اپنے سایہ مین جگہہ دونگا جسدن کہ سوا اللہ کے سایہ کے کوئی سایہ نہوگا رواہ مسلم ہم افسوس کرتے ہین کہ اس زمانہ مین یہ محبت مفقود ہوگئی ہے اور حاصل کرنیوالے اس فضیلت کے دنیا سے اوٹھ گئے ہان اموات صلحاء کی محبت ہمکو میسر ہے جیسے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و اہل بیت رسالت و علماء دین و مشائخ متبعین سوانشاءاللہ تعالیٰ یہ محبت بھی نفع بخشے گی ابن مسعود کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا آپ اوس شخص کے حق مین کیا فرماتے ہین جو ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور اونمین ملحق نہین ہے یعنی براہ صحبت و عمل فرمایا المرء مع من احب متفق علیہ یعنی آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہوگا انس کا لفظ یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا قیامت کب ہوگی فرمایا تجھپر افسوس ہے تو نے قیامت کے لئے کیا طیاری کی ہے اوسنے کہا کچھہ بھی نہین مگر اتنی بات ہے کہ مین اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہون فرمایا انت مع من احببت انس کہتے ہین فما رایت المسلمین فرحوا بشیءٍ بعد الاسلام فرحہم بہا متفق علیہ یعنی جو خوشی مسلمانون کو بعد اسلام کے اس بات کے سُننے سے ہوئی کہ دوست ہمراہ دوست کے ہوگا ویسی خوشی کسی شئی سے نہوئی یہ حدیث بشارت عظمیٰ ہے واسطے محبین خدا و رسول کے اور نقمت کبریٰ ہے واسطے محبین اہل فسق و فجور و شرک و بدع کے اسلئے کہ مدار معیت کا حب محبت پر

ٹہیرا تو جسطرح نیک ہمراہ نیکون کے ہونگے اور مشرف بمغفرت ودخول جنت ٹہیرینگے اسی طرح
بدکارون کے دوست ہمراہ بدکارون کے دوزخ مین جاوینگے معاذ بن جبل سے مرفوعاً کہتے ہین
اللہ تعالی نے فرمایا ہے واجب ہوگئی محبت میری واسطے اون لوگون کے جو محبت رکہتے ہین
آپس مین میری راہ مین اور ملکر بیٹہتے ہین میری راہ مین اور ملاقات کرتے ہین آپس مین میری
راہ مین اور صرف کرتے ہین میری راہ مین رواہ مالک یعنی یہ سب اعمال اونکے باتفاق یکدیگر
میرے لئے ہین ترمذی کی روایت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا جو لوگ دوستدار یکدیگر ہین
میرے جلال کے سبب اونکے لئے منبر ہونگے نور کے اونپر پیغمبر و شہید رشک کرینگے عمر کا لفظ
مرفوع یہ ہے اللہ کے بندون مین کچہہ ایسے لوگ بہی ہین جو نہ پیغمبر ہین نہ شہید پیغمبر و شہید اونپر
رشک کرینگے دن قیامت کے اونکا مرتبہ نزدیک اللہ کے دیکہکر کہا اے رسول خدا ہمین بتاؤ
وہ کون لوگ ہین فرمایا وہ ایک قوم ہے جو دوستی رکہتی ہے آپس مین بسبب رُوح خدا کے بغیر
آپس کے رشتہ سندی کے اور بغیر اموال کے جسکو لیتے دیتے ہون قسم ہے اللہ کی کہ اونکے منہہ نور
ہین اور وہ نور پر ہونگے اونکو خوف نہوگا جب لوگون کو خوف ہوگا اور نہ وہ حزن کرینگے جب لوگ
محزون ہونگے پہر یہ آیت پڑہی الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون رواہ
ابوداؤد و رواہ فی شرح السنۃ عن ابی مالک و کذا فی شعب الایمان مراد
رُوح بالضم سے قرآن ہے اسلئے کہ سبب حیات قلب ہے اور تحابب بالقرآن تحابب بجامع دین
اسلام ہوا یا مراد روح سے محبت ہے اسلئے کہ محبت سے دل زندہ و تازہ ہوتا ہے محبوب کو کہتے ہین
انت روحی یا رَوح بفتح را ہے بمعنی رحمت ای فرح و ریحان کذا فی اللمعات
ابوذر سے کہا تہا اے اباذر کونسی رسّی ایمان کی مضبوط ہے کہا اللہ و رسول کو معلوم ہے
فرمایا موالات راہ خدا مین اور حُبّ و بغض راہ خدا مین رواہ البیہقی مراد موالات سے

معاونت ہے طرفین سے حدیث مقدام بن معدیکرب مین فرمایا ہے آدمی جب اپنے بھائی کو دوست رکھے تو اوسکو خبر دے کہ وہ اوسکو دوست رکھتا ہے رواہ ابو داؤد والترمذی سید نے کہا اس خبر کر دینے مین استمالت قلب کی اور استجلاب زیادت محبت کا ہوتا ہے ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین آدمی اپنے یار کے دین پر ہوتا ہے اب چاہیے کہ نظر کرے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے رواہ احمد والترمذی والبیہقی نووی نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے حدیث یزید بن نعامہ مین فرمایا ہے جب کوئی کسی آدمی سے مواخات کرے تو اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام پوچھ لے اور دریافت کر لے کہ وہ کس قوم کا ہے کہ اسمین مودت زیادہ ہوتی ہے رواہ الترمذی حدیث اسماء بنت یزید مین آیا ہے کہ خیار تمہارے وہ لوگ ہین جنکو دیکھکر اللہ یاد آئے رواہ ابن ماجہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اگر دو آدمی باہم اللہ کی راہ مین ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہین اور ایک مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین تو اللہ دن قیامت کے اون دونون کو جمع کر دیگا اور کہیگا کہ یہ وہ شخص ہے جسکو تو میرے لئے دوست رکھتا تھا رواہ البیہقی ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جنت مین ستون ہین یاقوت کے اونپر حجرے ہین زبرجد کے غرفون کے دروازے ہین کھلے ہوئے چمکتے ہین مانند ستارۂ درخشان کے کہا ای رسول خدا اونمین کون رہیگا فرمایا وہ لوگ جو محبت رکھتے ہین آپس مین اللہ کے لئے اور بیٹھتے ہین اللہ کی راہ مین اور ملاقات کرتے ہین اللہ کے لئے رواہ البیہقی

بیان تہاجر و تقاطع و اتباع عورات کا

حدیث ابو ایوب انصاری مین فرمایا ہے حلال نہین ہے کسی شخص کو کہ جدا کرے اپنے بھائی کو تین شب سے زیادہ ملتے ہین وہ دونون پھر اعراض کرتا ہے یہ اوس سے اور وہ اس سے

بہتر انمین وہ ہی جو پہلے سلام کرے متفق علیہ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے بچو تم گمان سے گمان
بڑی جھوٹی بات ہے اور تجسس وتحسس نکرو اور تناجش وحسد وبغض وتدابر نکرو اللہ کے بندے
ایک دوسرے کے بھائی ہو جاؤ دوسری روایت مین ہے کہ تنافس نکرو متفق علیہ تجسس کہتے ہین
تعرف خبر کو تلطف اور تحسس کہتے ہین تطلب شئی کو حاسہ سے یا اول بمعنی جستجوی عیوب مردم و
بواطن امور ہے خود کرے یا معرفت غیر کے اور تحسس یہ ہے کہ خود کرے یا اول مخصوص بشر ہے اور
ثانی عام ہے خیر وشر کو اور تناجش کہتے ہین قیمت بڑہانے کو جسکے خرید کرنیکا ارادہ نہو
اور تدابر سے مراد غیبت ہے یا تقاطع اور تنافس بمعنی تحاسد ہے یا یہ مراد ہے کہ دنیا مین رغبت نکرو
حدیث ام کلثوم بنت عقبہ مین فرمایا ہے وہ شخص کذاب نہین ہے جو درمیان لوگون کے صلح
کرائے اور اچھی بات کہے اور اچھی خبر پہنچائے متفق علیہ مسلم کی روایت یہ ہے مینے
نہین سنا کہ حضرت نے رخصت دی ہو جھوٹ بولنے کی کسی بات مین مگر تین جگہہ ایک جنگ دوسری
اصلاح بین الناس تیسرے بات کرنا مرد کا عورت سے اور عورت کا مرد سے اسماء بنت یزید نے رفعاً
کہا ہے حلال نہین ہے کذب مگر تین جگہہ ایک جھوٹ بولنا مرد کا عورت سے اوسکے راضی کرنیکو
دوسرے جھوٹ بولنا حرب مین تیسرے جھوٹ بولنا اصلاح بین الناس مین رواہ احمد
والترمذی حدیث ابوالدردا مین رفعاً آیا ہے کہ اصلاح ذات البین کا درجہ افضل ہے درجہ
صیام وصدقہ وصلوٰۃ سے رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے
بچو تم حسد سے حسد کھا جاتا ہے نیکیون کو جسطرحکہ آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے رواہ ابوداؤد
حدیث ابوبکر صدیق مین فرمایا ہے ملعون ہے وہ شخص جو ضرر پہنچائے کسی مومن کو یا دہوکا دے
اوسکو رواہ الترمذی واستغربہ ابن عمر کہتے ہین حضرت نے منبر پر جاکر باواز بلند پکار کر
کہا ای گروہ اون لوگون کے جو زبان سے اسلام لائے اور ایمان اونکے دل تک نہین پہنچا

مت ایذا دو مسلمانون کو اور عار نہ دلاؤ اونکو اور جستجو نکرو اونکے عیبون کی جو شخص تلاش کرتا ہے
عیب اپنے کسی بھائی مسلمان کا تو تلاش کرتا ہے اللہ عیب اوسکا اور جسکا عیب اللہ تلاش
کرتا ہے اوسکو رسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اندر اپنے گھر کے ہو رواہ الترمذی سعید بن زید نے
رفعاً کہا ہے بڑی سودخواری زبان درازی ہے مسلمان کی آبرو مین ناحق رواہ ابوداؤد
والبیہقی حدیث ابوہریرہ مین حسن ظن کو حسن عبادت فرمایا ہے رواہ احمد وابوداؤد
حدیث انس مین رفعاً آیا ہے کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر
رواہ البیہقی جابر کا لفظ رفعاً یہ ہے جسنے عذر کیا اپنے بھائی سے پھر معذور نرکھا اوسکو
یا قبول نکیا اوسکا عذر تو ہوتا ہے گناہ اوسپر برابر صاحب مکس کے رواہ البیہقی مکاس
کہتے ہین عشار کو جو لوگون سے سائر کا محصول لیتا ہے *

بیان حذر و آہستگی کرنیکا مومن

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کاٹا نہین جاتا مومن ایک سوراخ سے دو بار متفق علیہ یعنی جب
ایکبار کسی سے دہوکا کھاتا ہے تو پہر دوبارہ اوسکے فریب مین نہین آتا سہل بن سعد رفعاً
کہتے ہین آہستگی طرف سے اللہ کے ہے اور جلدی طرف سے شیطان کے ترمذی نے اِسکو غریب
کہا ہے مصعب بن سعد رفعاً کہتے ہین آہستگی ہر چیز مین بہتر ہے مگر عمل آخرت مین رواہ
ابوداؤد حدیث عبداللہ بن سرجس مین فرمایا ہے سمت حسن یعنی نیک روِش اور آہستگی
اور میانہ روی ایک جزو ہے ۲۴ اجزاء نبوت سے رواہ الترمذی اور حدیث ابوہریرہ مین
رفعاً آیا ہے کہ جس سے مشورہ لیا گیا وہ امانت دار ہے رواہ الترمذی اور حدیث جابر
مین فرمایا ہے مجالس مین امانت ہے مگر تین مجلسین ایک سفک خون حرام دوسرے فرج حرام

تیسرے لینا کسی کے مال کا ناحق رواہ ابی داؤد ابن عمر رفعًا کہتے ہین آدمی نماز روزہ حج زکوٰۃ کرتا ہے
یہانتک کہ سارے سہام خیر کا ذکر کیا اور بدلا نہین پاتا دن قیامت کے مگر بقدر عقل کے رواہ ا لبیہقی
یہ اسلئے کہ عقل ہی سے ہر شئی کو اوسکی جگہہ مین رکہتا ہے کبہی عاقل ایک رکعت ایسی جگہہ مین
پڑہتا ہے جو برابر ہزار رکعت کے ہوتی ہے سوا اِس جگہہ کے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے میانہ
روی نفقہ مین نصف معیشت ہے اور تودد طرف لوگون کے نصف عقل اور حسن سوال نصف
علم رواہ البیہقی ہ

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است	با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

بیان رفق وحیا و حُسن خلق کا

حدیث عائشہ مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ارفیق ہے یعنی لطیف ومہربان دوست رکہتا ہے رفق کو
یعنی نرمی وآسانی کو اور دیتا ہے رفق پر جو نہین دیتا ہے عنف پر یعنی سختی ودرشتی پر رواہ
مسلم جریر کا لفظ یہ ہے جو محروم ہوا رفق سے وہ محروم ہوا خیر سے رواہ مسلم حدیث
ابن عمر مین حیا کو ایمان ٹہیرایا ہے متفق علیہ بطولہ عمران بن حصین کا لفظ یہ ہے کہ
الحیاء خیر کلہ یعنی شرم کرنا سراسر بہتر ہے متفق علیہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہے منجملہ کلام
نبوت اولی کے جو لوگون نے پایا ہے ایک بات یہ ہے کہ جب تجہکو شرم نہین ہے تو اب تو جو
چاہے سو کر رواہ البخاری نواس بن سمعان نے حضرت سے پوچہا تہا بر واثم کیا ہے فرمایا
بر حسن خلق ہے اور اثم وہ ہے جو تیرے سینے مین تنے ہے اور تجہکو لوگون کا اوسپر مطلع ہونا
پسند نہ آئے رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے حیا ایمان ہے ایمان جنت مین ہے
بذا یعنی بدزبانی جفا ہے جفا دوزخ مین ہے رواہ احمد والترمذی حارثہ بن وہب کا

لفظ یہ ہے کہ نجائیگا جنت مین جواظ جعظری رواہ ابی داؤد جواظ وہ ہے جو جامع مانع ہو
جعظری وہ ہے جو غلیظ فظ یعنی بدخلق درشت خو ہو ابوالدرداء نے رفعاً کہا ہے بہت بھاری
چیز ترازو مین دن قیامت کے خلق حسن ہے اور اللہ دشمن رکھتا ہے فاحش بدزبان کو رواہ
الترمذی وصحح حدیث عائشہ مین فرمایا ہے مومن حسن خلق سے درجہ قائم اللیل صائم النہار
کا پاتا ہے رواہ ابو داؤد حسن خلق عبارت ہے درستی جملہ عادات سے مطابق ارشادات
کتاب و سنت کے جسکو تحلی بالفضائل و تخلی عن الرذائل کہتے ہین کچھہ نرمی بشاشت وجہ و
تواضع ظاہری کا نام نہین ہے ابو ذر سے فرمایا تہا ڈر اللہ سے جہان کہین تو ہو اور سیئہ کے
پیچھے حسنہ بجالا یہ اوسکو مٹا دیگی اور مل جل لوگون سے ساتھہ حسن خلق کے رواہ احمد
والترمذی والدارمی حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو اوس شخص
کی جو دوزخ پر حرام ہے اور جسپر خود آگ حرام ہے ہر شخص ہین لین قریب سہل ہے رواہ
احمد والترمذی وحسنہ ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے المومن غر کریم والفاجر
خب لئیم رواہ احمد والترمذی وابوداؤد یعنی ایماندار آدمی بہولا بھالا ہوتا ہے اور غافل
مزاج ہوتا ہے امور دنیا سے اور کریم ہوتا ہے اور بدکار شخص مکار و بخیل و بدخلق و لجوج ہوتا ہے
مکحول نے رفعاً کہا ہے مومن ہین لین ہوتا ہے جیسے اونٹ نکیل دار کہ اگر اوسکو کہینچو تو کہنچ جائے
اور اگر بٹہادو تو پتھر پر بیٹہہ جائے رواہ الترمذی ابن عمر نے رفعاً کہا ہے جو مسلمان لوگون
سے میل جول رکھتا ہے اور اونکی ایذا پر صبر کرتا ہے وہ افضل ہے اوس مسلمان سے جو لوگون
سے مخالطت نہین کرتا اور اونکی ایذا پر صابر نہین ہے رواہ الترمذی وابن ماجۃ حدیث
سہل بن معاذ عن ابیہ مین فرمایا ہے جسنے پی لیا غصہ اور وہ قادر تہا اوسکے جاری کرنے پر تو
بلائیگا اللہ اوسکو سامنے خلائق کے دن قیامت کو اور اختیار دیگا اوسکو کہ جس حور کو چاہے

پسند کرلے رواہ الترمذی واستغربہ وابو داؤد ومالک نے بلاغاً کہا ہے بعثت
لاتمم مکارم الاخلاق رواہ فی الموطا ورواہ احمد عن ابی ہریرۃ ابن عمر رفعاً
کہتے ہین حیا اور ایمان قرین یکدیگر ہین جب ایک چیز اوٹھہ جاتی ہے تو دوسری بھی اوٹھہ جاتی
ہے روایت ابن عباس مین یون ہے کہ جب ایک چیز سلب ہوجاتی ہے تو دوسری بھی سلب
ہوجاتی ہے رواہ البیھقی

بیان غضب وکبر کا

ابوہریرہ کہتے ہین ایک شخص نے حضرت سے کہا مجھے وصیت کرو فرمایا تو غصہ نکیا کر اوسنے بار بار
یہی عرض کیا حضرت نے ہر بار یہی فرمایا لاتغضب رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے
وہ شخص پہلوان نہین ہے جو کہ پچھاڑدے پہلوان وہ ہے جو اپنی جان کو وقت غصے کے قابو
مین رکھے متفق علیہ حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے داخل نہوگا آگ مین کوئی شخص جسکے
دل مین برابر ایک دانہ رائی کے ایمان ہوگا اور داخل نہوگا بہشت مین کوئی شخص جسکے دل مین
برابر ایک دانہ رائی کے کبر ہوگا رواہ مسلم کبر کہتے ہین امر حق کے رد کرنے اور لوگون کے
حقیر جاننے کو عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رفعاً کہتے ہین محشور ہونگے متکبر لوگ چونٹیون کی
طرح دن قیامت کے مردون کی شکل مین ڈھانپ لیگی اونکو ذلت ہر جگہہ سے ہانکے جائینگے
طرف قیدخانہ جہنم کے جسکا نام بولس ہے سوار ہوگی اونپر آگ سب آگون کی پلائی جائیگی نچوڑ
اہل نار کا جسکو طینۃ الخبال کہتے ہین یعنی پیپ وزرداب رواہ الترمذی ابن عمر نے
رفعاً کہا ہے نہین پیا کوئی گھونٹ بندے نے افضل نزدیک خدا کے غصے کے گھونٹ سے
جسکو اللہ کے لیئے پی گیا رواہ احمد ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین ادفع بالتی ھی احسن کہا ہے

یعنی صبر کرنا وقت غضب کے اور عفو کرنا وقت برائی کے جب لوگ ایسا کرینگے تو اللہ اونکو محفوظ رکھیگا اور دشمن اونکے لئے خضوع کریگا گویا وہ دشمن اسکا مددگار دوستدار رشتہ دار ہے رواہ البخاری تعلیقاً حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے موسی علیہ السلام نے کہا ای رب کون شخص تیرے بندونمین نزدیک تیرے بہت عزت والا ہے فرمایا جو قدرت پاکر عفو کردے عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا ای لوگو خاکساری اختیار کرو مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے جسنے خاکساری کی اللہ کے لئے بلند کردیتا ہے اوسکو اللہ وہ اپنے نزدیک صغیر ہوتا ہے اور لوگونکی آنکھونمین کبیر اور جسنے تکبر کیا گھٹا دیتا ہے اوسکو اللہ وہ لوگونکی نظر مین صغیر ہوتا ہے اور اپنے نزدیک کبیر یہانتک کہ وہ سگ وخوک سے بھی زیادہ اونپر خوار ہوتا ہے رواہ البیھقی +

بیان ظلم کا

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے ظلم اندھیرا ہے دن قیامت کے متفق علیہ ابوموسی کا لفظ رفعاً یہ ہے اللہ مہلت دیتا ہے ظالم کو یہانتک کہ جب اوسکو پکڑ لیتا ہے تو پھر نہین چھوڑتا پھر یہ آیت پڑھی وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ الآیۃ متفق علیہ ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین جسنے ظلم کیا ہو اپنے بھائی پر آبرو یا کسی شئی مین وہ آج معاف کرالے پہلے اس سے کہ نہ دینار ہوگا اور نہ درہم اگر ظالم کے لئے کوئی عمل صالح ہوا تو بقدر مظلمہ کے اوس سے لے لیا جائیگا اور اگر اوسکے لئے حسنات نہوئے تو اسکی سیئات اوسپر لادی جاوینگی رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا مفلس ہم مین وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہے نہ کچھ سامان فرمایا مفلس میری امت مین وہ ہے جو آئیگا دن قیامت کے نماز روزہ زکوۃ لیکر پھر کسیکو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھالیا ہوگا

کسی کا خون کیا ہوگا کسی کو مارا ہوگا پھر اوسکے حسنات اسکو اور اوسکو دئے جائینگے اگر حسنات
اوسکے پہلے قضاء حقوق سے ہو چکے تو اون لوگون کے گناہ لیکر اسپر ڈالے جائینگے پھر وہ
آگ مین پھینکدیا جائیگا رواہ مسلم تیسیر الفظ رفعایہ ہے تمکو ادا کرنا ہوگا حقوق کا اہل حقوق
کے دن قیامت کو یہانتک کہ قصاص لیا جائیگا بے سینگ کی بکری کا سینگ والی سے
رواہ مسلم حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے تم امعہ مت ہو جاؤ کہ یون کہنے لگو کہ اگر لوگ
احسان کرینگے تو ہم بھی احسان کرینگے اور اگر وہ ظلم کرینگے تو ہم بھی ظلم کرینگے ولکن جماؤ اپنے
نفس کو اس بات پر کہ اگر لوگ اچھا کام کرین تو تم بھی اچھا کام کرو اور اگر وہ برا کام کرین تو
تم ظلم نکرو رواہ الترمذی امعہ وہ شخص ہے جو ہر کسی کی رائی کا پیرو ہو جائے کسی شئے
پر ثابت نرہے اور لوگون کے ہمراہ ہو کر کہانے کو جائے بے بلائے ہوئے اور کہے انا مع الناس
ابن مسعود کہتے ہین جب یہ آیت اوتری الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم صحابہ
پر شاق ہوئی کہا اے رسول خدا ہم مین کسنے اپنی نفس پر ظلم نہین کیا ہے فرمایا یہ بات نہین ہے مراد
اس ظلم سے شرک ہے تمنے لقمان کا قول نہین سنا کہ اپنے بیٹے سے کیا کہا تھا یابنی لا تشرک
باللہ ان الشرک لظلم عظیم متفق علیہ اس سے معلوم ہوا کہ حقوق خدا مین ایک
شرک ہی ایسا گناہ ہے جو کہ بخشا نہین جاتا باقی گناہون کے لئے امید مغفرت کی ہے جسکو چاہے
وہ بخشے اور جسکو چاہے نہ بخشے ابو امامہ کا لفظ رفعایہ ہے بدترین مردم دن قیامت کے درجہ مین
وہ بندہ ہوگا جسنے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے پیچھے برباد کی رواہ ابن ماجۃ عائشہ رفعا
کہتی ہین دواوین تین ہین ایک دیوان وہ ہے جسکو اللہ نہین بخشتا اشراک باللہ اللہ تعالی
فرماتا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ دوسرا دیوان وہ ہے جسکو چھوڑتا نہین ظلم
بندون کا درمیان اونکے یہانتک کہ بعض کا بدلا بعض سے لیتا ہے تیسرا دیوان وہ ہے جسکے

کچھ پروا نہین کرتا یہ ظلم ہے بندون کا درمیان اونکے اور درمیان اللہ کے سو یہ طرف اللہ کے ہے چاہے عذاب کرے چاہے درگزر فرمائے رواہ البیھقی معلوم ہوا کہ حقوق عباد کا مواخذہ حقوق خدا سے بڑھکر ہے لیکن آکثر خلق اسی امر مین زیادہ کوتاہی کرتی ہے اور دست درازی لوگون کی حقوق عباد ہی مین کثرت سے ہوتی رہتی ہے ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس اوس بن شرحبیل رفعاً کہتے ہین جو چلا ہمراہ ظالم کے تا کہ قوت دے اوسکو اور وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو خارج ہوا اسلام سے رواہ البیھقی +

بیان امر بالمعروف کا

حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے جو شخص دیکھے تم مین کسی منکر یعنی خلاف شرع بات کو تو چاہیے کہ بگاڑ دے اوسکو اپنے ہاتھہ سے اگر یہ نکر سکے تو اپنی زبان سے اگر یہ بھی نکر سکے تو اپنے دل سے اور یہ ضعیف تر ایمان ہے رواہ مسلم حدیث اسامہ بن زید مین رفعاً آیا ہے لایا جائیگا ایک آدمی دن قیامت کے اوسکو آگ مین ڈالدینگے اوسکی آنتین آگ مین جلد نکل پڑینگی وہ چکر ماریگا جسطرح کہ گدہا چکی پھیرتا ہے دوزخی جمع ہوکر کہین گے ای فلان تیرا کیا حال ہے کیا تو ہمکو نیک بات کا حکم نہین کرتا تھا اور بری بات سے منع نہین فرماتا تھا وہ کہیگا مین تمکو امر بالمعروف کرتا تھا اور خود اوس کام کو بجا نہ لاتا اور تمکو نہی عن المنکر کرتا تھا اور خود اوسکو بجالاتا متفق علیہ یہ حدیث ایک تازیانہ سخت ہے حق مین اہل علم و وعظ کے جنکا عمل موافق اونکے قول کے نہین ہے حذیفہ کا لفظ رفعاً یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری تم امر بالمعروف نہی عن المنکر کرو یا قریب ہے کہ بھیجیگا اللہ تمپر عذاب اپنے پاس سے پھر تم اللہ سے دعا کروگے تو تمہاری دعا قبول نہوگی رواہ الترمذی زمانہ حاضر اس حدیث کا پورا

مصداق ہے فانالله حدیث عرس بن عمیرہ مین فرمایا ہے زمین مین جب گناہ کیا جاتا ہے تو جو شخص
اوس گناہ مین حاضر ہوتا ہے اور اوسکو مکروہ رکہتا ہے وہ مثل اوس شخص کے ہے جو وہان سے
غائب تھا اور جو شخص وہان سے غائب ہے لکن اوس گناہ پر راضی ہے تو وہ مثل اوس شخص کے
ہے جو اوس جگہہ حاضر ہے رواہ ابو داؤد جریر بن عبدالله رضی الله عنہ کہتے ہین نہین ہے کوئی شخص
کہ ایسی قوم مین ہو جنمین کہ وہ معاصی بجالاتا ہے اور وہ قوم قدرت رکہتی ہے اوسکے بگاڑ
دینے پر مگر نہین بگاڑتے لکن پہنچتا ہے عذاب الله کا اوس قوم کو قبل مرنیکے رواہ ابو داؤد
وابن ماجۃ ابو ثعلبہ نے تفسیر **قوله تعالیٰ** علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل
اذا اهتدیتم مین کہا ہے والله مینے حضرت سے اس آیت کا سوال کیا تھا فرمایا معروف بجالاؤ منکر
سے باز رہو یہانتک کہ جب دیکہے تو بخل کی اطاعت ہوای نفس کی متابعت دنیا کا اختیار کرنا
اترانا ہر صاحب رای کا اپنی رای پر اور دیکہے تو ایک امر کو کہ تجہے اوس سے چارہ نہین ہے تو لازم
پکڑ تو اپنی جان کو اور چھوڑ دے امر عوام کو کیونکہ تمہارے سامنے یا تمہارے پیچہے دن ہین صبر
کرنیکے جسنے صبر کیا اون دنونمین اوسے چنگاری لی عمل کرنیوالے کو اون دنونمین اجر ہے پچاس
مرد کا جو اوسکا سا عمل کرتے ہین کہا ای رسول خدا اجر پچاس شخص کا اونمین سے فرمایا اجر پچاس
کا تم مین سے رواہ الترمذی وابن ماجۃ حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا ہے پہنچین گے
میری امت کو طرفسے اونکے سلطان کی سختیان نجات نہ پائیگا اوس سے مگر وہ مرد جسنے پہچانا
دین الله کا پہر جہاد کیا اوسپر اپنی زبان و ہاتہہ و دل سے یہ وہ شخص ہے کہ سابق ہوئی اوسکے
لئے سوابق یعنے سعادت و بشارت و توبہ و توفیق طاعت اور وہ مرد ہے جسنے پہچانا دین الله
کا اور تصدیق کی اوسکی اور وہ مرد ہے جسنے پہچانا دین الله کا اور سکوت کیا اوسپر پہر اگر دیکہا
اوس سالک نے ایسے شخص کو جو عمل خیر کرتا ہے تو دوست رکہا اوسکو اور اگر دیکہا کہ عمل باطل

کرتا ہے تو دشمن رکھا اوسکو سو ایسا شخص نجات پائیگا پوشیدہ رکھنے پر اس سب امر کے رواہ البیھقی
یہ تین درجے ہوئے ہر درجہ والے کو ناجی ٹھیرایا معلوم ہوا کہ جس شخص کو انمین سے کوئی درجہ بھی
حاصل نہین ہے وہ ناجی نہوگا جابر کا لفظ رفعًا یہ ہے اللہ نے وحی کی جبریل کو کہ فلان شہر کو
لوٹ دے مع شہر والون کے کہا اے رب اونمین فلان بندہ تیرا ہے جسنے پلک مارنے برابر
بھی تیری معصیت نہین کی فرمایا تو تو اوسکو سب پر پلٹ دے کیونکہ اوس بندہ کا منہہ ایک
ساعت بھی کبھی میری راہ مین متغیر نہوا رواہ البیھقی ابو سعید مرفوعًا کہتے ہین اللہ تعالے
بندی سے دن قیامت کے سوال کریگا اور فرمائے گا تو نے منکر کو دیکھا اور انکار نکیا حضرت
نے فرمایا اوس بندی کو حجت تلقین کردیجائیگی وہ کہیگا اے رب مین لوگون سے ڈرا اور تجھسے
اسید رکھتا تھا رواہ البیھقی

بیان رقاق کا

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے دو نعمتین ہین جنمین اکثر لوگ مغبون ہین ایک صحت دوسری فراغ رواہ
البخاری یعنی انکی قدر نہین جانتے انکو ضائع کرتے ہین مستورد بن شداد کا لفظ یہ ہے واللہ
نہین ہے دنیا آخرت مین مگر اتنی کہ کوئی تم مین اپنی اونگلی دریا مین ڈالے پھر دیکھے کہ وہ کیا لیکر
پھرے رواہ مسلم جابر کہتے ہین حضرت کا گزر ایک بچہ خر دگوش گوسفند مردہ پر ہوا فرمایا
تم مین کون اسکو ایک درہم پر لینا چاہتا ہے کہا ہم تو اسکا لینا عوض کسی شی کے بھی نہین
چاہتے فرمایا فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ مسلم
یعنی واللہ دنیا اس سے بھی خوارتر و حقیر تر ہے اللہ پر جتنا کہ یہ بچہ تمپر خوار و ذلیل تر ہے حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی رواہ مسلم دوسرا لفظ

انکار رفعًا یہ ہے چھپائی گئی ہے دوزخ شہوتون سے اور چھپائی گئی ہے بہشت مکروہات سے متفق علیہ یعنی جنت تک پہنچنا بغیر ارتکاب مکارہ کے نہین ہوتا اور دوزخ تک جانا ارتکاب شہوات سے ہوتا ہے اسلئے یہ دونون محجوب ہین جو شخص اس پردی کو پھاڑ ڈالتا ہے وہ اوس تک پہنچتا ہے مکارہ مین اجتہاد کرنا عبادات مین اور مواظبت کرنا طاعات پر اور صبر کرنا شہوات سے ونحو ذلک داخل ہے اور شہوات مین محارم جیسے خمر و زنا و غیبت ونحو ذلک داخل ہین حدیث عمرو بن عوف مین فرمایا ہے واللہ مجھکو تمپر کچھہ خوف فقر کا نہین ہے لکن ڈر ہے کشائش دنیا کا جسطرح کہ تمسے پہلے لوگون پر مبسوط ہوئی اور اونھون نے اوسمین رغبت کی ویسی رغبت تم بھی کرو اور دنیا تمکو ہلاک کردے جسطرح کہ دنیا نے اونکو ہلاک کردیا متفق علیہ یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہم دیکھتے سنتے ہین ابن عمرو نے رفعًا کہا ہے مراد کو پہنچا وہ شخص جو اسلام لایا اور اوسکا رزق کفاف ہے اور اللہ نے اوسکو قناعت دی اوسپر جو اوسکو دیا ہے رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اوسکا مال اوتنا ہی ہے کہ جو کھایا وہ فنا کیا اور جو پہنا وہ پرانا کیا اور جو دیا وہ جمع کیا اسکے سوا جو ہے وہ جانے والا ہے اوسکو لوگون کے لئے چھوڑ جاویگا رواہ مسلم دوسرا لفظ انکار رفعًا یہ ہے کہ تونگری کچھہ کثرت سامان سے نہین ہوتی ہے ولکن

تونگری نفس کی ہے متفق علیہ یعنی تونگری بدل ست نہ بمال وبزرگی بہ عقل ست نہ بسال حدیث عمرو بن میمون مین فرمایا ہے غنیمت جان پانچ چیزون کو پہلے پانچ چیزو نکے جوانی کو بڑہاپے سے پہلے صحت کو بیماری سے پہلے تونگری کو فقر سے پہلے فراغ کو شغل سے پہلے زندگی کو مرنیسے پہلے رواہ الترمذی مرسلا ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہے دنیا ملعون ہے اور جو کچھہ اسمین ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز جسکو اللہ دوست رکھتا ہے

یعنی اعمال بّر و افعال قُرب اور عالم اور متعلم رواہ الترمذی و ابن ماجۃ یہ حدیث ایک تازیانہ
ہے واسطے زجر محبّین دنیا کی دنیا سے اور ایک بشارت عظمیٰ ہے واسطے اہل ذکر و علم کے سہل بن سعد
رفعًا کہتے ہین اگر دنیا نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے ہوتی تو اللہ کسی کافر کو اوسمین سے
ایک گھونٹ پانی کا بھی نہ پلاتا رواہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ یعنی دنیا نزدیک اللہ کے
سخت ذلیل و خوار و بے حقیقت ہے جب تو کافرون کو عطا کی ہے اگر کوئی عمدہ شئی ہوتی تو
ہرگز کسی کافر کو ذرا سی بھی دنیا نہ دیتا حدیث ابو موسیٰ مین فرمایا ہے جسنے دوست رکھا اپنی دنیا
کو اوسنے ضرر پہنچایا اپنی آخرت کو اور جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو اوسنے نقصان کیا اپنی دنیا
کا سو اختیار کرو تم باقی کو فانی پر رواہ احمد والبیھقی ابوذر کا لفظ یہ ہے ملعون ہے بندہ
دینار کا اور بندہ درہم کا رواہ الترمذی خبّاب نے رفعًا کہا ہے مومن جو کچھ خرچ کرتا ہے اوسکا
اجر پاتا ہے لکن وہ خرچ جو کہ مٹی مین ملایا ہے یعنی گھر بنانے مین رواہ الترمذی و ابن ماجۃ
انس کا لفظ رفعًا یہ ہے سارا نفقہ راہ خدا مین ہوتا ہے مگر بنا کہ اسمین کچھ خیر نہین ہے رواہ
الترمذی واستغربہ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ ایک انصاری نے ایک قبہ بلند بنایا تھا حضرت
نے اوسکا سلام نہ لیا جب اوسنے قبہ کو ڈھا دیا تب سلام کا جواب دیا پھر فرمایا ہر بنا وبال ہے اپنے صاحب
پر مگر جو ضروری ہے رواہ ابی داؤد بطوالہ علی مرتضیٰ رفعًا کہتے ہین آدمی کے مال مین
جب برکت نہین ہوتی ہے تو وہ اپنا مال آب و گل مین لگاتا ہے ابن عمر نے رفعًا کہا ہے تم بچو
حرام سے بنیاد مین کہ وہ اساس ہے خرابی کی رواہما البیھقی ابوہاشم بن عتبہ کہتے ہین حضرت
نے ہمسے یہ عہد لیا تھا کہ کافی ہے تجکو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری راہ خدا مین رواہ
احمد والترمذی والنسائی و ابن ماجۃ عثمان کا لفظ رفعًا یہ ہے نہین ہے حق ابن آدم
کا سوا تین خصال کے ایک گھر جسمین رہے دوسرے کپڑا جس سے ستر چھپائے تیسرے سوکھی روٹی

موٹی اور پانی رواہ الترمذی ابن مسعود نے کہا ہے حضرت ایک دن بورئیے پر سو گئے بدن مین
اوسکا نقش پڑ گیا کہا اگر آپ ہمکو حکم دین تو ہم آپ کے لئے بستر بچھا دین اور فرش طیار کرین فرمایا
مجھکو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی ایسی مثال ہے جیسے کہ کوئی سوار کسی درخت کے نیچے
سایہ لیکر چلدیتا ہے اور اوس درخت کو چھوڑ جاتا ہے رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ
حدیث ابوامامہ مین فرمایا ہے احق تر ساتھہ رشک کے میرے اولیا مین نزدیک میرے وہ مومن
ہے جو کہ خفیف الحاذ ہے یعنی قلیل المال خفیف العیال صاحب حظ ہے نماز سے اچھی طرح اپنے
رب کی عبادت کرتا ہے اور پنہان اوسکا مطیع ہے اور لوگون مین گمنام ہے کوئی اوسکی طرف
اونگلیون سے اشارہ نہین کرتا ہے اوسکا رزق کفاف ہے وہ اوسپر صابر ہے پہر ہاتھہ سے
بتایا کہ اوسکی موت نے جلدی کی اوسکے رونے والے تھوڑے ہین اوسکی میراث کم ہے رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ عبید اللہ بن محصن رفعًا کہتے ہین جسنے صبح کی تم مین سے اپنے نفس مین
امن سے اور تندرست ہے بدن اوسکا اور اوسکے پاس ہے قوت ایکدن کا تو گویا ساری دنیا اوسکے
لئے جمع ہوگئی رواہ الترمذی واستغربہ مقدام بن معدیکرب کا لفظ یہ ہے نہ بھرا آدمی نے
کوئی برتن بدتر پیٹ سے کافی ہین ابن آدم کو اکلات یعنی چند لقمے جو سیدھا رکھین اوسکی پشت
کو پھر اگر زیادہ کھانا ضرور ہے تو ثلث طعام کے لئے ہے اور ثلث شراب کے لئے اور ثلث سانس لینے
کو رواہ الترمذی وابن ماجۃ یعنی تہائی پیٹ سے زیادہ نہ کھائے اتنا کھانا بہت ہے
ابن عمر کہتے ہین حضرت نے ایک مرد کو ڈکار لیتے سنا فرمایا اپنی ڈکار کو کم کر بہت بھوکا دن قیامت
کے وہ شخص ہوگا جو دنیا مین خوب تنکر کھاتا ہے رواہ فی شرح السنۃ وروی الترمذی
نحوہ حدیث کعب بن عیاض مین فرمایا ہے ہر امت کا ایک فتنہ ہے میری امت کا فتنہ مال ہے
رواہ الترمذی حدیث ابن مسعود مین رفعًا آیا ہے نہ ہٹینگے دونون قدم ابن آدم کے دن قیامت کو

یہانتک کہ پانچ چیزون کا سوال ہوگا عمر کا کہ کس شغل مین فنا کی جوانی کا کہ کس کام مین پرانی کی
مال کا کہ کہان سے کمایا اور کہان خرچ کیا علم کا کہ اوسپر کیا عمل کیا رواہ الترمذی واستغربہ
ابوذر سے فرمایا تہا تو کسی لال کالے سے بہتر نہین ہے مگر یہ کہ بڑہجائے تو اوسپر تقوی مین رواہ
احمد یعنی بزرگی اچہے ڈہنگ کی ہوتی ہے نہ رنگ کی کالا غلام لال آقا سے بسبب تقوی کے
فاضل تر ہوگا اور خوبصورت بسبب معصیت کے بدصورت سے بہی زیادہ تر بدتر ہوگا دوسرا لفظ ابوذر کا
رفعًا یہ ہے مراد کو پہنچا وہ شخص جسکے دل کو اللہ نے ایمان کے لئے خالص کیا اور اوسکا دل
سلیم اور زبان راست گفتار اور نفس مطمئن اور طبیعت راست باز اور کان سننے والا اور آنکہہ
دیکہنے والی بنائی سو کان ایک قیف ہے اور آنکہہ ٹہیراتی ہے اوس چیز کو جو دل یاد کرلیتا ہے
سو جسکا دل یاد رکہنے والا ہے وہ مراد کو پہنچا رواہ احمد والبیہقی یہ حدیث جامع الکلم
ہے اسمین اسباب درستی دل و اعضا کے بیان فرمائے ہین اور اون پر فلاح کو مرتب کیا ہے معلوم
ہوا کہ جسکا دل صاف اور زبان سچی اور جی مطمئن اور عادت سیدہی اور گوش شنوا اور چشم بینا
ہے وہ شخص کامیاب ہے حدیث عقبہ بن عامر مین رفعًا آیا ہے تو جب اللہ کو دیکہے کہ وہ اپنے
بندے کو باوجود معاصی کے خاطر خواہ دنیا دیتا ہے تو یہ استدراج ہے پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی
فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا
اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون رواہ احمد استدراج کہتے ہین کسی شئی کے
درجہ بدرجہ لینے کو قال تعالی سنستدرجہم من حیث لا یعلمون واملی لہم ان
کیدی متین اللہ کا استدراج بندے کے ساتھ یہ ہے کہ تہوڑا تہوڑا اوسکو طرف ہلاکت کے لائے
اور عذاب کو دوچند کردے وہ ہر نعمت جدید پر اتراتا ہے اور ایک گناہ تازہ بجالاتا ہے وہ جانتا ہے
کہ اللہ نے مجہکو پسند کیا ہے اور مین اوس سے قریب ہون حالانکہ یہ خذلان اور بعد ہے طرف سے

اللہ کے ام درداء نے ابوالدرداء سے کہا تھا کہ تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو کمائی نہین کرتا جسطرح کہ فلان کماتا ہے کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے تمہارے سامنے ایک سخت گھاٹی ہے پار نہونگے اوس سے بوجھل لوگ سو مین اوس گھاٹی کے لئے ہلکا بنتا ہون رواہ البیھقی ۹

تو رہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری		سبک وحان جو بوی گل فرو بستند محملہا

انس رفعًا کہتے ہین بھلا ہے کوئی کہ پانی پر چلے اور اوسکے پاؤن نہ بھیگین کہا نہین فرمایا اسی طرح صاحب دنیا گناہون سے سلامت نہین رہتا رواہ البیھقی جابر بن نفیر نے مرسلاً کہا ہے مجھکو یہ وحی نہین آئی ہے کہ مین مال جمع کرون اور تاجرون مین ہون لیکن مجھکو تو یہ وحی آئی ہے کہ سبح بحمد ربك وكن من الساجدين واعبد ربك حتى ياتيك اليقين رواه في شرح السنة وابو نعيم في الحلية عن ابي مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے طلب کیا دنیا کو واسطے استعفاف کے مسئلہ سے اور واسطے سعی کے اپنے اہل پر اور واسطے تعطف کے اپنے ہمسایہ پر ملیگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اور منھہ اوسکا مثل ماہ نیم ماہ کے ہوگا اور جسنے طلب کیا دنیا کو حلال راہ سے واسطے مکاثرت و مفاخرت کے وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا رواہ البیھقی عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ دنیا گھر ہے اوسکا جسکے لئے گھر نہین ہے اور مال ہے اوسکا جسکے لئے مال نہین ہے اور جمع کرتا ہے اوسکو وہی شخص جسکو عقل نہین ہے رواہ احمد والبیھقی حذیفہ نے رفعًا کہا ہے خمر جماع اثم ہے اور عورتین جال ہین شیطان کی اور حبّ دنیا سر ہے سارے گناہون کا رواہ رزین والبیھقی حدیث جابر مین فرمایا ہے بڑا خوف مجھکو اپنی امت پر ہوای نفس و طول امل کا ہے ہوی روکتی ہے حق سے اور طول امل فراموش کراتا ہے آخرت کو یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے اور یہ آخرت کوچ کرکے آنے والی ہے انمین سے ہر ایک کے لئے فرزند ہین سو اگر تمسے بن سکے تو تم فرزند دنیا مت ہو کیونکہ تم آج عمل کے

گھر مین ہو یہان کچہہ حساب نہین ہے اور کل تم دار آخرت مین ہوگے وہان عمل نہوگا رواہ البیھقی
اسکو بخاری نے علی مرتضیٰ سے ترجمۃ الباب مین ذکر کیا ہے عمرو نے کہا ہے حضرت نے ایک دن خطبہ پڑہا
فرمایا دنیا ایک عرض حاضر ہے اوس سے ہر نیک و بد کھاتا ہے اور آخرت ایک اجل صادق ہے وہان
پادشاہ قادر کا حکم جاری ہوگا اور ساری خیر جنت مین ہے اور سارا شر آگ مین سو تم عمل کرو اور اللہ
سے بچتے رہو اور جان لو کہ تم عرض کئے جاؤ گے اپنے اعمال پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن
یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے جب سورج نکلتا ہے
تو دو فرشتے دونون جانب سے اوسکے پکارتے ہین سو ثقلین کے ساری خلق اونکی پکار کو سنتی ہے
کہتے ہین اے لوگو آؤ طرف اپنے ربّ کے جو چیز تہوڑی ہو اور کفایت کرے تو وہ بہتر ہے اوس
بہت چیز سے جو کہ غافل کرے رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ ابن عمرو کہتے ہین حضرت سے پوچھا کون آدمی
افضل ہے فرمایا ہر مخموم القلب صدوق اللسان کہا مخموم کون ہے فرمایا تقی نقی جسپر نہ کوئی اثم ہے
اور نہ بغی اور نہ غل اور نہ حسد رواہ ابن ماجۃ والبیھقی ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے یہ آیت
پڑہی فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہ للاسلام پہر کہا نور جب سینہ مین آتا ہے
تو سینہ کشادہ ہو جاتا ہے کہا اسکی کوئی علامت ہے جس سے شناخت ہو فرمایا کنارہ کشی دار غرور سے
اور بازگشت طرف دار خلود کے اور طیار ہونا واسطے موت کے قبل نزول موت کے رواہ البیھقی ۔

بیان فضل فقر کا

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے بہت سے پریشان بال لوگ ہین جو دروازون سے دور کئے جاتے
ہین اگر قسم کہا بیٹھین اللہ پر تو اللہ سچا کردے اونکو رواہ مسلم مصعب بن سعد نے خیال کیا تھا کہ
مجھکو فضل ہے اپنے سے کم درجہ پر حضرت نے فرمایا نہین مدد کئے جاتے ہو تم اور نہ رزق دئے جاتے ہو

مگر انھین ضعفاء کی بدولت رواہ البخاری حدیث اسامہ بن زید مین رفعاً آیا ہے کہ کھڑا ہوا مین
جنت کے دروازے پر عامہ مردم جو اوسمین داخل ہوئے مساکین تھے اور مالدار لوگ روکے گئے تھے
اصحاب نار کو حکم نار کا ہوا اور کھڑا ہوا مین دروازے پر دوزخ کے عامہ مردم جو اوسمین گئے یہی
عورتین تھین متفق علیہ ابن عباس کا لفظ یہ ہے جھانکا مینے جنت مین اکثر اہل جنت فقرار
تھے اور جھانکا مینے دوزخ مین اکثر اہل اوسکی عورتین تھین متفق علیہ سہل بن سعد کہتے ہین ایک
شخص کا گذر حضرت پر ہوا آپ نے ایک مرد سے جو آپکے پاس بیٹھا تھا کہا تیری رای حق مین اس
شخص کے کیا ہے اوسنے کہا یہ شخص اشراف مردم سے ہے واللہ اس لائق ہے کہ اگر پیغام بھیجے تو
نکاح کردیا جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول ہو حضرت خاموش رہے اتنے مین ایک اور شخص
کا گذر ہوا فرمایا اسکے بارہ مین تیری کیا رای ہے کہا یہ ایک مرد ہے فقرار مسلمین سے یہ اس لائق
ہے کہ اگر پیغام بھیجے تو نکاح نکیا جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہو اور اگر کوئی بات کہے تو
سُنی نجائے فرمایا ھذا خیر من ملٔ الارض مثل ھذا متفق علیہ حدیث ابوہریرہ مین
فرمایا ہے داخل ہونگے فقرار جنت مین پہلے اغنیار سے پانسو برس جو نصف دن ہے یعنی آخرت کا
رواہ الترمذی دوسر الفظ انکا رفعاً یہ ہے تو رشک نکر کسی فاجر پر نعمت کا تو نہین جانتا کہ وہ
بعد موت کے کیا دیکھے گا اوسکے لئے طرف سے اللہ کے ایک قاتل ہے جو کبھی نہ مریگا یعنی آگ رواہ
فی شرح السنۃ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے دنیا قید خانہ اور قحط سالی ہے مومن کی جب
دنیا کو چھوڑا تو اوسنے سجن و قحط کو چھوڑا رواہ فی شرح السنۃ حدیث قتادہ بن نعمان مین فرمایا ہے
اللہ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اوسکو دنیا سے بچاتا ہے جسطرح کہ کوئی شخص تم مین اپنے بیمار کو
پانی سے پرہیز کراتا ہے رواہ احمد والترمذی عبد اللہ بن مغفل کہتے ہین ایک شخص نے
حضرت سے کہا مین آپکو دوست رکھتا ہون فرمایا دیکھہ تو کیا کہتا ہے کہا واللہ مین آپکو دوست رکھتا ہون

تین بار اسی طرح کہا فرمایا اگر تو سچا ہے تو طیار کر واسطے فقر کے ایک آلہ کیونکہ فقر اسرع تر ہے طرف اوس شخص کے جو مجھے دوست رکھے سیل سے بھی طرف منتہای سیل کے رواہ الترمذی واستغربہ یعنی بلا وؤں کا استلزام ہوتے ہین حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے دو خصلتین ہین جس شخص مین ہونگی اللہ اوسکو شاکر صابر لکھے گا جسنے نظر کی اپنے دین مین طرف اوس شخص کے جو اوس سے فوق ہے پھر اوسکا مقتدی ہوا اور جسنے نظر کی اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے جو کم درجہ ہے پھر حمد کی اللہ کی اوسکے فضل پر لکھتا ہے اللہ اوسکو شاکر صابر اور جسنے برعکس اسکے نظر کی اوسکو شاکر صابر نہین لکھتا رواہ ابو داؤد والترمذی ابن عمر نے ایک شخص سے کہا تھا تیری جورو ہے جسکی طرف تو جگہہ پاتا ہے کہا ہان کہا تیرا گھر ہے جسمین تو رہتا ہے کہا ہان کہا تو غنی ہے اوسنے کہا میرا ایک خادم بھی ہے کہا اب تو بادشاہ ہے رواہ مسلم بطولہ معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے بھیجا تھا فرمایا ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین رواہ احمد علی مرتضی نے رفعاً کہا ہے جو راضی ہوا اللہ سے تھوڑے رزق پر راضی ہوتا ہے اللہ اوس سے تھوڑے عمل پر رواہ البیہقی عمران بن حصین کا لفظ یہ ہے اللہ دوست رکھتا ہے مومن فقیر متعفف عیالدار کو رواہ ابن ماجۃ

بیان امل وحرص کا

عبد اللہ کہتے ہین حضرت نے ایک خط مربع کھینچا اور ایک لکیر اوسکے بیچ مین باہر نکلتی ہوتی کھینچی اور بیچ کی لکیر کے اردگرد اور چھوٹی چھوٹی لکیرین بنائین جانب وسط سے پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہہ خط مربع اوسکی اجل ہے ہر طرف سے اوسکو گھیرے ہوئے اور یہ لکیر جو باہر کو نکلی ہے یہ اوسکا امل ہے اور یہ خطوط صغار اعراض ہین اگر ایک خط چوک گیا تو دوسرے نے کاٹ کھایا اور اگر یہ چوکا تو اوسنے نوچا

رواہ البخاری انس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے کچھ لکیرین بنائین پھر فرمایا یہ امل ہے اور یہ اجل کہ آتے
مین وہ لکیر جو زیادہ نزدیک ہے آگئی رواہ البخاری دوسر الفظ انکا رفعًا یہ ہے آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے
اور دو چیزین اوسکی جوان ہوتی ہین ایک حرص مال پر دوسری حرص عمر پر متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا
یہ ہے کہ ہمیشہ دل بوڑھے آدمی کا دو چیزون مین جوان ہوتا ہے حبّ دنیا و طول امل متفق علیہ
دوسر الفظ انکا رفعًا یون ہے قطع کردیا اللہ نے عذر اوس شخص کا جسکی موت مین ساٹھہ برس تک
دیر کی رواہ البخاری ابن عباس رفعًا کہتے ہین اگر آدمی کے لئے دو بیابان مال کے ہون تو بھی وہ
تیسرا جنگل طلب کریگا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب و یتوب اللہ علی من تاب
متفق علیہ ۵

گفت چشم تنگ دنیا دار را	یا قناعت پر کند یا خاک گور

ابن عمر سے ہاتھہ پکڑ کر فرمایا تھا کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل و عد نفسک فی
اھل القبور رواہ البخاری ابن عمرو گھر کو مٹی لگاتے تھے فرمایا یہ کیا ہے کہا اسکو درست
کرتا ہون فرمایا الامر اسرع من ذلک رواہ احمد والترمذی واستغربہ حدیث ابو ہریرۃ
مین فرمایا ہے عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین رواہ الترمذی واستغربہ
دوسر الفظ انکا رفعًا یہ ہے اعمار امتی ما بین ستین الی سبعین واقلھم من یجوز
ذلک رواہ الترمذی وابن ماجۃ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین رفعًا آیا ہے
کہ اول صلاح یعنی درستی اس امت کی یقین و زہد ہے اور اول فساد اوسکا بخل و امل ہے رواہ
البیہقی سفیان ثوری نے کہا ہے زہد کرنا دنیا مین یہ نہین ہے کہ موٹا کپڑا پہنے اور بے سالن
روٹی کھائے زہد تو قصر امل ہے رواہ فی شرح السنۃ مالک سے پوچھا تھا کہ زہد کیا ہی کہا
طیب کسب و قصر امل ہے رواہ البیہقی ٭

بیان مال و عمر کے استحباب کا واسطے طاعت کے

حدیث سعد مین فرمایا ہے اللہ دوست رکھتا ہے بندہ تقی غنی خفی کو رواہ مسلم خفی سے مراد
کنارہ کشی کرنا ہے واسطے عبادت کے ابو بکرہ کہتے ہین ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کون
آدمی بہتر ہے فرمایا جسکی عمر بڑی ہو اور عمل اچھا کہا برا آدمی کون ہے کہا جسکی عمر بڑی اور عمل
برا ہو رواہ احمد والترمذی والدارمی انس رفعاً کہتے ہین اللہ تعالی جب کسی بندے
کے ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکو استعمال مین لیتا ہے کہا کس طرح فرمایا توفیق دیتا ہے عمل
صالح کی قبل موت کے رواہ الترمذی شداد بن اوس کا لفظ رفعاً یہ ہے ہوشیار وہ ہے
جسنے حساب لیا اپنی جان کا اور عمل کیا مابعد موت کے لئے اور عاجز وہ ہے جسنے تابع کیا
اپنے نفس کو ہوای نفس کا اور تمنا کی اللہ پر رواہ الترمذی وابن ماجہ یعنی عمل تو کچھہ
نہین ہے مگر آرزو مغفرت کی ہے امام احمد نے ایک صحابی سے رفعاً روایت کیا ہے کہ نہین ڈر
توانگری کا اوس شخص کو جو اللہ سے ڈرتا ہے اور صحت بہتر ہے واسطے متقی کے غنا سے اور طیب
نفس بہتر ہے نعیم سے سفیان ثوری کہتے تھے زمانہ گذشتہ مین مال مکروہ تھا مگر آجکے دن سپر ہے
واسطے مومن کے اگر یہ دنانیر نہون تو یہ ملوک ہمکو اپنا رومال بنائین جسکے ہاتھہ مین کچھہ مال
ہو وہ اوسکی درستی کرے یعنی تلف نکرے کیونکہ یہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر محتاج ہوگا تو پہلے اپنے
دین ہی کو بذل کریگا یعنی واسطے تحصیل دنیا کے مال حلال صرف کو نہین اوٹھاتا ہے رواہ
فی شرح السنۃ حدیث ابن عباس مین رفعاً آیا ہے قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا کہان
ہین ساٹھہ برس کے عمر والے یہ وہ عمر ہے جسکے بارے مین اللہ نے کہا ہے اولم نعمرکم ما یتذکر
فیہ من تذکر وجاءکم النذیر رواہ البیہقی حدیث طویل عبد اللہ بن شداد مین فرمایا ہے

نہین ہے کوئی شخص افضل نزدیک اللہ کے اوس مومن سے جو کہ معمر ہوا اسلام مین بسبب تسبیح و تکبیر و تہلیل کے

رواہ احمد

بیان توکل و صبر کا

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جائینگے جنت مین میری امت سے ستر ہزار نفر بغیر حساب کے یہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کراتے اور نہ فال بد لیتے ہین بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہین متفق علیہ دوسری روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ داغ نہین دیتے عکاشہ نے کہا دعا کیجئے کہ اللہ مجکو انمین سے کرے فرمایا اللھم اجعلہ منھم ایک دوسرے شخص نے کہا میرے لیے بھی دعا فرمائی فرمایا سبقک بھا عکاشۃ متفق علیہ صہیب نے رفعاً کہا ہے مومن کا حال عجیب ہے اوسکا سارا کام خیر ہے یہ بات کسی شخص کے لئے نہین ہے مگر مومن کے لئے اگر اوسکو خوشی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے یہ اوسکے لئے بہتری اور اگر ضرر پہنچتا ہے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اوسکے لئے خیر ہے رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے مومن قوی بہتر و دوست تر ہے اللہ کو مومن ضعیف سے اور ہر ایک مین خیر ہے تو حرص کر اوس چیز پر جو تجکو نفع دے اور مت عاجز ہو اور اگر کوئی نقصان پہنچے تو یہ مت کہہ کہ اگر مین یون کرتا تو یہ ہوتا ولکن یون کہہ کہ قدر اللہ وما شاء فعل کیونکہ حرف لو عمل شیطان کا فاتح ہوتا ہے رواہ مسلم حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا ہے اگر تم پورا توکل کرو اللہ پر تو رزق دے وہ تمکو جسطرح پرندون کو دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے جاتے ہین اور شام کو پیٹ بھر کر پھرتے ہین رواہ الترمذی و ابن ماجۃ ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے روح القدس نے میرے دلمین یہ بات پھونکی ہے کہ کوئی نفس نہین مرتا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کر لے سو ڈرو تم اللہ سے اور اچھا کرو طلب مین باعث نہو تمکو تاخیر رزق کی اس بات پر کہ تم طلب کرو اوسکو اللہ کے معاصی سے

اسلئے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ نہین ملتی مگر اوسکی اطاعت سے رواہ فی شرح السنہ ابوذر رفعا کہتے ہین
زہد کرنا دنیا مین کچھ یہ نہین ہے کہ حلال کو حرام کرے مال کو ضائع کرے لکن زہد دنیا مین یہ ہے کہ تیرا
اعتماد اوس چیز پر جو تیرے ہاتھہ مین ہے زیادہ تر اوس سے نہو جو کہ اللہ کے ہاتھہ مین ہے یعنے
بھروسا اللہ پر ہو نہ اپنے مال پر اور یہ کہ جب تجھکو کوئی مصیبت پہنچے تو تجھکو اوسمین زیادہ تر رغبت
ہو اگر وہ باقی رہتی رواہ الترمذی وابن ماجۃ ہ

چہ خوش بروئی دل تنگ مادری اکرد	خدا در از کند عمر زخم کاری ما

ابن عباس کہتے ہین ایک دن مین حضرت کے پیچھے تھا فرمایا ای لڑکے نگاہ رکھہ اللہ کو وہ نگاہ رکھیگا
تجھکو یعنی مکارہ دنیا و آخرت سے تو نگاہ رکھہ خدا کو پائیگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب مانگے
تو کچھہ تو مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ اللہ سے اور جان لے کہ اگر جمع ہو ساری
امت کہ کچھہ نفع پہنچائے تجھکو تو کچھہ نفع نہین پہنچا سکتی مگر اوتنا ہی جو اللہ نے لکھدیا ہی واسطے
تیرے اور اگر جمع ہو وہ کہ کچھہ ضرر دے تجھکو تو کچھہ ضرر نہین دیسکتی مگر اوتنا ہے جتنا کہ اللہ نے تیرے
لئے لکھدیا ہے رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی ہ

لو ان الثقلان الجن والانس اجمعوا یکون لھا رب السموات ناصرًا	یریدون ایلامًا لاصغر نملۃ لما ظفروا منھا بادنی مضرۃ

اس حدیث کا تجربہ جیسا کہ فرمایا ہے محرر سطور کو حاصل ہو چکا ولہ الحمد والمنۃ ابوہریرہ رفعا کہتے
ہین کہ تمہارے رب عز وجل نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بندے میری اطاعت کرین تو مین رات
کو پانی برساؤن اور دن کو اونپر سورج نکالون اور رعد کی آواز اونکو نہ سناؤن رواہ احمد
حدیث ابوالدرداء مین فرمایا ہے رزق طلب کرتا ہے بندے کو جسطرح کہ اجل اوسکو طلب کرتی ہے

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

بیان ریا وسمعہ کا

ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہے اللہ نہین دیکھتا تمہاری صورتین اور مال لکن دیکھتا ہے تمہارے دل اور اعمال رواہ مسلم دوسر الفظ انکا یہ ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے مین بڑا غنی ہون شریکون مین شرک سے جسنے عمل کیا پھر شریک کیا اوسمین میرے غیر کو تو مین اوسکو اور اوسکے شرک کو چھوڑ دیتا ہون دوسری روایت مین یون ہے کہ مین اوس سے بری ہون وہ عمل اوسی کے لیئے ہے جسکے لئے کیا ہے رواہ مسلم ابو ذر رفعًا کہتے ہین حضرت سے کہا بھلا ایک آدمی اچھا کام کرتا ہے لوگ اوسکی تعریف کرتے ہین یا اوسکو اوس کام کی وجہ سے دوست رکھتے ہین فرمایا تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم یہ جب ہے کہ عامل کی نیت مین ریا نہین ہے حدیث انس مین فرمایا ہے جسکی نیت طلب آخرت کی ہوتی ہے اللہ اوسکے دلمین تونگری دیتا ہے اور اوسکی پریشانی کو جمع فرماتا ہے اور آتی ہے پاس اوسکے دنیا ذلیل ہو کر اور جسکی نیت طلب دنیا کی ہوتی ہے تو اللہ فقر کو درمیان اوسکے دونون آنکھون کے رکھتا ہے اور اوسکے کام کو اوسپر متفرق کر دیتا ہے اور نہین آتی پاس اوسکے دنیا مگر جتنی کہ لکھی گئی ہے واسطے اوسکے رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن زید بن ثابت ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین نکلین گے آخر زمان مین کچھ لوگ جو طلب کرینگے دنیا کو دین سے پہنینگے لوگون کے لئے پوست بکری کا واسطے اظہار لینت کے اونکی زبان شکر سے بھی زیادہ شیرین ہوگی اور دل گرگ کے سے دل ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا مجھپر یعنی میرے امہال پر دہوکا کھاتے ہین یا مجھپر جرأت کرتے ہین مجھے اپنی قسم ہے کہ مین اونپر ایسا فتنہ مسلط کرونگا کہ جو حلیم کو حیران کردیگا رواہ الترمذی اس حدیث کی مصداق علماء دنیادار اور صوفیۂ ریاکار اور اشخاص مردار خوار بد کردار نابکار ہین حدیث انس مین رفعًا آیا ہے کا ہے

آدمی کو اتنی برائی کہ اشارہ کیا جائے طرف اوسکے اونگلیون سے دین یا دنیا مین مگر جسکو اللہ بچائے
رواہ البیہقی دنیا مین انگشت نما ہونا ظاہر ہے رہا دین سو وہ مظنہ ہے حُبّ ریاست و جاہ اور
اعتقاد مردم و تعظیم خلق اور شہوات خفیۂ نفسانیہ و مکائد و غوائل نفس و مکر شیطان کا جس سے کوئی
کمتر نجات پاتا ہے مگر صدیقین اسلئے خمول و ذہول اولی و اسلم ٹہیرا ہے معاذ بن جبل نے رفعاً کہا ہے
کہ ان یسیر الریا شرک یعنی ذراسی ریا بھی شرک ہوتی ہے جسنے دشمن رکھا کسی ولی اللہ کو
وہ کھل کر اللہ سے لڑا اللہ دوست رکھتا ہے ابرار اتقیا اخفیا کو کہ جب غائب ہون کوئی اونکی جستجو
نکرے اور جب حاضر ہون تو کوئی اونکو نہ بلائے اور پاس نہ بٹھائے اونکے دل ہدایت کے چراغ ہین
وہ ہر زمین تاریک سے نکلتے ہین رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ بندہ جب علانیہ نماز پڑہتا ہے تو اچھی طرح پڑہتا ہے اور جب چھپکر
پڑہتا ہے تو بھی اچھی طرح پڑہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے یہ میرا سچا بندہ ہے رواہ ابن ماجۃ
حدیث معاذ بن جبل مین رفعاً آیا ہے آخر زمانے مین کچھ لوگ ہونگے ظاہر مین بھائی باطن مین
دشمن پوچھا یہ کسطرح ہوگا فرمایا بعض کو بعض کی طرف رغبت ہوگی اور بعض کو بعض سے رہبت
رواہ احمد شداد بن اوس کا لفظ یہ ہے جسنے نماز پڑہی دکھانے کو اور روزہ رکھا دکھانیکو
اور صدقہ دیا دکھانیکو وہ مشرک ہوا رواہ احمد حدیث ابوسعید مین ریا کو خوفناک تر مسیح دجال
سے بتایا ہے رواہ ابن ماجۃ اور حدیث محمود بن لبید مین ریا کو شرک اصغر فرمایا ہے رواہ
احمد مہاجر بن حبیب رفعاً کہتے ہین اللہ تعالی اسنے فرمایا ہے مین حکیم کی ہر بات قبول نہین
کرتا ہون لکن اوسکے ہم و ہوی کو قبول کرتا ہون یعنی اوسکی نیت و قصد کو دیکھتا ہون اگر
نیت و ہوی اوسکی میری طاعت مین ہے تو مین اوسکی خاموشی کو اپنی حمد و وقار ٹہیراتا ہون
گو وہ کچھ بات نہ کرے رواہ الدارمی

بیان رونے اور ڈرنے کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری اگر جانو تم جو مین جانتا ہون تو روؤ تم بہت اور ہنسو تھوڑا رواہ البخاری حدیث جابر مین رفعاً آیا ہے کہ ایک عورت پیچھے ایک بلی کے آگ مین گئی نہ اوسکو کھلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی رواہ مسلم زینب بنت جحش نے کہا تھا ای رسول خدا کیا ہم ہلاک ہونگے اور ہم مین صلحاً ہین فرمایا ہان جب خبث یعنی فسق و فجور زیادہ ہوگا متفق علیہ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے اللہ جب کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہے تو وہ عذاب اون سب کو پہنچتا ہے پھر وہ اپنے اعمال پر مبعوث ہونگے متفق علیہ جابر کا لفظ رفعاً یہ ہے ہر بندہ مبعوث ہوگا اوسی حال پر جسپر مرا ہے رواہ مسلم یعنی کفر و ایمان و طاعت و معصیت سے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے مینے آگ کی سی چیز نہین دیکھی کہ بھاگنے والا اوسکا سوتا ہے اور نہ جنت کی سی چیز کہ طالب اوسکا خواب مین ہے رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہ ہے جو ڈرا وہ رات کو چلا جو رات کو چلا وہ منزل کو پہنچا سنلو اللہ کا سودا مہنگا ہے اللہ کا سودا جنت ہے رواہ الترمذی حدیث انس مین فرمایا ہے اللہ تعالی کہیگا نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجھکو ایک دن یا ڈرا مجھسے کسی جگہ مین رواہ الترمذی والبیہقی ابوسعید کا لفظ رفعاً یہ ہے انما القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار رواہ الترمذی یعنی قبر یا تو ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھون مین سے ابو جحیفہ کہتے ہین حضرت سے کہا تھا آپ بوڑھے ہو گئے فرمایا مجھکو سورہ ہود و اخوات ہود نے بوڑھا کر دیا رواہ الترمذی مراد وہ سورتین ہین جنمین ذکر قیامت اور عذاب کا آیا ہے جیسے واقعہ و مرسلات و عم یتساءلون و اذا الشمس کورت و نحوہا انتہی

کہتے تھے تم وہ کام کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں مین بال سے بھی زیادہ باریک تر ہین ہم اول
کاسون کو عہد مین حضرت کے مہلکات گنتے تھے رواہ البخاری عائشہ سے فرمایا تھا ایاک
ومحقرات الذنوب فان لہا من اللہ طالبا رواہ ابن ماجۃ والدارمی ابوہریرۃ
نے رفعاً کہا ہے مجکو حکم دیا ہے میرے رب نے نو چیزون کا ایک ڈرنا اللہ سے چھپے کھلے دوسرے
کہنا انصاف کی بات کا غضب و رضا مین تیسرے میانہ روی رکہنا فقر و غنا مین چوتھے صلہ
کرنا اوسکا جو مجسے قطع کرے پانچوین دینا اوسکو جو مجکو محروم رکھے چھٹے معاف کرنا ظالم کو ساتوین
یہ کہ میری خاموشی فکر ہو آٹھوین یہ کہ میرا بولنا ذکر اور میرا دیکھنا عبرت ہو نوین یہ کہ مین حکم کرون
نیک کام کا یعنی اور منع کرون منکر سے رواہ رزین حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے جس بندہ
موسن کی آنکھہ سے آنسو نکلتے ہین اگرچہ برابر سر مگس کے ہون ڈر سے اللہ کے پہر وہ اسکے منہہ
کو پہنچتے ہین تو حرام کر دیتا ہے اللہ اوسکو آگ پر رواہ ابن ماجۃ +

بیان تغیر مردم کا

ابن عمر رفعاً کہتے ہین لوگ ایسے ہین جیسے سو اونٹ تو اونمین کوئی راحلہ یعنی لائق سواری کے
نہین پاتا متفق علیہ ابو سعید کا لفظ رفعاً یہ ہے تم چلوگے اگلون کی چال پر شبر بشبر ذراع
بذراع یہانتک کہ اگر وہ سوراخ مین سوسمار کے گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے کہا اے
رسول خدا اس سے کیا یہود و نصاری مراد ہین فرمایا وہ نہین ہین تو پھر اور کون ہین متفق علیہ
مرداس اسلمی کا لفظ مرفوع یہ ہے چلے جائینگے صالح لوگ ایک بعد ایک کے اور باقی رہجائینگے
جیسے بھوسی جو کی یا کھجور کی اللہ اونکی کچھہ پروا نکریگا رواہ البخاری حذیفہ نے رفعاً کہا ہے قائم
نہوگی قیامت یہانتک کہ بڑا بختاور آدمی دنیا مین لکع بن لکع ہوگا رواہ الترمذی والبیہقی

یعنی لئیم بن لئیم لکع کہتے ہین بندۂ ذلیل النفس کو مراد اس جگہ بہ شخص مجہول الاصل ذمیم الخلق ہے
حدیث انس مین فرمایا ہے آئیگا لوگون پر ایک ایسا زمانا کہ صابر اونمین اپنے دین پر مثل قابض
کے اخگر پر ہوگا رواہ الترمذی واستغربہ یہ زمانہ اسی خبر کا مصداق تام ہے ابوہریرہ
کا لفظ رفعاً یہ ہے جب تمہارے امیر اخیار ہون اور تمہارے اغنیا سخاوت شعار اور امور تمہارے
مشورہ ہون تو پشت زمین بہتر ہے واسطے تمہارے شکم زمین سے اور جب امراء تمہارے
شرار ہون اور اغنیا بخلا اور امور تمہاری عورتون کی راے پر ہون تو شکم زمین بہتر ہے
واسطے تمہارے پشت زمین سے رواہ الترمذی واستغربہ ثوبان رفعاً کہتے ہین
کہ امتین بلائینگی لوگون کو تم پر یعنی واسطے قتال کے جسطرح کہ کھانیوالے طرف رکابی کے
بلاتے ہین ایک قائل نے کہا کیا یہ بات اوسدن اسلیئے ہوگی کہ ہم تھوڑے ہونگے یعنی عدد مین
فرمایا نہین بلکہ تم بہت ہوگے ولکن تم مثل غثار سیل کے ہوگے اللہ تمہارے دشمنون کے
سینونمین سے ہیبت تمہاری نکال لیگا اور تمہارے دلونمین سستی ڈالدیگا پوچھا وہ سستی کیا ہے
فرمایا محبت دنیا کی اور کراہت موت کی رواہ ابو داؤد والبیہقی درخت کے سوکھے پتے سیلاب
کی جھاگ مین گر کر ملجاتے ہین اوسکو غثار کہتے ہین ابن عباس نے کہا ہے جس قوم مین خیانت
ظاہر ہوتی ہے اللہ اونکے دل مین رعب ڈالدیتا ہے جس قوم مین زنا پھیلتا ہے اونمین موت
کثرت سے ہوتی ہے جو قوم کیل و وزن مین کمی کرتی ہے اونکا رزق منقطع ہوجاتا ہے جو قوم
حکم بغیر حق کے کرتی ہے اونمین خونریزی پھیلتی ہے جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اونپر دشمن
مسلط ہوجاتا ہے رواہ مالک یہ پانچون چیزین اس امت کی اندر اس زمانۂ اخیر مین موجود
ہین اسی وجہ سے نتائج بھی اونکے بد ہین

بیان انذار و تحذیر کا

ابو ہریرہ کہتے ہین جب یہ آیت اوتری وانذر عشیرتک الاقربین حضرت نے قریش کو بلایا سب فراہم ہوئے پھر عموماً و خصوصاً سب کو خطاب کیا اور فرمایا یا بنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار ای اولاد کعب کی چھڑاؤ تم اپنی جان کو آگ سے یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار ای اولاد مرہ کی چھڑاؤ تم اپنی جان کو آگ سے یا بنی عبد مناف انقذوا انفسکم من النار یا بنی ہاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یعنی تم سب لوگ اپنی اپنی جانوں کو آتش دوزخ سے رہائی دو یا فاطمۃ انقذی نفسک من النار ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو آگ سے فانی لا املک لکم من اللہ شیئاً یعنی مین مالک نہین ہون واسطے تمہارے پاس اللہ کے کسی شئے کا غیر ان لکم رحما سابلها ببلالها واہ مسلم یعنی فقط اتنی بات ہے کہ تم میرے رشتہ دار ہو سو مین تمہارے ساتھ صلۂ رحم کرونگا حدیث متفق علیہ کا لفظ یہ ہے یا معشر قریش اشتروا انفسکم من النار لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئاً یا صفیۃ عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئاً ویا فاطمۃ بنت محمد سلینی ماشئت من مالی لا اغنی عنک من اللہ شیئاً یعنی آپ نے ہر ایک رشتہ مند دور و نزدیک کو خطاب کیا اور سمجھا دیا کہ تم اس بھروسے مین نہ ہو کہ تم رسول کے اہل قرابت قریب یا بعید ہو رسول دن قیامت کے ہمکو آگ سے چھڑا لینگے سو مین کسی کے کام نہین آسکتا ہون یہ اختیار خاص اللہ کو ہے چاہے پکڑے یا چھوڑے یہانتک کہ فاطمہ علیہا السلام

سے بھی صاف یہ بات کہدی کہ اگر مال لینا ہو تو مانگ لے مین دیسکتا ہون رہا معاملہ خدا کی بیانکا سو وہ میرے بس سے باہر ہے وہان بھی ایمان و عمل صالح کام آیگا نہ نسب و حسب پس جبکہ سید الانبیاء خاتم الرسل اسطرح ارشاد کرین تو اب کسی اور کی کیا ہستی ہے کہ وہ اپنے کسی رشتہ دار یا مرید یا شاگرد یا معتقد کو بچا سکے اِس مقام کا بیان تمام رسائل اثبات توحید ورد شرک مین کیا گیا ہے اونکی طرف مراجعت کرنا چاہیے حدیث ابو موسی مین فرمایا ہے یہ اُمّت میری امت مرحومہ ہے اسپر آخرت مین عذاب نہین اسکا عذاب دنیا مین فتن و زلازل و قتل ہے رواہ ابو داؤد مراد اس سے اسجگہ اہل ایمان ہین جنمین کسی طرح کا شرک خفی و جلی نہین ہے ابو عبیدہ و معاذ بن جبل رفعاً کہتے ہین کہ یہ کام یعنی امر دین شروع ہوا نبوت و رحمت سے پھر ہوگا خلافت و رحمت پھر پادشاہی گزندہ پھر ہوگا جبریت و عتو یعنی قہر و غلبہ و تکبر و فساد زمین مین حلال کر لینگے ریشمی کپڑے اور شرمگاہون اور شرابون کو رزق دیے جائینگے اور منصور ہونگے اس حال پر یہانتک کہ اللہ سے جا ملین رواہ البیھقی فی شعب الایمان اِس حدیث مین تین درجے امر دین کے بتائے دو درجون تک تو قوت دین کی رہی تیسرے درجہ مین بالکل اسلام غریب ہو گیا معہذا اونکو رزق ملا اور نصرت ہوئی اسباب کمال دریافت کرنیسے اس حکمت کے عاجز ہین ظاہر یہی ہے کہ یہ استدراج ہے طرفسے خدا کے خلافت کا زمانہ تیس برس تک رہا پھر سنہ پانسو ہجری تک چکی اسلام کی اچھی طرح پھرتی رہی یہانتک کہ بعد ہزار برس کے ہجرت سے عموم فسق و فجور کا غالب مسلمین مین ہو گیا بادہ نوشی و زناکاری و لبس حریر نے خوب رونق پکڑی اب جبسے چودھوین صدی آئی ہے رہا سہا اسلام و ایمان بھی روز بروز عنقا و کیمیا ہونے لگا ہے

بیان فتن کا

حذیفہ کہتے ہین ایکدن حضرت نے درمیان ہمارے کھڑے ہو کر جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے

اوسمین سے کوئی بات کرنی باقی نہ چھوڑی لکن فرمادی جس شخص نے یاد رکھی رکھی اور جو اوسکو بھول گیا وہ بھول گیا اس بات کو یہ میرے اصحاب جانتے ہین کوئی شئی منجملہ اوسکے ہوتی ہے جسکو مین بھول گیا ہون تو دیکھکر وہ مجھے یاد آجاتی ہے جسطرح کوئی شخص کسی مرد غائب کو دیکھکر پہچان لیتا ہے متفق علیہ یہ معجزہ تہا حضرت کا کہ آیندہ کے حالات کی خبر تا قیام ساعت کردی دنیا مین جو فتنہ وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا ہے اوسکی خبر پہلے سے دیدی گئی ہے علماء راسخین اوسکو پہچان لیتے ہین اور جاہل لوگ ہر نجومی کاہن رمال جفار سے پوچھتے پھرتے ہین اور ایمان کو شرک سے برباد کردیتے ہین اگر طرف کتب سنت کے رجوع کرتے تو ایمان تازہ ہوتا اور صورت نجات کی بھی فتنہ سے معلوم کر لیتے ؎

فتنہ می بارد ازین چرخ مقرنس برخیز		تا بمیخانہ پناہ از ہمہ آفات بریم	

دوسرا لفظ حذیفہ کا یہ ہے کہ حضرت نے ہمسے دو باتین کہی تھین ایک مینے دیکھ لی دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات یہ تھی کہ امانت لوگونکی تہ دل مین اوتری ہے پھر وہ لوگ عالم قرآن وحدیث کے ہوئے دوسری بات اوٹھ جانا اس امانت کا تھا یہانتک کہ کوئی امانت ادا کرنیوالا نہوگا کہین گے کہ بنی فلان مین ایک مرد امین ہے اور کسی شخص کے حق مین یون کہینگے کہ وہ بڑا عقلمند بڑا ظریف بڑا بہادر ہے حالانکہ اوسکے دل مین برابر دانہ رائی کے بھی ایمان نہین ہے متفق علیہ بطولہ یعنی کثرت علم وعمل کی تعریف تو نہوگی انھین چیزونکی مدح کیجائیگی چنانچہ اس زمانہ مین مصداق اس حدیث کا بخوبی مشہود وموجود ہے تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ مینے کہا اے رسول خدا ہم جاہلیت وشر مین تھے اللہ ہمارے پاس یہ خیر لایا کیا بعد اس خیر کے پھر شر ہوگا فرمایا ہان مینے کہا اوس شر کے بعد پھر خیر ہوگی فرمایا ہان اور اوسمین دخن ہوگا مینے کہا وہ کیا دخن ہے فرمایا ایک قوم ہوگی جو میری سنت چھوڑکر اور کی سنت پر چلے گی اور میری

ہدایت کے سوا اور کی راہ پر لگینگی تو کوئی بات اونکی اچھی اور کوئی بات اونکی منکر پایگا مینے کہا بھلا
اوس خیر کے بعد پھر شر ہوگا کہا ہان بلانے والے ہونگے ابواب جہنم پر جسنے اونکا کہا مانا وہ اوسکو
جہنم مین جھونکدینگے مینے کہا کچھہ حال اونکا بیان فرمائیے کہا ہماری ہی جنس مین سے ہونگے اور
ہماری ہی زبان سے باتین کرینگے یعنی مواعظ و حکم بیان کرینگے مینے کہا آپ مجھکو کیا حکم دیتے ہین اگر
مین اوس زمانے کو پاؤن فرمایا تو جماعت مسلمین اور اونکے امام کو پکڑے رہ مینے کہا اگر نہ جماعت ہو
اور نہ امام فرمایا تو ان سب فرقون سے کنارہ کش ہو جا اگرچہ کسی درخت کی جڑ ہی کو تو پکڑے
یہانتک کہ تجھکو موت آلے اور تو اسی حال پر ہو متفق علیہ اس حدیث مین دلیل ہے اختیار
عزلت پر وقت فتنۂ امت و فقدان جماعت و ائمہ کے یہ زمانہ اسی حکم کا مصداق ہے حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جلدی کرو عمل مین فتنون پر جیسے ٹکڑے اندھیری رات کے صبح کریگا آدمی
مومن اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن اور صبح کو کافر ہو جایگا اپنا دین عوض عرض دنیا کے
فروخت کریگا دواہ مسلم یہ کیفیت اس وقت مین درمیان اکثر افراد مردم کے موجود و مشہود
ہے فانا للہ روٹے کے پیچھے اپنے دین کو بیچڈالتے ہین اور کچھہ پروا نہین کرتے اللہم احفظنا
دوسر لفظ ازکار فعا یہ ہے قریب ہے کہ فتنے ہونگے قاعد اونمین بہتر ہوگا قائم سے اور قائم بہتر ہوگا
ماشی سے اور ماشی بہتر ہوگا ساعی سے جو اوس فتنہ کی طرف جھانکیگا وہ اوسکو گرفتار کریگا سو
جو کوئی اوس سے جائی گریز یا جائی پناہ پائے تو وہ پناہ لے متفق علیہ حدیث ابو بکرہ
مین فرمایا ہے نزدیک ہے کہ فتنے ہونگے سن رکھو فتنے ہونے والے ہین خبردار ہو جاؤ وہان فتنے
ہونگے قاعد اونمین بہتر ہے ماشی سے ماشی بہتر ہے ساعی سے طرف اوسکے سنلو جب فتنہ
واقع ہو تو اونٹ والا اپنے اونٹون مین جا ملے اور بکری والا اپنی بکریونمین اور زمیندار اپنی
زمین مین جا ملے ایک شخص نے کہا ای رسول خدا بھلا جسکے پاس نہ اونٹ ہون نہ بکری نہ زمین

تووہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار لیکر پتھر سے رگڑ ڈالے پھر بھاگ جائے اگر بن سکے پھر تین بار فرمایا

اللہم ھل بلغت ایک شخص نے کہا اے رسول خدا بھلا اگر کوئی مجھکو زبردستی میری ناخوشی کے

ساتھہ طرف کسی ایک صف کے لیجائے اور کوئی آدمی مجھکو اپنی تلوار سے قتل کرے یا مجھکو

کوئی تیر آکر لگے اور مجھے مار ڈالے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ لیکر پھریگا اور اصحاب نار مین ہوگا رواہ

مسلم یہ حدیثین دلیل ہین فتنے سے بچنے پر یہانتک کہ مرنا منظور کرے مگر فتنے مین شامل نہو

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے متقارب ہوگا زمانا اور لے لیا جائیگا علم اور ظاہر ہونگے فتنے اور

ڈالا جائیگا بخل اور بہت ہوگا ہرج یعنے قتل متفق علیہ تقارب زمان سے مراد قرب قیامت

ہے یا قریب ہونا بعض اہل زمان کا بعض سے شر وفتنہ مین یا تقارب نفس زمان کا یا قصر اعمال

یا قصر مدت روز وشب ونحو ذلک بہرحال یہ ہر پنج امور اسوقت مین ماثور ومشہور ہین اسلیئے

حدیث معقل بن یسار مین فرمایا ہے کہ عبادت ہرج مین مثل ہجرت کے ہوتی ہے طرف میرے

رواہ مسلم انس بن مالک سے زبیر بن عدی نے حجاج کے ظلم کی شکایت کی تھی کہا صبر کرو

تمپر کوئی زمانہ نہین آتا ہے لکن جو زمانہ کہ بعد اوسکے ہے وہ اس زمانہ سے بدتر ہوگا یہانتک

کہ تم اپنے رب سے جا ملو مینے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے رواہ

البخاری ابن عمرو سے فرمایا تھا تیرا کیا حال ہوگا جب تو رہجائیگا نکمے لوگون مین جو بھوسی کی

طرح ہین اون کے عہود و امانات فاسد ہوجائینگے پھر انگلیونمین تشبیک کرکے بتایا کہ اس طرح

پر کہا آپ مجھکو کیا حکم دیتے ہین فرمایا تو معروف کو پکڑ اور منکر کو چھوڑ وعلیک بخاصۃ

نفسک وایاک وعوامھم دوسری روایت یون ہے لازم پکڑ اپنے گھر کو اور روک اپنی

زبان کو اور پکڑ معروف اور چھوڑ منکر وعلیک بامر خاصۃ نفسک ودع امر العوام رواہ

الترمذی وصححہ یعنے ع کار خود کن کار بیگانہ مکن * حدیث ابوموسی مین فرمایا ہے کہ توڑ ڈالو

تم فتنے مین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو تانت اوسکے اور بیٹھے رہو اندر اپنے گھرون کے اور ہو جاؤ مثل
ابن آدم کے یعنی ہابیل کی طرح جسکو قابیل نے مار ڈالا تھا رواہ الترمذی وصححہ ابوہریرہ کا لفظ
یہ ہے قریب ہے کہ ہونگے فتنے گونگے بہرے اندہے جو کوئی جھانکیگا طرف اونکے تو وہ کھینچ لینگے اوسکو
طرف اپنے زبان چلانا اون فتنون مین مثل تلوار مارنے کے ہوگا رواہ ابی داؤد مقداد بن اسود کا
لفظ مرفوع یہ ہے کہ تین بار فرمایا سعید وہ ہے جو دور رہا فتنہ سے السعید لمن جنب الفتن
ولمن ابتلی فصبر فواہا رواہا یعنی اور جو کوئی پھنس گیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکو افسوس
ہے ابو واقد لیثی کہتے ہین جب حضرت غزوۂ حنین مین گئے ایک درخت مشرکین پر گذر ہوا جسپر
وہ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے اوسکا نام ذات انواط تھا کہا ای رسول خدا ہمارے لئے بھی ایک
ذات انواط مقرر کردو جسطرح کہ انکا ایک ذات انواط ہے فرمایا سبحان اللہ یہ ویسی بات ہے جیسے
کہ موسی علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی اجعل لنا الٰھا کما لھم آلھۃ قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتھ مین ہے جان میری تم چلوگے اگلے لوگونکی چال پر رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ گمراہون
کی چال پر چلنا یہ بھی ایک فتنہ ہوتا ہے تقلید رجال بھی شیوہ یہود کا تھا اور طریقہ مشرکین کا جسطرح
کہ قرآن مین اللہ نے اس کام کو اون لوگون سے حکایت فرمایا ہے سو اب بموجب اس حدیث
لترکبن سنن من کان قبلکم وہ تقلید ابائی بھی اہل اسلام مین جاری ہوگئی ہے گویا انکا ایک
ذات انواط ہے کہ سارے اصول عقائد و فروع مذاہب کے ہتھیار اسی درخت خاردار پر لٹکائے
جاتے ہین اور دار مدار دین کا اسی شیوۂ غیر ماثورہ پر رکھا گیا ہے فما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ
جو احادیث باب ملاحم مین آئے ہین وہ سب بیان مین فتن کے ہین خصوصاً و عموماً اونکے ذکر
کرنے کی اسجگہ کچھہ حاجت نہین ہے وفیما ذکرناہ کفایۃ وبلاغ اسیطرح ذکر اشراط ساعت
صغری و کبری کا رسائل مستقلہ مین ہو چکا ہے احتیاج اعادۂ بیان کی نہین ہے *

بیان قرب ساعت کا

حدیث انس مین فرمایا ہے مبعوث ہوا ہون مین اور ساعت مثل ان دو اونگلیون کے متفق علیہ معلوم ہوا کہ حضرت کا آنا دلیل ہے قرب ساعت پر مستورد بن شداد کا لفظ یہ ہے مین مبعوث ہوا ہون نفس ساعت مین پہر سابق ہوا اوسکو جسطرح کہ یہ اونگلی اس اونگلی پر سابق ہے اور اشارہ کیا طرف سبابہ و وسطی کے رواہ الترمذی سعد بن ابی وقاص رفعاً کہتے ہین مجھے امید ہے کہ عاجز نہو امت میری نزدیک اپنے رب کے اس بات سے کہ تاخیر دے اونکو نصف یوم کی سعد سے پوچھا نصف یوم کیا ہے کہا پانسو برس رواہ ابو داؤد یعنی بقا اس امت کا اس مقدار مدت سے کم نہو گا زیادہ کی حد اللہ کو معلوم ہے سو بے شبہ پانسو برس تک سلطنت و دولت اس امت کے بروجہ کمال باقی رہے پہر اوسکا زوال شروع ہوا یہانتک کہ بعد سے ایک ہزار سال ہجرت کے تو بالکل ضعف قوی ہو گیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قیام ساعت کا عنقریب ہے اگرچہ تعیین زمانہ کی نہین ہو سکتی ہے حدیث انس مین فرمایا ہے مثال اس دنیا کی مثل ایک کپڑے کے ہے کہ اوسکو اول سے آخر تک چیر پہاڑ ڈالا ہے وہ ایک تاگے سے آخر مین لٹک رہا ہے قریب ہے کہ وہ تاگا بھی ٹوٹ جائے رواہ البیہقی فی شعب الایمان ×

بیان قیام ساعت کا بد لوگون پہ

انس نے رفعاً کہا ہے قائم نہو گی ساعت یہانتک کہ کہا نہ جائے زمین مین اللہ اللہ دوسرا لفظ یہ ہے لا تقوم الساعۃ علی احد یقول اللہ اللہ رواہ مسلم مراد لفظ جلالہ سے بقا کلمۂ اسلام ہے اگرچہ غربت کے ساتھ ہو نہ مجرد تلفظ ساتھ اس کلمۂ مبارکہ کے ابن مسعود کا لفظ رفعاً یہ ہے

قائم ہوگی قیامت مگر شرار خلق پر رواہ مسلم یعنی جب برے برے لوگ رہجاوینگے تب قیامت
قائم ہوگی ہم خیال کرتے ہین کہ شاید آغاز اوس زمانہ کا اسی صدی حاضر سے ہونیوالا ہے اسلئے
کہ اب دنیا شر و فساد سے لبریز ہوگئی ہے خیر و خیار خواب و سراب کی طرح ہین ابواب حشر و حساب
و قصاص و میزان و حوض و شفاعت و صفت جنت و نار و رویت حقتعالی و خلق جنت و نار
کا بیان شافی کافی رسالہ مستقلہ مین ہو چکا ہے حاجت تکرار کی نہین ہے ؛

بیان بدء خلق کا

حدیث طویل عمران بن حصین مین فرمایا ہی اللہ تہا اور کوئی شئی پہلے اوس سے نہ تھی اوسکا تخت
پانی پر تہا پہر آسمان زمین بنائی ہر چیز کو یاد مین لکہا رواہ البخاری ابوہریرہ رفعاً کہتے
ہین اللہ تعالی نے ایک کتاب لکھی خلق کے پیدا کرنیسے پہلے کہ میری رحمت سابق ہے میرے
غضب پر یہ کتاب لکھی ہوئی اوسکے پاس عرش پر موجود ہے متفق علیہ اس سے علو
علی اعلی اور استوار رحمن کا عرش پر ثابت ہوا یہی عقیدہ ہے سارے سلف صلحا کا حدیث
عائشہ مین فرمایا ہے فرشتے نور سے بنے ہین اور جن آگ کی لپٹ سے اور آدم مٹی سے رواہ
مسلم انس نے رفعاً کہا ہے جب اللہ نے آدم کو جنت مین بنا کر جبتک چاہا چہوڑ رکہا تو
ابلیس آتا اور اونکے ارد گرد پہر کر دیکہتا کہ یہ کیا چیز ہی جب اونکو اجوف یعنی خالی شکم پایا جانا کہ یہ ایک
ایسی مخلوق ہے جو تھم نہ سکیگی رواہ مسلم یعنی شہوات مین پہنسیگی یا وسواس کو دور
نہ کرسکے گی حدیث جابر مین فرمایا ہے جب اللہ نے آدم و ذریت آدم کو پیدا کیا تو فرشتون نے
کہا ای رب تو نے انکو بنایا یہ کہاتے پیتے نکاح کرتے سوار ہوتے ہین اب تو انکے لیے دنیا
اور ہمارے لئے آخرت ٹہیرا دے اللہ نے کہا جسکو مینے اپنے ہاتہ سے بنایا ہے اور اپنی روح

اوسمین بہونکی ہے مین اوسکو برابر اونکے نکرونگا جو فقط حرف کُن سے موجود ہوگئے ہین رواہ البیہقی
فی شعب الایمان ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین مومن کریم تر ہے اللہ پر بعض ملائکہ سے رواہ ابن ماجہ
دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ آدم ساٹھہ گز کے تھے یعنی طول مین اور سات گز کی یعنی عرض مین رواہ احمد

بیان بعض فضائل سید المرسلین صلعم کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے مین مبعوث ہوا ہون بہترین قرون بنی آدم سے قرناً فقرناً نہایت
کہ اس قرن مین پیدا ہوا رواہ البخاری معلوم ہوا کہ حضرت کا زمانہ سارے زمانون سے از آدم
تا اینیدم بہتر تھا دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے مین سردار ہون اولاد آدم کا دن قیامت کو اور سب سے پہلے
مین ہی قبر سے باہر نکلونگا اور اول شافع و مشفع ہون رواہ مسلم انس کا لفظ یہ ہے
کہ مین سب پیغمبرون سے توابع مین زیادہ ہون دن قیامت کے اور سب سے پہلے مین ہی دروازہ
جنت کا ٹھوکونگا رواہ مسلم دوسری روایت مین یون ہے کہ خازن کہیگا تو کون ہے مین
کہونگا محمد ہون وہ کہیگا بِکَ اُمِرتُ ان لا افتح لاحد قبلک رواہ مسلم یعنی مجھے
حکم ہے کہ مین تمسے پہلے کسی کے لئے نہ کھولون ٥

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

حدیث طویل ابوہریرہ مین فرمایا ہے ختم بی الرسل دوسرا لفظ یہ ہے وانا خاتم النبیین
متفق علیہ ابومالک اشعری رفعاً کہتے ہین اللہ عزوجل نے تمکو تین باتون سے محفوظ رکھا ہے
ایک یہ کہ تمہارے پیغمبر تمپر بددعا نکرینگے کہ تم سب ہلاک ہوجاؤ دوسری یہ کہ اہل باطل اہل حق پر
غالب نہونگے تیسرے یہ کہ تم ضلالت پر مجتمع نہوگے رواہ ابوداؤد یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا
تھا ویسا ہی اب تک ہو رہا ہے ولله الحمد ابوہریرہ کہتے ہین آپ سے پوچھا کہ آپ کی نبوت کب سے ہے

فرمایا جب سے کہ آدم درمیان روح وجسد کے تھے رواہ الترمذی ۵ .

پیش از ہمہ شاہان غیور آمدۂ	ہر چند کہ آخر بہ ظہور آمدۂ
ای ختم رسل قرب تو معلومم شد	دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ

ابوسعید کا لفظ رفعاً یہ ہے مین سید ولد آدم ہون دن قیامت کے اور کچھہ فخر نہین میرے ہاتھہ
مین لوا رحمد ہوگی اور کچھہ فخر نہین اوسدن کوئی نبی نہوگا کیا آدم اور کیا سوا اونکے لکن وہ نیچے
میرے نشان کے ہوگا رواہ الترمذی ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہے سن لو مین اللہ کا حبیب
ہون اور کچھہ فخر نہین ہے اور مین حامل نشان حمد ہونگا دن قیامت کے اوسکے نیچے آدم اور سب
بنی آدم ہونگے اور کچھہ فخر نہین اور میرے ساتھہ فقرا مومنین ہونگے اور کچھہ فخر نہین مین
اکرم اولین وآخرین ہون اللہ پر اور کچھہ فخر نہین رواہ الترمذی بطولہ والدارمی
حدیث عمرو بن قیس مین فرمایا ہے نحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامۃ
یعنی دنیا مین ہم پیچھے آئے ہین مگر آخرت مین سب سے پہلے ہونگے رواہ الدارمی بطولہ ابوہریرہؓ
کا لفظ رفعاً یہ ہے مین کھڑا ہونگا جانب راست عرش کے کوئی شخص خلائق مین سے سوا میرے اوس
جگہہ کھڑا نہوگا رواہ الترمذی دوسرا لفظ یہ ہے مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ کہا وسیلہ کیا
ہے فرمایا اعلی درجہ ہے جنت مین وہ ایک ہی شخص کو ملیگا مین امید کرتا ہون کہ وہ شخص مین ہونگا رواہ الترمذی
ابی بن کعب نے رفعاً کہا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو مین پیغمبرون کا امام وخطیب وصاحب شفاعت
ہونگا بغیر فخر کے رواہ الترمذی حدیث جابر مین فرمایا ہے اللہ نے اوٹھایا ہے مجکو واسطے تمام
مکارم اخلاق ومحاسن افعال کے رواہ فی شرح السنۃ ابن عباس کہتے ہین اللہ نے فضیلت
دی ہے محمد صلعم کو انبیاء واہل سماء پر کہا آسمان والون پر کسطرح کہا اللہ نے اہل سماء سے کہا ہے
ومن یقل منہم انی الٰہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظالمین

اور حضرت نے فرمایا ہے انا فتحنالك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر کہا انبیاء پر کسطرح فضیلت دی ہے کہا اللہ نے فرمایا ہے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم فيضل الله من يشاء اور حضرت سے کہا ہے وما ارسلناك الا كافة للناس سو آپ کو طرف جن و انس کے بھیجا ہے رواہ الدارمی بالجملہ سارے انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت خاص تھی ساتھ ایک قوم کے اور حضرت کی رسالت عام ہے تمام خلائق کو آپ کے فضائل مین کتاب مواہب لدنیہ بہت خوب کتاب ہے اور آپکے حقوق مین کتاب شفاء قاضی عیاض عمدہ تالیف ہے اون فضائل کا حصر و علم سوا اللہ کے کوئی دوسرا نہیں کرسکتا اگر کچھ نہو تو یہ ایک آیت ہی ہزار بلکہ لاکھ مدیح و نعت پر بھاری ہے وما ارسلناك الا رحمة للعلمين سیادت علی الرسل ختم نبوت اولیت شفاعت کا کیا کم ہے جو مبالغہ شاعرانہ کی حاجت ہو ہمارا تو یہ عقیدہ ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ÷ اللهم ارزقنا شفاعة نبيك واختم لنا بالخير ÷

بیان اس امت کے ثواب کا

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے تمہاری مدت اگلی امتون کی مدت مین مابین نماز عصر تا غروب آفتاب ہے اور تمہاری مثل اور یہود و نصاری کی مثل ایسی ہے جسطرح کہ ایک شخص نے کئی مزدور مقرر کرے پھر کہا کون کام کرتا ہے میر النصف یوم تک ایک ایک قیراط پر سو کام کیا یہود نے نصف یوم تک ایک ایک قیراط پر پھر اوسنے کہا کون کام کرتا ہے میر النصف روز سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر سو نصاری نے کام کیا دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا کون عمل کرتا ہے نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر سنلو تم ہو وہ لوگ جنہون نے کام کیا عصر سے سورج ڈوبنے تک

تمہارے لئے ہین دو اجر یہود و نصاری نے غصہ کیا اور کہا ہمنے کام زیادہ کیا اور عطا کم پائی اللہ تعالی نے فرمایا کیا ہے تمہارے حق مین سے کچہہ ظلم کیا کہا نہین فرمایا تو پہر یہ میرا فضل ہے مین جسکو چاہون دون رواہ البخاری یعنی مدت اس امت کے عمر کی بمقابلہ مجموع اعمار امم گزشتہ اتنی ہے جتنا کہ عصر و مغرب کے درمیان مین وقت ہوتا ہے معہذا ثواب اس امت کا اون سب کے ثواب سے زیادہ ہے وہ اللہ کا عدل ہے اور یہ اوسکا فضل ہے ہماری محنت تہوڑی ہے اور مزدوری بہت ہمنے اپنی دکان بعد عصر کے کھولی ہے اب ہمارے بعد کسی کی دکان نہ کھلے گی امت کو اس کرامت نعمت کا شکر بجالانا واجب ہے حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے بہت شدید المحبۃ میری امت مین سے میرے لئے وہ لوگ ہونگے جو بعد میرے آئینگے اونمین کوئی یہ چاہے گا کہ اہل و مال دیکر مجہکو دیکہے رواہ مسلم اس حدیث مین بشارت ہے محبین جناب رسالت مآب کو جو کہ بعد آپکے زمانے کے ہونگے جیسے اصحاب حدیث ونحوھم من اھل السلوک الصافی مراد اس محبت سے اتباع سیرت وہدی نبوی ہے اسلئے کہ تحقق محبت کا بدون اتباع مرضات محبوب کے لائق وثوق کے نہین ہوتا ہے اگرچہ وہ محبت بہی اچہی ہے جو آپ سے کسی طور پر ہو ۵

	وللناس فیما یعشقون مذاہب		ومن مذہبی حب الدیار و اہلہ	

معاویہ رفعاً سمعاً کہتے ہین ہمیشہ میری امت مین سے ایک امت یعنی جماعت قائم رہیگی اللہ کے حکم پر نقصان نہ پہنچائیگا اونکو وہ شخص جو اونکی معاونت کرنا ترک کردیگا اور نہ وہ شخص جو اونکا مخالف ہوگا یہانتک کہ آئے حکم اللہ کا اور وہ اسی حال پر ہونگے متفق علیہ یہ حدیث مژدہ رسان ہے واسطے علماء قران و حدیث کے اور یہی لوگ سب سے زیادہ مستحق ہوتے ہین کیونکہ تحریف غالین اور انتحال مبطلین اور تاویل جاہلین کو کتاب و سنت سے دور کرتے ہین

اور افراد امت کو طرف اتباع سنن کے بلاتے ہین جعفر عن ابیہ عن جدہ رفعًا کہتے ہین خوش ہو جاؤ خوش ہو جاؤ مثل میری امت کی باران کی طرح ہے معلوم نہین ہوتا کہ پچھلا پانی بہتر ہے یا اگلا یا مثل ایک بوستان کے ہے کہ ایک فوج کو ایک سال تک اوس سے طعام ملا پھر ایک سال تک ایک اور فوج نے اوس سے طعام پایا شاید پچھلی فوج عرض مین عریض تر اور عمق مین عمیق تر اور حسن مین حسین تر ہو وہ امت کسطرح ہلاک ہو گی کہ جسکے اول مین ہون اور وسط مین مہدیؑ اور آخر مین مسیح علیہ السلام ولکن درمیان اسکے ایک فوج کج ہو گی جو کہ نہ مجھہ مین سے ہے اور نہ مین اونمین سے ہون رواہ رزین حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے کون خلق نزدیک تمہارے عجیب تر ہے یعنی بڑے رتبہ والے ایمان مین کہا فرشتے فرمایا اونکو کیا ہوا ہے کہ وہ ایمان نہ لائین وہ تو اپنے رب کے پاس ہین کہا پیغمبر لوگ فرمایا اونکو کیا ہوا ہے کہ وہ ایمان نہ لائین حالانکہ اونپر وحی اوترتی ہے کہا تو پھر ہم لوگ ہین فرمایا تمکو کیا ہوا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ حالانکہ مین درمیان تمہارے موجود ہون پھر فرمایا اعجب خلق مجھکو ایمان کی راہ سے وہ قوم ہے جو بعد میرے ہو گی وہ لوگ صحیفے پائینگے اونمین کتاب ہو گی وہ ایمان لائین گے اوس چیز پر جو اون صحف مین ہو گی رواہ البیہقی یہ حدیث دلیل ہے فضل امت اخیرہ پر جو کہ قرآن وحدیث کو پاکر غائبانہ اپنا عقیدہ وعمل درست کرینگے ہم لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین دیکھا نہ اونکا زمانہ پایا یہی مصحف خدا وصحف سنت ہمکو بہ نقل متواتر وسند متصل مرفوع تا آنحضرت صلعم میسر آئے ہمنے اللہ کی کتاب پڑھی علم سنت دواوین حدیث سے حاصل کیا اوسپر ایمان لائے اس ایمان کو حضرت نے اعجب واعظم ٹھیرایا ہے زہی سعادت وخہی رشادت عبدالرحمن حضرمی ایک صحابی سے رفعًا راوی ہین کہ اس امت کے آخر مین ایک قوم ہو گی کہ اونکو مثل اول امت کے اجر ملیگا وہ لوگ امر بالمعروف نہی عن المنکر کرینگے اور اہل فتن سے مقاتلہ پیش آئین گے رواہ البیہقی معلوم ہوا کہ مثلیت اجر کی مربوط ہے ساتھہ ان دو وصف کے یہ وصف علماء

کتاب وسنت مین ہمیشہ پایا گیا ہے اور اون لوگون مین بھی جو کہ راہ خدا مین اہل بدع ومنکرات سے بسیف درمح
مقاتلہ کرتے رہتے ہین ابو امامہ کا لفظ رفعاً یون ہے خوشی ہو اوس شخص کو ایکبار جسنے دیکہا ہے مجھکو اور
خوشی ہو اوس شخص کو سات بار جسنے نہین دیکہا ہے مجھکو اور مجھپر ایمان لایا ہے رواہ احمد ابو جمعہ
کہتے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت سے کہا تھا ای رسول خدا کوئی شخص ہمسے بہتر ہے کہ ہم اسلام
لائے ہمنے آپ کے ساتھہ ہو کر جہاد کیا فرمایا ہان ایک قوم ہو گی بعد تمہارے جو ایمان لائیگی مجھپر اور اوسنے
مجھے نہ دیکہا ہو گا رواہ احمد والدارمی یہ بعدیت شامل ہے تابعین وتبع تابعین اور جملہ متبعین
بالاحسان کو قیامت تک اسلئے کہ حضرت کو صحابہ نے دیکہا تھا پھر کسینے نہین دیکہا مگر آپ پر سارے
اہل اسلام ایمان لائے پھر جو لوگ صادق الایمان تر اور متبع تر ہین واسطے سنن نبوت کے وہ اولی
تر بالدخول ہین نیچے اس حدیث کے اور اونکو من وجہ فضیلت دی ہے صحابہ پر وللہ الحمد حدیث معاویہ
بن قرہ مین فرمایا ہے جب اہل شام بگڑ جائین تو پھر تم مین کوئی خیر نہین ہے ولکن ہمیشہ ایک گروہ
میری امت کا منصور وفتحیاب وکامیاب ہیگا ضرر نہ دیگا اونکو وہ شخص جو اونکی مدد نکریگا یہانتک
کہ قیامت قائم ہو ابن المدینی نے کہا ہے ہم اصحاب الحدیث رواہ الترمذی
یعنی مراد اس گروہ حق پژوہ سے جماعت ہے علماء حدیث کی کہ یہ ہمیشہ منصور رہتے ہین طرف
سے اللہ کے اگرچہ کسی وقت مین زیادہ اور کسی وقت مین کم ہوتے ہین ترمذی نے اس حدیث
کو حسن صحیح کہا ہے تتبع کتب سیر وتواریخ شاہد ہے اس امر پر کہ زمانہ مشہود لہ بالخیر سے ابتک ہر عصر و
قطر مین ایک نہ ایک گروہ اہل حدیث کا ہوتا چلا آیا ہے اور اونکا کام ہمیشہ یہی ذب عن الشریعہ رہا ہے
یہ فضیلت خاص اللہ تعالی نے اسی جماعت سراپا ہدایت وحمایت کو براہ غایت عنایت عطا فرمائی ہے و
للہ الحمد انکے مقابلہ مین ہمیشہ اہل رای وبدع نے زلازل وقلاقل برپا کئے اور اعانت سے دست کش ہوئے
بلکہ مخالفت پر کمر باندہی لکن بموجب اس حدیث صحیح کے اصحاب حدیث مدام ہر زمان ومکان ومقام

مین غالب و کامیاب ہی رہے وللہ الحمد حدیث بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ مین رفعاً تفسیر کنتم خیر امۃ اخرجت للناس مین فرمایا ہے تم تمام کرنیوالے ہو ستر امتون کے تم اونمین بہتر و بزرگتر ہو اللہ تعالی پر رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن ذکر عدد سبعین کا بطریق حصر کے ہے یا قبیل تکثیر سے بہرحال اس امت کو جملہ امم گزشتہ سے خیر تر و کریم تر نزدیک اللہ کے فرمایا ہے ۵

کہ این مژدہ آسایش جان ماست		برین مژدہ گر جان فشانم رواست

یہ فضیلت تو مجموع امت اسلام کی مجموع امم سابقہ پر ہوئی رہی فضیلت باہمی اس امت مرحومہ کی سو حدیث انس مین فرمایا ہے مثل امتی مثل المطر لایدری اولہ خیر ام آخرہ رواہ الترمذی یعنی میری امت کی مثال باران کی طرح پر ہے معلوم نہین ہوتا کہ پہلا پانی بہتر ہے یا پچھلا اکثر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد صحابہ کے ایسے لوگ آوینگے جو افضل یا برابر اونکے ہونگے ابن عبد البر و جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صحابہ افضل امت ہین اور یہ احادیث محمول ہین اثبات وجوہ جزئیہ پر خیریت و فضیلت مین رہا فضل کلی سو وہ واسطے صحابہ کے ہے سو یہ کچھہ منافی ثبوت فضل جزئی کی نہین ہے اور مراد فضل کلی سے اکثریت ثواب کی ہے نزدیک خدا کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا مسلک بھی یہی ہے کہ فضیلت قرون مشہود لہا بالخیر کی قرون مابعد پر مجموعاً ہے نہ باعتبار فرد فرد کے اسلیے کہ متاخرین مین ممکن ہے کہ کوئی شخص ایسا ہو جو فاضل ہو متقدم پر انتہی اصحابہ مین ایسے لوگ بھی ہولیے جو محدود ہوئے تھے اور امت مین ایسے لوگ بھی آئے جو کہ بالکل محفوظ رہے اللہ تعالی کے فیض مین بخل نہین ہے اور نہ اوسکے عدل مین نقصان وہ جوچاہے کرے آخر مہدی علیہ السلام بھی اسی امت اخیر مین ہونگے اونکی فضیلت کچھہ فضائل صحابہ سے کم نہوگی بے شبہ اس خاصہ مین سارے صحابہ سائر امت سے افضل ہین

کہ اونکو شرف صحبت وخدمت جناب رسالت کا حاصل ہوا تھا تو ریشتی نے اس حدیث مین کہا ہے کہ یہ حدیث کچھہ محمول تردد پر دربارہ فضل اول علی الآخر نہین ہے اسلئے کہ قرن اول سائر قرون پر بلاشک وشبہہ فاضل ہے پھر وہ لوگ فاضل ہین جو اونسے قریب تھے یعنی تابعین پھر وہ لوگ فاضل ہین جو اونسے متصل تھے یعنی تبع تابعین بلکہ مراد نفع ہے بحث شریعت وذب عن الحقیقت مین اور حاصل کلام قاضی کا یہ ہے کہ جسطرح حکم وجود نفع کا بعض یاران مین نہ بعض دیگر مین نہین کرسکتے ہین اسیطرح حکم وجود خیریت کا بعض افراد است مین نہ بعض دیگر مین نہین لگا سکتے ہین یعنی من جمیع الوجوہ اسلئے کہ حیثیات مختلفۃ الکیفیات ہوتے ہین معہذا فضل واسطے متقدم ہی کے ہے اور یہ حدیث تسلیہ ہے واسطے متاخر کے انتہی آج روز یکشنبہ ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو یہ ترجمہ آغاز سے انجام کو پہنچا اور خاکسار صدیق حسن نے جو سفر آغاز کیا تھا وہ تمام ہوا ہم اللہ تعالی سے التجا کرتے ہین کہ ہمکو راہ راست کتاب وسنت پر استقامت بخشے اور کلمۂ توحید اخلاص سے ہمارے دل کو منور رکھہ کر خاتمہ ہمارا ایمان وعمل صالح پر کرے وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب والحمد للہ ظاہرا وباطنا واولا وآخرا

تمت بالخیر

صحت نامہ روزمرہ اسلام

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۲	وسلام	سلام	۶۳	۱۴	حدیث	حدیث ابوسعید
۷	۱۵	سطلب	عبدالمطلب	۶۵	۱۲	البلا	البلاء
۱۰	۱۰	یہ کہ یہ	یہ کہ	۶۶	۲	جنت کے	اور جنت کے کٹی
۱۹	۲	اُبَیّ	ابی	〃	۱۹	نصفت	نفقہ
۲۰	۳	پانچ	پانچ بار	۷۱	۱۰	ہاتھہ سے	ہاتھہ سے دیا
۲۶	۱۱	یزیدیا	یزید	۷۲	۱۸	شارع بنے	شارع بنے اسکی
۳۴	۴	گورستون	گور پر ستون	۷۴	۱۷	حضرت	ابوطلحہ
۴۱	۸	اسرضا	اسرضبتا	〃	〃	اوسکو	اوسکو اپنی
۴۳	۷	جمائین	جاتین	〃	〃	ابوطلحہ	×
۴۷	۸	کہو	کہو کہ	۷۷	۶	عریاض	عرباض
۴۸	۴	وسع	وسع مدخلہ	۸۴	۱۱	یہ قدر	ماں باپ کی یہ قدر
〃	۸	مردیکہ	مردہ	۸۶	۱	دلک	ولک
۴۹	۷	متینا	میتّتا	〃	۲	بُشیر	بَشیر
۵۵	۱۳	دولہن سوتی ہے	دولہا سوتا ہے	۹۳	۱۸	بار	×
〃	۱۵	مراد شوہر ہے	×	۹۴	[illegible]	ٹھیرایا	ٹھیرا
۵۷	۱۱	تزکیہم	تزکیہم بہا	〃	۱۱	سرأن	سران
۵۸	〃	گندم	کہجور	۱۰۰	۹	جمعا	جمّا